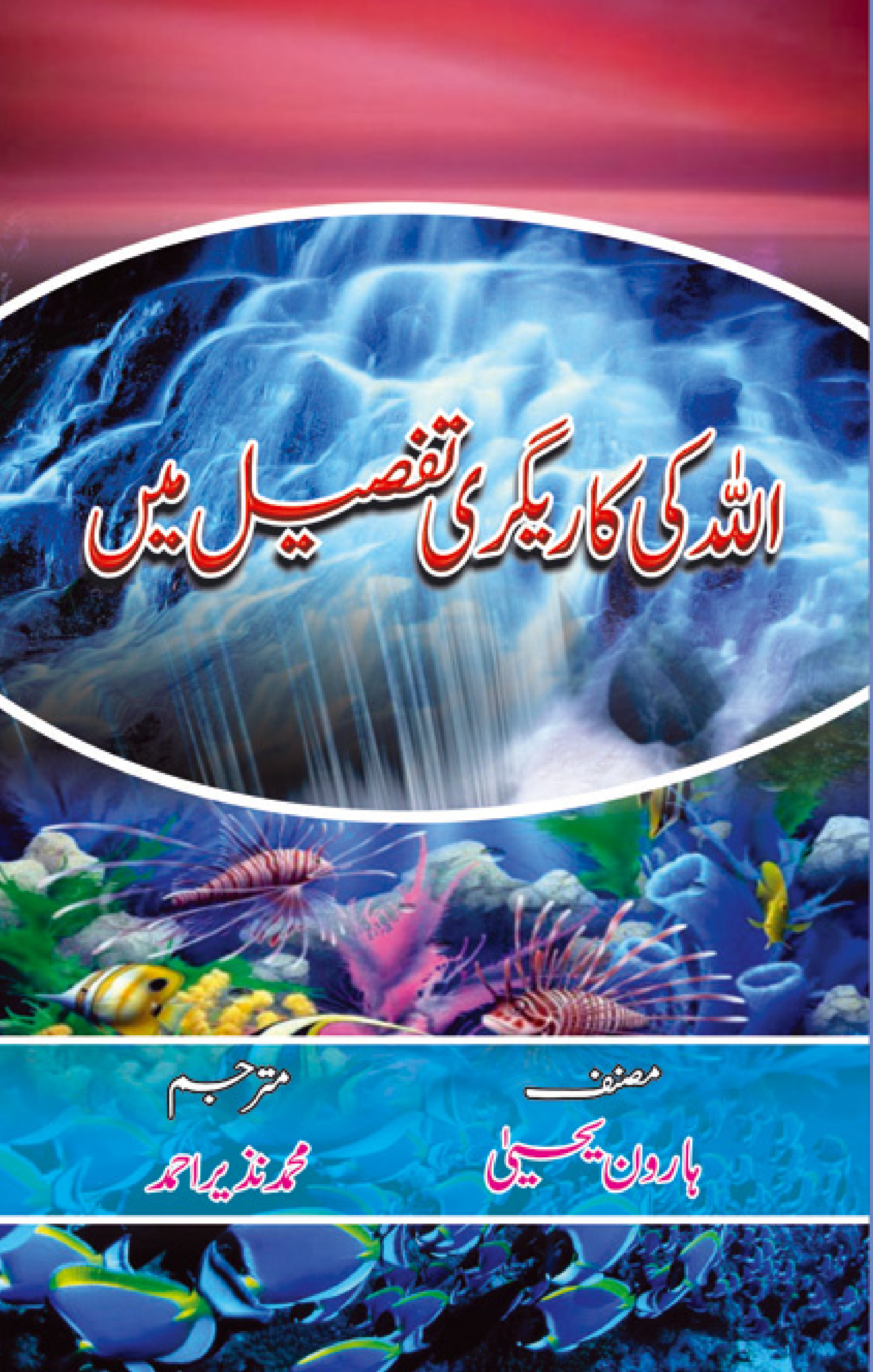

اللہ کی کاریگری تفصیل میں

مصنف
ہارون یحییٰ

مترجم
محمد نذیر احمد

اللہ کی کاریگری تفصیل میں
مصنف ہارون یحییٰ
مترجم محمد نذیر احمد

ALLAH'S ART OF DETAIL

by
Harun Yahiya
Edited by
Mohd. Nazir Ahmad

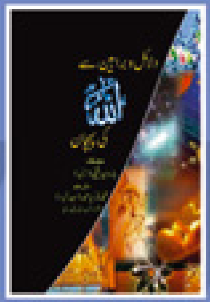

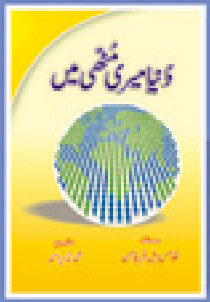
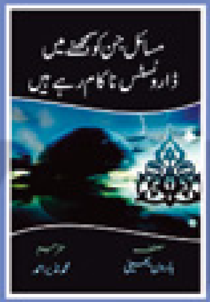
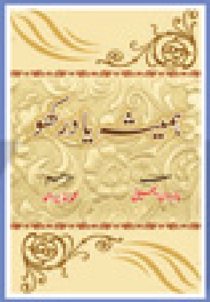

EDUCATIONAL
PUBLISHING HOUSE
www.ephbooks.com

978-81-8223-987-6

’’اللہ کی کاریگری تفصیل میں‘‘

’’اللہ کی کاریگری تفصیل میں‘‘

مصنف

ہارون یحییٰ

مترجم

محمد نذیر احمد

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

© جملہ حقوق مصنف محفوظ

ALLAH'S ART OF DETAIL

by
Harun Yahiya

Edited by
Mohd. Nazir Ahmad

Year of Ist Edition 2012
ISBN 978-81-8223-987-6

نام کتاب	:	’’اللہ کی کاریگری تفصیل میں‘‘
مصنف	:	ہارون یحییٰ
مترجم	:	محمد نذیر احمد
سنِ اشاعت اوّل	:	۲۰۱۲ء
مطبع	:	عفیف آفسیٹ پرنٹرس، دہلی۔٦

Published by
EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE
3108,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph : 23216162, 23214465, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephdelhi@yahoo.com
website: www.ephbooks.com

انتساب

میں اِس ترجمہ کو اپنے بچوں، افشاں، ظفر، فرحین اور مونہ فاطمہ سلمہان کے نام معنون کرتا ہوں، جن کے نزدیک ہر رشتہ کا مان سمان رکھنا ہی، ایک لحاظ سے، عبادت ہے، اور اِن کی زندگیاں، درد دِل کے واسطے پیدا کیا ہے اِنسان کو، کی سچی ترجمان ہیں۔

محمد نذیر احمد

(مترجم)

☆☆

تعارف مصنّف

عدنان اختر جو ہارون یحییٰ کے قلمی نام سے لکھتے ہیں۔ 1956 میں ترکی کے شہر انقراہ میں پیدا ہوئے تھے۔ 1970 کے دہے سے اِنہوں نے کئی ایک کتابیں، عقیدہ سے متعلق، سائنسی اور سیاسی موضوعات پر شائع کرواتے رہے ہیں۔ ہارون یحییٰ بطور اہم موضوعاتی مصنف کے، اِرتقاء پسندوں کے جھوٹے دعوؤں کے پول کھولنے میں اور ڈاروینیزم وکمیونیزم کے درمیان سیاہ گٹھ جوڑ پر اہم کام سرانجام دینے کے لیئے عالمی شہرت کے حامل رہے ہیں۔

مصنف کے تمام کام ایک واحد مشترکہ مقصد رکھتے ہیں۔ تشہیر افکارِ قرآنی، اور قارئین کی حوصلہ افزائی کی خاطر، بنیادی عقائد سے متعلق موضوعات، جیسے اللہ کا وجود اور اُس کی وحدانیت اور بعد کی زندگی کے بارے میں، اور مذہب بیزار انظاموں کے کمزور بنیادوں اور بگڑے ہوئے نظریات کا اِنکشاف کرنا وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہیں۔ اِن کے 300 سے زائد کتابوں میں سے بیشتر کا ترجمہ 63 مختلف زباتوں میں ہو چکا ہے جو اِس بات کا ثبوت ہے کہ مصنف کو دُنیا بھر میں پڑھا جاتا ہے۔ ایک لحاظ سے، اللہ کے فضل وکرم سے، ہارون یحییٰ کے کتابوں کے ذریعہ لوگ 21 ویں صدی میں، امن، اِنصاف اور خوشیاں حاصل کرینگے جیسا کہ اللہ کا وعدہ ہے۔

☆☆

قارئین سے خطاب

ایک خاص باب (Chapter) نظریہ اِرتقاء کے خاتمہ پر مختص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ نظریہ تمام روحانی فلسفوں کی مخالفت کی بنیاد ہوتا ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ سو سالوں کے دوران ڈاروینیزم تخلیق کی حقیقت سے انکار اور اللہ کے وجود کی نفی کرتا رہا ہے، لوگوں کو اُن کے عقیدے سے برگشتہ کرنے اور عقائد سے متعلق دِلوں میں شبہات پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ ایک لحاظ سے یہ نظریہ اِرتقاء کی ترجمانی کرتا ہے۔

اِس لئے عوام کا ایک اہم فریضہ اور ناگزیر ضرورت ہے کہ سمجھیں کہ نظریہ ارتقاء ایک دھوکہ ہے، اِس کی پہنچ سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں۔

ہمارے قارئین میں سے چند ہی پاتے ہیں موقعہ پڑھنے کا ہماری کتابوں میں سے صرف ایک ہی کتاب۔ اِس لئے ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ مناسب ہوگا۔ رکھ چھوڑیں ہر ایک کتاب میں ایک باب نظریہ اِرتقا پر۔ مصنف کی ساری کتابوں میں، عقیدے سے متعلق مسائل، قرآنی آیات کی روشنی میں سمجھائے جاتے ہیں، اور لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ جانیں اللہ کے الفاظ اور اُن کے لحاظ سے اپنی زندگیاں گذاریں۔

تمام موضوعات جو اللہ کی آیات سے متعلق ہوتی ہیں، اِس طرح سمجھائی جاتی ہیں کہ قارئین کے دِل و دماغ میں شکوک و شبہات یا سوالات کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ پُرخلوص، سادگی اور خوش اسلوب طرزِ تحریر کا استعمال یقین دلاتا ہے کہ کسی عمر کا ہر ایک شخص جو کسی بھی مکتبِ خیال سے وابستہ ہوتا ہے، آسانی کے ساتھ اِن کتابوں کو سمجھ سکتا ہے۔

یہ متاثر کن اور صاف اندازِ بیان ممکن بناتا ہے پڑھ ڈالنے کتابوں کو ایک ہی

نشست میں۔ حتٰی کہ وہ جو سختی سے روحانیت کو رد کرتے ہیں، متاثر ہوتے ہیں اُن حقائق سے جو پیش کئے جاتے ہیں اِن کتابوں میں، اور اِن کتابوں کے متن کی سچائی کو جُھٹلا نہیں پاتے ہیں۔

ہارون یحیٰی کی یہ کتاب اور دوسری تمام کتابیں انفرادی طور پر یا ایک گروپ میں پڑھی اور زیرِ بحث لائی جاتی ہیں۔ وہ قارئین جو کتابوں سے فائدہ کمانا چاہتے ہیں، اِن مباحث کو بہت ہی کارآمد پاتے ہیں کیونکہ وے ایک دوسرے کو اُن کے اپنے کتابوں سے متعلق تاثرات اور تجربات سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں، یہ ایک اسلام کی بڑی خدمت ہوتی ہے کہ لوگ طباعت میں معاون ہوں اور اِن کتابوں کو وسیع پیمانہ پر خاص و عام کرنے میں دلچسپی دکھائیں۔ کیونکہ یہ کتابیں اللہ کی خوشنودی کے لئے لکھی گئی ہیں۔

یوں تو مصنف کی سب ہی کتابیں اِیقان سے بھری ہوتی ہیں، اِس لحاظ سے سچے مذہب کو دوسروں تک پہچانے کا سب سے بہتر طریقہ لوگوں کو اِن کتابوں کو پڑھنے کے لئے راغب کرنا اور حوصلہ افزائی کرنا ہوتا ہے۔

اُمید کی جاتی ہے کہ قاری، مصنف کی اور دوسری کتابوں کے آخری صفحات کا بطور خاص مطالعہ کریں گے، جو اِن کے گراں قدر سرچشمہ مواد عقیدے سے متعلق ہوتے ہیں جو نظریہ ارتقاء کی تردید کرتے ہیں۔

یہ سب کتابیں پڑھنے میں فرحت بخش، سبق آموز اور کارآمد ہوتی ہیں اور ہر لحاظ سے قابلِ تحسین بھی......

اِن کتابوں میں بعض دوسرے کتابوں کے برخلاف، تم نہیں پاؤ گے، مصنف کی شخصی رائے زنی کہیں بھی، اور وضاحتیں ناقابلِ بھروسہ ماخذوں پر مبنی نہیں ہوتی ہیں، طرزِ تحریر میں مقدس موضوعات سے متعلق عزت و اِحترام کا بطور خاص خیال رکھا جاتا ہے اور غیر ضروری فضول کے مباحث، جو دماغ میں شبہات اور دِل میں انحراف کا رُجحان پیدا کرتے ہیں، سے اِحتراز کیا جاتا ہے۔

☆☆

مصنف کے بارے میں

عدنان اختر، مصنف، قلمی نام ہارون یحییٰ کے نام سے لکھتے ہیں، انقرہ میں 1956ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی اور ثانوی تعلیم انقرہ میں مکمل کرنے کے بعد اِنہوں نے آرٹس کی تعلیم اِستنبول کے ممارسنان یونیورسٹی سے اور فلاسفی کی تعلیم اِستنبول یونیورسٹی سے حاصل کی تھی۔1980ء کے دہے سے سیاست، سائنس اور عقیدہ سے متعلق مسائل پر کئی ایک کتابیں شائع کروائی ہیں۔ ہارون یحییٰ نے بحیثیت مصنف اِرتقاء پسندوں کے جھوٹے دعوؤں کی پول کھولنے میں اور فاسیزم وکمیونیزم اور ڈاروینیزم کے درمیان سیاہ گٹھ جوڑ پر اہم کام سر انجام دینے کے لئے کافی عالمی شہرت رکھتے ہیں۔

ہارون یحییٰ کے کام کا ترجمہ دنیا کے 63 مختلف زبانوں میں ہوا ہے۔ جو مجموعی طور پر 55 ہزار صفحات اور 40 ہزار تصویری توضیحات رکھتا ہے۔

اِن کا قلمی نام دو مقدس پیغمبروں کی یاد میں رکھا گیا ہے جنھوں نے عدم عقیدگی کے خلاف جدوجہد کی تھی۔ پیغمبر کی مُہر کتابوں کے cover پر اِس بات کی علامت ہے کہ اُن کے کتابوں کے متن، پیغمبر کے عزم سے منسلک ہے۔ یہ نمائندگی کرتی ہے قرآن کی اور حضرت محمدؐ کی۔ قرآن اور سُنت کی رہنمائی میں مصنف اپنا عین مقصد سمجھتے ہیں کہ تردید کریں ہر بنیادی دہریائی نظریات کی اور رکھے رسول اللہ کے آخری خطبہ کو ہمیشہ پیش نظر تاکہ مذہب کے خلاف اُٹھنے والے اعتراضات کو مکمل طور پر خاموش کرا سکیں۔ آخری پیغمبر، جن کو انتہائی ذہانت اور اکمل اخلاق حاصل ہیں، کی مُہر کو بطور ایک علامت عزم کے رکھتے ہیں، پورا کرنے

رسول اللہؐ کے آخری خطبہ کو، عزم محکم کے ساتھ۔

ہارون یحییٰ کے سارے کام اپنے میں رکھتے ہیں ایک واحد مقصد — تہشیر افکارِ قرآنی — قارئین کی ہمت افزائی کرنا سمجھنے عقیدے سے متعلق بنیادی مسائل، اللہ کا وجود اور اللہ کی وحدانیت، بعد کی زندگی، اور دہریائی نظاموں کے کمزور بنیادوں اور اُن کے بگڑے ہوئے نظریات کو طشت از بام کرنا، ہوتا ہے۔

کئی ایک ممالک میں ہارون یحییٰ کو پڑھا جاتا ہے، انڈیا سے امریکہ تک، انگلینڈ سے انڈونیشیا تک، پولینڈ سے بوسینہ تک، اور اسپین سے برازیل تک، ملیشیا سے اِٹلی تک، فرانس سے بلغاریہ اور روس تک،

اِن کی بعض کتابیں ذیل کی زبانوں میں دستیاب ہیں:- انگلش، فرنچ، جرمن، اِسپانش، اِیٹالین، پُرتگیز، اردو، عرابک، البنینس، چائینیز، سواہیلی، ہاسا، ڈِھیویہی، روسی، سربو۔کروٹ (بوسنین)، پولش، مالے، یوییگر، ترکی، انڈونیشن، بنگالی، ڈانش، اور سویڈش۔ وغیرہ میں۔

اِن کی ساری دُنیا میں قدردانی ہے۔ یہ کتابیں ایک بہترین ذریعہ رہی ہیں کئی ایک لوگوں کے لئے دوبارہ ایمان لانے اللہ پر اور حاصل کرنے بالغ نظری اپنے عقیدہ میں۔

مصنف کی کتابیں اِدراک اور اخلاص اور اِمتیازی طرزِ تحریر کے ساتھ سمجھنے میں آسان، بالراست اثر انداز ہونے میں بے مثل ہوتے ہیں۔ ہر ایک جو اِن کو پڑھتا ہے وہ سنجیدگی کے ساتھ سمجھتا ہے اِن کتابوں کو، اور بیشتر قارئین تائید نہیں کرپاتے دہریت کی یا کوئی بگڑے ہوئے نظریات کی یا مادّی فلاسفی کی، کیونکہ یہ کتابیں تیزی سے اثر انداز ہونے کی، خاطر خواہ نتائج پیدا کرنے کی، اور ناقابل تردید صلاحیتوں کو اُبھارنے کی خاصیت رکھتی ہیں۔ حتیٰ کہ اگر پڑھائی کے عمل کو بدستور جاری رکھا جائے تو وہ ایک جذباتی اِصرار بھی پیدا کرتے ہیں، کیونکہ یہ کتابیں، دہریائی نظریات کو سیدھے اُن کی بُنیادوں سے اُکھاڑ پھینکتی ہیں۔

تمام دورحاضر کے اِنکاری تحریکات اب نظریاتی طور پر شکست فاش سے دوچار ہوچکے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہارون یحییٰ کی کتابیں اِس فیلڈ میں اہم ترین کام سرانجام دے

رہے ہیں۔ بے شک یہ نتیجہ ہے قرآن کی ذہانت اور صاف گوئی کا۔ مصنف سادگی سے اِرادہ کرتے ہیں۔ خدمت کرنے کا بطور ایک مقصد کے اِنسانیت کی تلاش میں اللہ کے صراط مستقیم کے لئے۔ اِن کتابوں کی اشاعت میں کوئی مالی نفع کارفرما نہیں ہے۔

وہ جو دوسروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، پڑھنے اِن کتابوں کو، کھولنے اُن کے دماغوں کو اور دِلوں کو اور اُن کی رہبری کرتے ہیں ہونے زیادہ خود سُپرد بندے اللہ کے، گویا کہ کرتے ہیں ایک عمدہ خدمت اللہ کی راہ میں۔

اِس دوران، یہ تضیع اوقات اور توانائی ہوگا، اور اگر اور دوسرے کتابوں کو بڑھاوا دیں جو لوگوں کے ذہنوں میں ابتری پیدا کرتے ہیں، لے جاتے ہیں اُنھیں نظریاتی اختلال (بدنظمی) کی طرف اور جو واضح طور پر نہیں رکھتے کوئی مضبوط اور جامع اثرات دور کرنے لوگوں کے دِلوں کے شبہات کو، ایسے میں کیا تصدیق کرسکیں گے وے سابقہ تجربات سے۔ قارئین پر کتابوں کا اثر انداز ہونا ناممکن ہوجاتا ہے جبکہ کتابوں کا اس طرح ترتیب پانا کہ اُن سے مصنف کی ادبی طاقت پر زور دینا ملحوظ ہوتا ہے، بجائے اِس کے لوگوں کو عقیدہ کھودینے سے محفوظ رکھنے کا بلند تر مقصد پیش نظر ہو۔ یہ بلند تر مقصد ایک بڑا اثر مرتب کرتا ہے ایمان کو مضبوطی سے قائم رکھنے میں۔

وے جو اِس پر شک کرتے ہیں، دیکھ سکتے ہیں کہ ہارون یحییٰ کی کتابوں کا مقصد، بداعتقادی پر قابو پانا اور تشہیر افکار قرآنی ہے۔ کامیابی اور اطلاق ظاہر ہوتا ہے قارئین کے اعتقاد میں۔

ایک بات ہمیشہ دماغ میں رکھنی چاہئے کہ لوگوں کی کثیر تعداد کے لئے ظلم، برائیاں اور دوسرے خوفناک واقعات کو برداشت کرنے کی اہم وجہ بداعتقادی کے نظریات کا پھیلاؤ ہے۔ یہ سب معاشرے کی بُرائیاں، بداعتقادی کے نظریات کی شکست سے ختم ہوسکتے ہیں۔ جب ہم پہنچاتے ہیں خدائی تخلیق کے، عجوبے، اور قرآنی اخلاقی اقدار اور سائنسی اِنکشافاتی معلومات لوگوں تک، تو لوگ اِن تعلیمات پر عمل کرکے سُکھ اور چین کی زندگی گذار سکتے ہیں۔ اگر دُنیا کی موجودہ حالت پر غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ حالات دنیا کو لے

جارہے ہیں تشدد، بدنظمی اور جھگڑوں کے گہرے بھنور میں، لہٰذا صاف طور سے ہماری آواز کو وقت کی پُکار بنانے کے لئے ہمیں اپنا لائحہ عمل متاثر کن انداز میں تیز رفتاری سے ساری اِنسانیت کے سامنے پیش کرنا ہوگا ورنہ بعد از وقت کی بات ہوجائے گی۔

اِس کوشش میں ہارون یحییٰ کی کتابیں ایک اہم کردار ادا کررہی ہیں۔ اللہ کے کرم سے یہ کتابیں ہوں گی ایک اہم وصیلہ جس کے ذریعہ 21ویں صدی کے لوگ حاصل کرسکیں گے امن، انصاف اور خوشی جیسا کہ قرآن میں وعدہ کیا گیا ہے۔

یوں تو مصنف نے 300 سے زائد کتابیں لکھ چکے ہیں۔ جن میں سے بیشتر کتابیں انگلش اور دیگر زبانوں میں دستاب ہیں۔

تفصیلات کے لئے پتہ ذیل پر موصوف سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

work with us @ harun yahiya.com

مصنف کی کتابوں کی ایک فہرست منسلک ہے۔

1	The Prophet Jesus (as) and Hazrat Mahdi will come this century	2	The Miracle in the cell membrane
3	Miracles within the Molecule	4	The Miracle of Protein
5	In The Name of Allah, The All-Merciful And Most Merciful	6	The Microworld Miracle
7	The Evolution Impasse II	8	The Miracles Of Our Prophet (saas)
9	The Origin Of Birds And Flight	10	what Darwinists Fail To Consider
11	If Darwin Had Known About DNA	12	Communication And Argument In The Qur'an
13	The Human Miracle	14	The Evolution Impass I
15	The Skull That Demolish Darwin	16	Confessions Of The Evolutionists

17 Wisdom And Sound Advice From The Torah
18 Unawareness: A Sly Threat
19 Hazrat Mahdi (Pbuh) Is A Descendant Of The Prophet Abraham (Pbuh)
20 Darwin's Dilemma:The Soul
21 The Light Of The Qur'an Has Destroyed Satanism
22 Templars And The Freemasons
23 Global Impact Of The Works Of Harun Yahya - Vol.2
24 The Cambrian Evidence That Darwin Failed To Comprehend
25 The worst Slander: Idolatry
26 Allah's Art Of Detail
27 Photosynthesis: The Green Miracle
28 Engineering In Nature
29 The Miraculous Machine That works For An Entire Lifetime: Enzyme
30 Potents And Features Of the Mahdi's Coming
31 Allah's Miracles In The Qur'an
32 The Importance Of The Ahl Al-Sunnah
33 Atlas Of Creation-Volume 3-
34 The Miracle Of Electricity In The Body
35 The Miracle Of Termites
36 The Miracle Of The Blood And Heart
37 The Miracles Of Smell And Taste
38 Prophet Jesus (Pbuh): A Prophet, Not A Son, Of God
39 The Intellectual Struggle Against Darwinism
40 The Error Of The Evolution Of Species
41 The Miracle Of The Honeybee
42 The Debased culture Of Superficiality
43 The Transitional Form Dilemma
44 The Collapse Of The Theory Of Evolution In 50 Themes
45 Once Upon A Time There Was Darwinism
46 Atlas Of Creation-Volume 2-

47 The Secrets Of The Hypocrite
48 Commonly Disregarded Quranic Rulings
49 Slanders On Muslims In History
50 The Cell In 40 Topics
51 Those Who Exhaust All Their Pleasures In This Life
52 Signs From The Qur'an
53 The Solution To Secret Sorrows
54 Atlas Of Creation-Volume 1-
55 The Religion Of The Ignorant
56 The Struggle Of The Messengers
57 The Silent Language Of Evil
58 The Evil Called Mockery
59 Self-Sacrifice In The Quran's Moral Teachings
60 The Social Weapon: Darwinism
61 Conciousness In The Cell
62 Charles Darwin And His Magic Barrel
63 Biomimetics: Technology Imitates Nature
64 A Historical Lie: The Stone Age
65 The Miracle Of Migration In Animals
66 How Fossils Overturned Evolution
67 The Holocaust Violence
68 The Miracle In The Cell
69 why Do You Deceive Yourself?
70 The Miracle In The seed
71 Love Of Allah
72 The Prophet Jesus (Pbuh) Did Not Die
73 The Miracle In The Mosquito
74 Prophet Abraham (Pbuh) did Not Die
75 Prophet Solomon (Pbuh)
76 Maryam: An Exemplary Muslim Woman
77 The Pains Of The False World
78 The Secret Behind Our Trials
79 Our Messengers Say
80 A Call For Unity

81 Satan's Sly Game The False religion Of People-worship
82 God's Gentle Artistry
83 Miracle In The Eye
84 Satan: The Sworn Enemy Of Mankind
85 Loyalty Described In The Qur'an
86 Character-Types Of The Unbelivers
87 The Courage Of The Faithful
88 Faith: The Way To Happiness
89 The Signs Leading To Faith
90 Names Of Allah
91 Islam: The Religion Of Ease
92 The Miracle Of Talking Birds
93 A Chain Of Miracles
94 The Hypocrite According To The Qur'an
95 The School Of Yusuf
96 Quick Grasp Of Faith-3-
97 The Signs Of Jesus' (Pbuh) Second Coming
98 A Call For A Turkish-Islamic Union
99 The Religion Of Darwinism
100 The Glad Tidings Of The Messiah
101 The Dark Spell Of Darwinism
102 Fear Of Allah
103 The Importance Of Following The Good Word
104 The Little Man In The Tower
105 New Research Demolishes Evolution
106 Devotion Among Animals Revealing The Work Of God
107 The Holy Quran
108 What The Quran Says About Liars And Their Methods
109 The Muslim Way Of Speaking
110 Passivity In Religion
111 Signs Of God Design In Nature
112 Answers From The Qur'an
113 Signs Of The End Times In Surat Al-Kahf
114 Articles-II-

115 The Day Of Judgement
116 24 Hours In The Life Of A Muslims
117 Stories For Thinking children 2
118 Stories For Thinking Children 1
119 The Miracle Of Creation In DNA
120 An Index To The Qur'an
121 The Rise Of Islam
122 Skillful Dam Builders: Beavers
123 Learning From The Quran
124 Zeal And Enthusiansm Described In The Qur'an
125 Wonders Of Allah's Creation
126 Wonderful Creatures
127 Why Darwinism Is Incompatible With The Qur'an
128 True Wisdom Described In The Qur'an
129 Timelessness And The Reality Of Fate
130 Those Who Do Not Head The Qur'an
131 The World Of Our Little Friends, Ants
132 The World Of Animals
133 The Winter Of Islam And The Spring To Come
134 The truth Of The Life Of This World
135 The Struggle Against 'The Religion Of Irreligion'
136 The Secrets Of The DNA
137 The Qur'an Leads The Way To Science
138 The Prophet Yusuf (as)
139 The Prophet Moses (Pbuh)
140 The Prophet Muhammad (saas)
141 The Perfect Design In The University Is Not By Chance
142 Matter: The Other Name For illusion
143 The Nightmare Of Disbelief
144 The Moral Values Of The Qur'an
145 The Miracle Of The Immune System (Pocket Book)
146 The Miracle Of the Immune System

147 The Miracle Of Human Creation
148 The Miracle Of Hormones
149 The Miracle Of Creation In Plants
150 The Miracle In The Spider
151 The Miracle In The Atom
152 The Miracle In The Ant
153 The Mercy Of Believers
154 The Knights Templars
155 The Importance Of Patience In The Qur'n
156 The Importance Of Conscience In The Qur'an
157 The Golden Age
158 The Glory In The Heavens
159 Existence Of Allah
160 The Evolution Deceit
161 The Errors The American National Academy Of Sciences
162 The End Of times and the Mahdi
163 The Disasters Darwinism Brought To Humanity
164 The Design In Nature
165 The Dark Clan
166 The Creation Of The Universe
167 The Complete Works Of Harun Yahya
168 The Collapse Of The Theory Of Evolution In 20 Questions
169 The Collapse Of The Theory Of Evolution
170 The Basic Concepts In The Qur'an
171 The Arrogance Of Satan
172 The Alliance Of The Good
173 Terrorism: The Ritual Of The Devil
174 Tell Me About The Creation
175 Taking The Qur'an As A Guide
176 Some Secrets Of The Qur'an
177 Solution: The Values Of The Qur'an
178 Sincerity Described In The Qur'an
179 Signs Of The Last Day
180 Seeing Good In All
181 Romanticism: A Weapon Of Satan
182 Quick Grasp Of Faith -2-
183 Quick Grasp Of Faith -1-
184 Prayer In The Qur'an
185 Perished Nations
186 Perfected Faith

187 Paradise The Believers' Real Home
188 Palestine
189 Only Love Can Defeat Terrorism
190 Never Plead Ignorance
191 Never Forget
192 Miracles Of The Qur'an
193 Miracles In Our Bodies
194 Magnificence Everywhere
195 Let's Learn Our Islam
196 Knowing The Truth
197 Justice And Tolerance In The Qur'an
198 The Prophet Jesus (as) Will Return
199 islam Denounces Terrorism
200 Islam And Karma
201 Islam And Buddhism
202 Idealism The Philosophy Of The Matrix And The True Nature Of Matter
203 How Do The Unwise Interpret The Qur'an
204 Hopefullness In The Qur'an
205 Honeybees That Build The Perfect Combs
206 Global Impact Of The Works Of Harun Yahya
207 Global freemasonry
208 General Knowledge From The Qur'an
209 For Men Of Understanding
210 Fascism: The Bloody Ideology Of Darwinism
211 Ever Thought About The Truth?
212 Eternity Has Already Begun
213 Devoted to Allah
214 Deep Thinking
215 Death, Resurrection, Hell
216 Darwinism Refuted
217 Crude Understanding Of Disbelief
218 Communist China's Policy Of Oppression In East Turkestan
219 Communism In Ambush
220 Before You Regret
221 Beauties For Life In The Qur'an
222 Basic Tenets Of Islam
223 Articles -I-
224 Allah's Artistry In Colour
225 Allah Is Known Through Reason
226 A Definitive Reply To Evolution Propaganda

☆☆

فہرست

1 تمہید 23

2 ذہانتی خاکہ۔ دوسرے الفاظ میں تخلیق 25

3 DNA: ایک مایہ ناز، شاندار تخلیق 26

4 کرہ ہوائی۔ ایک مکمل حفاظتی ڈھال: 27

5 Enzymes: ایک تفصیل جو تمام اہم افعال کا ذریعہ بنتے ہیں 29

6 ایک مکھی کی ناقابلِ یقین مرکب آنکھیں 30

7 اِنسانیت کی شانداراور خوشبو کی حِس 31

8 جسم کے بے عیب تحریکی سگنلس 33

9 حیرت انگیز Hatchet fish 34

10 پانی جو ہمیشہ ہماری طرف لوٹتا ہے 35

11 شعاعی ترکیب کا اونچا نظام 36

12 شہد کی مکھیوں کی اعلیٰ تعمیراتی صلاحیتیں 38

13 ذہین Liver (جگر) کے خلیات 39

14 Genes: ایک اہم تفصیل خلیہ میں، تاہم نہ دکھائی دے خالی آنکھ سے 41

15 Amphipods: ایک تفصیلی زندگی سمندروں کی گہرائی میں 42

16 معجزاتی سالمے 43

17 The Big Bang: تخلیق کے ثبوتوں میں سے ایک ثبوت 45

18 اللہ کی زبردست کاریگری ہرسو تمام اشیاء میں پھیلی ہوئی ہے 46

19 معجزاتی طور پر نیا کردہ جسم 48

20 غیر معمولی تفصیلات فضائے بسیطمیں 49

21 اِنسانی بھیجہ کا شاندار اعصابی جال the human brain neural network 50

22 پنکھ جو ایک سکنڈ میں 500 بار مارتے ہیں 52

23 Smell کو سمجھنے کا مکمل نظام 53

24 جراثیم میں اعلیٰ تفصیلات 54

25 آسمان اور زمین میں خوبصورتی 56

26 چیونٹی کا عمدہ اعصابی نظام 57

27 زمین کی جسامت 58

28 اِنسانی آنکھ میں شانداراور حیرت انگیز تفصیلات 59

29 بھیجہ کے اعلیٰ اعصابی خلیات 60

30 معجزاتی جواہر: ہر چیز کے بلڈنگ بلاکس 62

31 ناقابلِ یقین خصوصیات کا حامل بیج 64

32 برق کو سمجھنے کی قابلیت، جاندار میں متاثر کُن تفصیل 65

33 Pituitary Gland اِنسانی جسم کو باقاعدگی دینے والا غدود 66

34 پوری تفصیل جو حفاظت کرتی ہے برفیلے پولار ریچھ کی 67

35 اعلیٰ تفصیلات آنکھوں کے ایک جوڑ میں 69

36 ذائقہ کے حِساس خلیات میں اعلیٰ تفصیل 70

37 پانی: اللہ کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے 71
38 اِنسانی بھیجہ کی غیر معمولی توانائی 72
39 جوہر کے تعجب خیز تفصیلات 74
40 ایک مچھّر کے متاثر کن حرارتی Receptors 75
41 Nutcrackers کا عمدہ حافظہ 76
42 جلد: ایک حیرت انگیز تفصیل اور انعام 77
43 پروٹین: خلیہ کی بہت ہی بنیادی تفصیل 79
44 گردوں کا بے عیب تخلیصی نظام 80
45 اہم ترین تفصیلات جو اجازت دیتے ہیں رہنے زندگی کو برفیلے علاقوں میں 82
46 اِنسانی جسم کے خاص صفائی کا یونٹ 83
47 بھیجہ کا غلطی سے ماوٗرا، ترسیلی نٹ ورک 84
48 عمدہ تفصیل سفید شارک کی آنکھوں میں 85
49 ایک واحد خلیہ میں بے عیب نظام 86
50 پیام رساں خلیات میں پرفکٹ تفصیل 88
51 برفیلے گالے: ایک بے مثال معجزہ 90
52 اختتام 91
53 نظریہ اِرتقاء ایک دھوکہ 94
54 سائنسی طور پر ڈاروِنیزم کا خاتمہ 95
55 1) پہلا ناقابل رسائی قدم: زندگی کی ابتداء 96
56 زندگی پیدا ہوتی ہے زندگی سے 97
57 کسی قطعی نقطہ پر نہ پہنچنے والی 20 ویں صدی کی کاوشیں 98

58 زندگی کی پیچیدہ ساخت 99
59 اِرتقاء کا تصوراتی میکانیزم 101
60 Neo-Darwinism اور اصناف میں تبدیلیاں 102
61 Fossil Record میں کوئی نشان درمیانی اشکال کا نہیں پایا گیا 104
62 ڈاروِن کی اُمیدیں بکھر گئی تھیں 105
63 اِنسانی اِرتقاء کی کہانی! 106
64 ڈاروِنین فارمولہ 109
65 آنکھ اور کان کی ٹکنالوجی 111
66 شعور جو دیکھتا ہے اور سُنتا ہے بھیجہ میں کس چیز سے متعلق ہوتا ہے 114
67 ایک مادہ پرست کا عقیدہ! 115
68 نظریہ اِرتقاء دُنیا کی سب سے زیادہ مسحُور کُن طاقت 117
69 Tashihli Resimalti 119

☆☆

تمہید

ہر کوئی، اِس دُنیا اور اَشیاء کے بارے میں، جو اُس کو زندہ رہنے کے قابل بناتے ہیں، احتیاط کے ساتھ صرف چند ایک منٹوں کے لئے غور کرتا ہے، تو وہ پورے طور پر حیرت میں آجاتا ہے۔

ہمارا سیارہ، جو خاص طور پر زندگی کے لئے پیدا کیا گیا تھا فضائے بسیط کے غیر مختتم خلاء میں واقع کئی ایک بڑے کہکشاؤں میں سے ایک میں، اُسی لامحدود خلاء کے اندر مسلسل گردش میں لگا رہتا ہے۔ ہمارا سورج، کائنات کے کڑوروں ہا ستاروں میں سے صرف ایک ہے، بھیجتا ہے اپنی شعاعوں کو ہمارے زمین تک اُسی فضائے بسیط میں۔ نتیجہ میں ہمارا سیارہ زندہ رہتا ہے، اور اِس میں مختلف غذائیں، پانی اور نائٹروجن سائکلس (نائٹروجن کی تثبیت) وغیرہ وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں، اور انسان، حیوان، پودے اور خوردبینی جاندار قابل ہوجاتے ہیں زندہ رہنے بے شمار شرائط کے لحاظ سے جو بنائے رکھتے ہیں اُن کی زندگی کے تسلسل کو ممکن۔ اور لاتعداد تفصیلات باہم مل کر نوع اِنسانی کو پیش کرتے ہیں بہت ہی خوبصورت انداز اور بے عیب طریق میں اِنسانی زندگی کی ضروریات کو، ساتھ ہی خوبصورتی اور اِنعامات سے ساری زندگیوں کو نوازتے ہیں۔

ہر تفصیل جو رکھتی ہے اپنے میں خود کی اپنی ایک ندرت، ہوتی ہے ایک نمایاں اور شاندار تخلیق۔ بعض اوقات، یہ تفصیلات،

اِس قدر اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کہ زندگی اُن کے بغیر ختم سی ہوجاتی ہے اور زمین

ایک مردہ سیارہ کے مماثل لگنے لگتی ہے۔ سائنس داں ہر جگہ قریب میں آنے نہیں پاتے پیدا کرنے یا نقل کرنے اِن میں سے اکثر کو، اکیلے پیدا نہ کرسکے وہ بغیر کسی چیز سے۔

اللہ ہی، ہماوقت، اِنسانوں پر اپنے انعامات عطا کرتا رہتا ہے۔

مثال کے طور پر لوگ جو زندہ رہتے ہیں شکر ادا کرتے ہیں اُن کے DNA کا (جنس کی ہر لمحہ نقل کی جاتی ہے)، اُن کے مسلسل بغیر کسی مداخلت کے تنفس کے عمل کا، اُن کے ہمیشہ دِلوں کی دھڑکن کا، ہمیشہ گردش میں لگے زمین کا، جواہر کے، بغیر رُکے حرکت پذیر رہنے کا، اور دوسرے بے شمار تفصیلات کا۔ لوگ شکر ادا کرتے ہیں۔

مختلف اقسام کی غذاؤں کا، سورج کی شعاعوں کا جو زمین کو تازگی بخشتے ہیں، پودوں کا جو شعاعی ترکیب میں مصروف رہتے ہیں، بارش کا، خوردبینی جانداروں کا جو پودوں کو غذا پہنچاتے ہیں، سمندروں کا، اور دوسرے بے شمار انعامات ہوتے ہیں، اسباب، جن کے ذریعہ زندگی زندہ رہتی ہے۔ زمین کا مقام، سورج اور چاند کا وجود، اُن کے زمین سے فاصلے اور اُن کے Milky Way نامی کہکشاں میں اُن کا مقام، اُن کی جسامت، زاویے اور مدار، اور Gases، سالمے، اور جواہر جو وے اپنے میں رکھتے ہیں تمام کے تمام تخلیق کئے گئے ہیں بہت ہی معیاری شکل میں انسانیت کے وجود کے لئے۔ اِنسانیت کی بقا کے لئے۔

لوگوں کو اِن تمام انعامات کے لئے شکر ادا کرنا چاہیے کہ کیسے وے پیدا کئے گئے ہیں اِس قدر بے عیب طور پر، ساتھ میں اُن تمام انعامات کے جو اُن کے مسلسل زندہ رہنے کا تیقن دیتے ہیں اور کس طرح یہ تمام چیزیں یاد دلاتی ہیں ایک بہت ہی اہم سچائی کی:-

یہ قادر مطلق اللہ ہے جو سارے اِنسانوں کو بغیر کسی چیز کے تخلیق کیا ہے، وہ تمام خوبصورتی کو پیدا کیا ہے جو اُن کے اطراف واکناف میں پائی جاتی ہے، اور تمام انعامات کو پیدا کیا ہے جن کے بارے میں وے جانتے ہیں یا نہیں جانتے ہیں۔ وہ مستقل طور پر اِن انعامات میں سے ہر ایک کی تجدید کرتا رہتا ہے، اور ہر ایک میں حیرت ناک تفصیل پیدا کرتا رہتا ہے۔

یہ اللہ کی کاریگری ہے جو اپنے میں ہر تفصیل رکھتی ہے۔

اپنی ہر شک سے بالاتر معلومات کے ساتھ، اللہ نے پیدا کیا ہے نظام مس جن کو

اِنسانی فہم وادراک سمجھنے سے قاصر ہے کیونکہ اِنسان ہنوز اُن کی تفصیلات کا پتہ نہ چلا سکا ہے۔ ہر تفصیل میں پنہاں ہیں، حتیٰ کہ اور ندرت بھری خوبیاں جو آشکار کرتی ہیں اللہ کی بڑائی، عظمت اور طاقت کو، یہ بہت ہی آسان بات ہوتی ہے قادرِ مطلق اللہ کے لئے، جو پیدا کرتا ہے ہر چیز کو بغیر کسی چیز کے، قائم کرتا ہے ایک قدر تمام اشیاء پر اپنی مرضی کے مطابق، اور وہ رکھتا ہے طاقت پیدا کرے اُنھیں جب کہ وہ ایسا کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ چاہتا ہے، وہ ختم کر سکتا ہے اُن تمام کو جب کہ ابھی اُنھیں تخلیق کر رہا ہوتا ہے۔ ہمارا فریضہ ہے کہ ہم اُس کا شکریہ ادا کریں اِن تمام غیر مشروط انعامات کے لئے، جو ہم پر وہ ہمیشہ انعام کرتا رہا ہے۔ اور ہم کو جاننا چاہیے کہ ہم کو اُس کی ہمیشہ ضرورت ہے، اور ہم کو صرف اِس سے ہمیشہ رُجوع رہنا چاہیے۔ یہ کتاب کوشش کرتی ہے یاد دلانے کی لوگوں کو یہ اہم سچائی کو، جس کو اللہ نے اِظہار کیا ہے قرآن میں:

’’اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں، اور وہی ہے زبردست حکمتوں والا، اُسی کے لئے ہے حکمرانی آسمانوں اور زمین کی، اور وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے، وہی ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور باہر اور اندر اور وہ سب کچھ جانتا ہے، وہی ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین چھ دن میں پھر قائم ہوا تخت پر، جانتا ہے جو اندر جاتا ہے زمین کے اور جو اُس سے نکلتا ہے اور جو کچھ اُترتا ہے آسمان سے اور جو کچھ اُس میں چڑھتا ہے، اور وہ تمہارے ساتھ ہے، جہاں کہیں تم ہو، اور اللہ، جو تم کرتے ہو، اُس کو دیکھتا ہے۔‘‘

(سورہ الحدید، 1-4)

☆ ذہانتی خاکہ۔ دوسرے الفاظ میں تخلیق

تخلیق کرنے کی خاطر، اللہ کو تدبیر کرنے کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی

یہ بات اہم ہے کہ صحیح ڈھنگ سے لفظ 'Design' کے مفہوم کو سمجھا جائے اگر اللہ نے ایک بے عیب ڈزائن پیدا کیا ہے، تو اِس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ اللہ نے پہلے ایک پلان بنایا تھا، اور تب اُس کو عمل میں لایا تھا۔ اللہ، آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ اِس کو کوئی ڈزائن کی ضرورت

لاحق نہیں ہوتی تا کہ جس کسی چیز کو وجود میں لایا جا سکے۔ اللہ ان تمام حد بندیوں سے بہت بلند ہے۔

اللہ کی پلاننگ اور تخلیق دونوں ایک ساتھ، ایک لمحہ پر ہی عملی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جب کبھی اللہ چاہتا ہے، ایک چیز کو لانا ہوتا ہے، اُس کے لئے کافی ہوتا ہے کہنا، ’’ہوجا‘‘ جیسا کہ قرآنی آیات ہمیں بتاتے ہیں۔ ’’اس کا حکم یہ ہی ہوتا ہے کہ جب چاہے کسی چیز کو تو کہے اِس کو ’ہوجا‘ اور وہ اُسی وقت ہو جائے۔‘‘ (سورہ یٰس، 82)

’’اللہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو یہی فرماتا ہے اِس کو کہ ’ہوجا‘ پس وہ ہو جاتا ہے۔‘‘ (سورہ بقرہ، 117)

☆ DNA: ایک مایۂ ناز، شاندار تخلیق

ہر شخص اوسطاً ایک سو کھرب (100 trillion) خلیات اپنے جسم میں رکھتا ہے، ہر خلیہ ایک DNA سالمہ کا حامل ہوتا ہے۔ اور ہر DNA میں 3 ارب مختلف موضوعات سے متعلق معلومات ہوتے ہیں۔ اِس قدر کافی معلومات تقریباً 1000 جلدوں میں سما سکتے ہیں۔ ہر جلد 10 لاکھ صفحات پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر ہم اِن صفحات کو ایک کے بازو، ایک رکھے ہوتے تو وہ قطب شمالی سے خطِ اُستوا تک پھیل گئے ہوتے۔ اور اگر ہم روزانہ 24 گھنٹے پڑھ رہے ہوتے تو پورے جلدوں کو ختم کرنے میں 100 سال درکار ہوتے۔ یہ شاندار معلومات ایک واحد DNA سالمہ میں بند ہوتے ہیں۔ یہ DNA سالمہ ہمارے جسم کے ہر خلیہ میں موجود رہتا ہے، جیسے ایک واحد اُنگلی کے ناخن میں، ایک واحد بال میں بھی موجود ہوتا ہے۔

کیسے یہ سب کچھ ہو سکتا ہے، گویا ایک ناقابل یقین لائبریری سموئی ہوئی ہوتی ہے ہر ایک بال کے ہر ایک خلیہ کے DNA سالمہ میں، جو ہوتی ہے اِس قدر چھوٹی کہ آنکھ سے دکھائی نہ دے سکے؟ اور کس طرح یہ معلومات بہ شکل ایک لائبریری بستہ ہو سکتے ہیں اِن تمام خلیات کے ہر خلیہ میں واقع DNA سالمہ میں (اور ہر بال کے خلیات کے ہر خلیہ میں) موجود (DNA سالمہ میں) رہتے ہیں۔

کیسے ہو سکتا ہے، ایسے سارے معلومات، ہم اپنے طور پر کبھی بھی نہیں لے جا سکتے، لیکن قائم کئے گئے ہیں ہمارے جسموں میں ایک سو کھرب بار؟ کیا اِنسان خود سے یہ سب

کچھ manage کرسکتا ہے؟

کیا کوئی معلوم جدید ٹکنالوجی ایسا حیرت انگیز بحری بیڑہ حاصل کرسکتی ہے؟

کیا یہ شاندار معلومات اِتفاقی طور پر خلیات میں ہو سکتے ہیں؟

واضح طور پر یہ بات مسلمہ ہے کہ علی الحساب واقعات یا انسان اور یا ٹکنالوجی پیدا نہیں کر سکتے ایسا کوئی محیر العقول کام۔ یہ DNA کے سالمہ سے متعلق تفصیلات سائنسی لحاظ سے ثابت ہو چکے ہیں۔ اور یہ حیرت انگیز کام ہمارے جسموں میں اللہ نے کیا ہے، جس کی طاقت پیدا کرتی ہے تمام حیران کن چیزوں کو اُس کی اپنی مرضی کے مطابق۔ آیت پیش ہے:

''ہم نے بنایا ہے آدمی کو ایک مِلے ہوئے بوند سے، اور ہم پلٹتے رہے ہیں اُسی کو، پھر کر دیا اُس کو ہم نے سُننے والا، دیکھنے والا، ہم نے سُجھائی راہ،، یا حق مانتا ہے اور یا ناشکری کرتا ہے۔''

(سورۃ الدھر، 2,3)

☆ کرہ ہوائی۔ ایک مکمل حفاظتی ڈھال:

ایک ذی حیات کے اِس سیارہ پر زندہ رہنے کے لئے، بہت ساری تفصیلات کا ہونا ضروری ہوتا ہے — زمین کا واقع ہونا مخصوص فاصلہ پر سورج سے، ایک خصوصی تپش سلسلہ، کاربن، اُوزون اور واٹر سائکلس، کھاد جو خوردبینی اجسام سے تیار کی جاتی ہے، شعاعی ترکیب، زمین کا مخصوص مائل زاویہ، کشش ثقل اور دوسری قوتیں جو جواہر کو باہم ملائے رکھتے ہیں، اور بہت کچھ، یہ دُنیا کچھ اِس طرح سے بنائی گئی ہے کہ اِن تمام بالا شرائط کا لحاظ رہتا ہے۔ اگر کرہ ہوائی جو زمین کو گھیرے رہتا ہے موجود ہوتا ہے اللہ کی طرف سے، تو زمین پر زندگی محفوظ ہو جاتی ہے۔

اِس معجزاتی سیارہ کے اِن تمام توازن اور تعدیل کو ہٹا دیا جاتا ہے تو زمین پر زندگی ختم ہو جاتی ہے۔

ایک مخصوص سلسلہ تپش اور روشنی اجازت دیتے ہیں ذی حیات کو زندہ رہنے کا روئے زمین پر۔ شعلے پیدا کرنے والی حرارت اور برفیلی ٹھنڈک اور فضائے بسیط کے مہلک شعاعیں کرہ ہوائی سے صرف اُس حد تک تقطیر ہو کر ہم تک پہنچتی ہیں جس حد تک ذی حیات کو زندہ رکھنے کے لئے کافی ہوتی ہیں۔

ایک واحد Solar Burst پیدا کرتا ہے توانائی کی ایک مقدار جو برابر ہوتی ہے ہیروشیما، ناگاساکی میں ڈالے گئے بم کے 100 کروڑ ٹن بم کے۔ شکر ہے کرہ ہوائی کا کہ یہ تباہ کن قوت زمین تک نارمل شکل میں پہنچتی ہے۔

کرہ ہوائی سے گذر کر بھی اگر ایک ہلکا اضافہ رہتا ہے حرارتی Radiation میں، آلٹرا وائلٹ شعاعوں، گمّا شعاعوں اور مائکرو شعاعوں میں، تب زمین پر ذی حیات بچ نہیں پاتے ہیں۔ یہ کرہ ہوائی کی ڈھال، کروڑہا سالوں سے زمین کو محفوظ رکھتی آئی ہے، سورج سے نکلنے والی مہلک شاعوں سے۔

اگر کرہ ہوائی کام کرنا بند کر دے تو کیا دوسرا کوئی اور ڈھال قائم کیا جا سکتا ہے بدلے میں کرہ ہوائی کے؟ کیا کوئی اور طریقہ ہے جانداروں کو زمین پر محفوظ رکھنے کا، محفوظ رکھنے Blazingheat, Lethal Rays کے مُضر اور مہلک اثرات سے؟

کوئی اِنسانی طاقت یا ٹکنالوجی، کرہ ہوائی جیسا بے عیب نظام، آج تک دریافت نہ کر سکی ہے۔

اگر یہ صُورت حال ہو، تو کیسے کوئی منطقی لحاظ سے توقع کر سکتا ہے ایک نئے کرۂ ہوائی وجود میں آسکے اتفاق سے؟

کوئی بھی نہیں ہو سکتا جس کی وجوہاتی طاقتیں پورے طور پر کارکرد ہو اور جو رکھتا ہو بصیرت اور تسلیم کر سکتا ہو ایک بے عیب کام کا امکان، جو اِتفاق کے ذریعہ وجود میں آتا ہو، مگر وہاں کوئی بھی وقت نہیں ہوتا اِس قسم کے انتظاری وقفہ کے لئے، کیونکہ زندگی اولین لمحہ میں ہی ختم ہو جائے گی۔ با الفاظ دیگر، ہمارے سیارہ کا، کرہ ہوائی ''ہوتا ہے ایک حصّہ، اللہ کی شاندار کاریگری کا۔ قادر مطلق اللہ اپنی قدرت کا اِظہار کرتا رہتا ہے تمام اوقات میں۔ آیت پیش ہے:

''اور ہم نے زمین میں اِس لئے پہاڑ بنائے کہ زمین اِن لوگوں کو لے کر ہلنے نہ لگے اور ہم نے اِس زمین میں کشادہ راستے پہاڑوں میں بنا پائے ہیں تاکہ وہ لوگ منزل کو پہنچ پائیں۔ اور ہم نے اپنی قدرت سے آسمان کو مثل ایک چھت کے بنایا ہے جو محفوظ ہے اور یہ

لوگ اِس کی نشانیوں سے اعراض کئے ہوئے ہیں۔" (سورۃ النساء، 31,32)

☆ Enzymes: ایک تفصیل جو تمام اہم افعال کا ذریعہ بنتے ہیں

ایک جملہ پڑھنے کے لئے صرف چند ایک لمحات درکار ہوتے ہیں۔

تاہم اگر جسم کے Enzymes میں سے ایک اپنا تماسی عمل (catatysis کا کام) نہ کر سکے تو پندرہ سو سال بھی کم پڑتے ہیں اُس جملہ کو پڑھنے کے لئے۔

Enzymes، باعمل کرتے ہیں خلیات کو اور شروع کراتے ہیں اور تدریجاً بڑھاتے ہیں تعاملات کو دس ارب کے دس ارب گنا بار۔

اِن کی غیر موجودگی میں، وہ خلیات جو انتظار کر رہے ہوتے ہیں داخل ہونے تعامل میں اور انجام دینے دوسرے تعاملات جو رکھتے ہیں تم کو زندہ، اگرچہ کہ وہ ہوتے ہیں ناواقف ایک دوسرے سے اور ہوتے ہیں ساکن، شروع کرتے ہیں مرنا یکے بعد دیگرے قبل اس کے تم حتیٰ کہ ختم کرتے ہو پڑھنا اِس جملہ کا۔ نتیجہ میں، تم مرجاتے ہو قبل اس کے تم پہنچ پاتے ہو اِس جملہ کے ختم تک-Enzymes، چلاتے ہیں ایک خلیہ کے تمام تعاملات کو۔ اگر وہ Enzymes اپنا تماسی عمل کا کام بند کر دیتے ہیں، تو تعاملات کا دوبارہ ایک ساتھ اور تیز رفتاری سے شروع کرانا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

باوجود آج کی ترقی یافتہ مڈیکل سائنس اور متاثر کن ٹکنالوجی کے، سائنس داں ناکام ہو چکے ہیں پیدا کرنے تقابلی لحاظ سے ایک نظام اِس طرح کا۔

اِرتقاء پسند لوگ دعوٰی کرتے ہیں کہ ایسا یہ ایک شاندار میکانیزم اُبھرا ہے اتفاق سے۔ لیکن باوجود تمام اُن کے معلومات اور ذرائع کے، سائنس داں نہ تو اِس نظام کی نقل کر سکے ہیں اور نہ بنا سکے ہیں کوئی اور تقابلی نظام۔ حقیقت میں، وہ قابل نہیں ہوئے تھے بنانے ایک واحد ماڈل بھی جو تعاملات کروا سکتا ہے اُتنی ہی تیزی کے ساتھ جتنا کہ Enzymes کر پاتے ہیں۔ یہ بات بتلاتی ہے کہ یہ ناممکن ہوتا ہے اِن تمام معجزاتی پروٹینس کے لیئے جو شروع کرتے ہیں اور بڑھاتے ہیں جسم کے کیمیائی تعاملات کو اور انجام دیتے ہیں اہم افعال کو (یعنی تولید، کنٹرول اور نقول کی تیاری)، کیا وے فوری وجود میں آئے تھے لاشعور واقعات

سے، یعنی اتفاقات کے نتیجہ میں۔

اِس لئے، ہر کسی شخص کو ضرورت ہے ظاہر کرنے شکر اللہ کا اِس حقیقت پر کہ اللہ، کائنات اور اُس کی تمام تفصیلات کا مالک ہے، پیدا کرتا ہے ہر شخص کو اور اُس کے جسم کے Enzymes کو۔

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کام میں لگائے ہیں تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمتیں کُھلی اور چھپی، اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کی بات میں، نہ سمجھ رکھیں نہ سوجھ اور نہ روشن کتاب ہدایت کے لئے۔"

(سورہ لقمان، 20)

☆ ایک مکھی کی ناقابل یقین مرکب آنکھیں

مکھی اللہ کی ایک شاندار تخلیق ہے، اِس کے پنکھ ایک سکنڈ میں پانچ سو بار مارتے ہیں اور، نتیجہ میں، ایک مایہ ناز اُڑان کی صلاحیت رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ مکھی کی آنکھیں زیادہ حیرت ناک ہوتی ہیں، ہر ایک آنکھ اپنے میں ہزار ہا غیر معمولی پیچیدہ عدسے (Lenses) رکھتی ہے۔ ہر ایک آنکھ چار ہزار حصّوں میں بٹی رہتی ہے۔ ہر حصّہ باری باری رکھتا ہے ایک عدسہ جو دیکھتا ہے ایک خیال کسی قدر مختلف زاویہ سے۔ جب ایک مکھی ایک پھول کو دیکھتی ہے، پورا خیال ظاہر ہوتا ہے علیحدہ علیحدہ طور پر اُس کے 8 ہزار عدسوں میں سے ہر ایک میں۔ جب یہ سارے خیال بھیجہ میں پہنچتے ہیں، وہ سب ملکر مثل ایک Jigsaw Puzzle کے اجزاء بناتے ہیں جو نتیجہ میں ایک غیر معمولی نمایاں خیال مکھی کے لئے اُبھرتا ہے۔

یہ ایک غیر معمولی بات ہوتی ہے کہ اِس قدر چھوٹی سی مخلوق رکھتی ہے ہزار ہا عدسے اپنی آنکھوں میں — یہ آنکھیں مکھی کے سر کے دونوں جانب ہوتی ہیں، چونکہ یہ عدسے رکھتی ہیں اِس لئے یہ مرکب آنکھیں کہلاتی ہیں۔ اپنی آنکھ اور اِس کے بھیجہ کا Cerebral System قابل ہوتا ہے ترجمانی کرنے کہ کیا وہ دیکھتی ہے۔

صرف اِس جاندار کا تفصیلی مطالعہ کر کے ہم یہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ تاہم مکھیاں یہ مکمل ساخت رکھتی رہی ہیں جب سے کہ وے پہلے پہل تخلیق ہوئے تھے، کیونکہ،

مثل تمام جانداروں کے وہ بھی معجزات ہیں جو تخلیق کئے گئے ہیں اللہ سے، یہ بے مثال عجوبے ہیں تخلیق کے جو زیادہ حیرت زدہ کرتے جاتے ہیں جیسے جیسے تحقیقات ہوتے جاتے ہیں اور اُن کے بارے میں مطالعہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ سائنس داں، معلومات اور ٹکنالوجی بے بس ہیں قائم کرنے 8 ہزار عدسوں کو صرف ایک ملی میٹر کے آنکھ کے رقبہ جات میں اور بنانے ہر ایک آنکھ کو قابل دیکھنے کوئی بھی چیز۔

کوئی بھی سائنس داں پیدا نہیں کرسکتا ایک اعصابی نظام جو اجازت دے سکے اِن عدسوں کو حاصل کرنے روشنی کو اور تب بنانے اُس خیال کو اِس قدر بہترین شکل میں اِن حقائق کی روشنی میں، کیا یہ بے عیب ساخت اُبھر سکے گی اتفاق سے؟

''جواب اِس میں شک نہیں کہ 'نہ' ہوگا، کیونکہ اتفاقات پیدا نہیں کرسکتے حتٰی کہ مکھی کے 8 ہزار عدسوں میں سے ایک بھی یا حتٰی کہ ایک واحد پروٹین اِن عدسوں کے اور بے شمار خلیات میں سے ایک خلیہ بھی۔ صرف قادر مطلق اللہ، جو دیکھتا ہے اور مشاہدہ کرتا ہے تمام موجودات کو تمام اوقات میں، پیدا کرتا ہے تمام مخلوقات کو اُن کے مکمل تفصیلات کے ساتھ، آراستہ کرتا ہے ایک ننھی سی مکھی کو اِن تمام معجزاتی صلاحیتوں کے ساتھ، اور انسانوں کو ادراک اور بصیرت عطا کرتا ہے تاکہ وہ سمجھ سکیں اور اِن معاملات واِنعامات پر اللہ کا شکر ادا کرسکیں، جو پیدا کرسکتا ہے، اِس بہتر طریقہ پر، ہر چیز کو۔

آیت پیش ہے: ''اے لوگو، ایک مثل کہی ہے سو اِس پر دھیان دو، جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے ہرگز نہ بنا سکیں گے ایک مکھی، اگرچہ سارے جمع ہوجائیں، اور اگر ایک مکھی کچھ چھین لے اُن سے تو وہ چھڑا نہ سکیں اُس سے، گیا گذرا ہے چاہنے والا اور وہ بھی جن کو وہ چاہتا ہے، اللہ کی قدر نہیں سمجھے ہیں، جیسی کہ اُس کی قدر ہے، بے شک اللہ زور آور ہے، زبردست۔''

(سورہ الحج، 73,74)

☆ اِنسانیت کی شاندار اور خوشبو کی حِس۔

ایک کارنیش پھول ہمیشہ مٹھاس سے بھرپور خوشبو دیتا ہے۔

دوسری بار جب تم سونگھتے ہو ایک عطر، تم فوری اِسے پہچان لیتے ہو، کیونکہ، حتٰی کہ

اگر تم صرف سونگھتے ہو کسی چیز کو ایک بار تمہاری زندگی میں، وہ خوشبو ہمیشہ رکھتی ہے اپنی جگہ تمہارے حافظہ میں۔ اِنسانی ناک رکھتی ہے قریب ایک ہزار مختلف خوشبویات کے Receptors۔ اِنسان سمجھ سکتے ہیں دس ہزار سے زائد مختلف Smell اِن مختلف Receptors کے باہمی اتحاد کے ذریعہ۔ جب تم ایک کارنیش پھول کو سونگھتے ہو، سالمے جو تمہیں موقع دیتے ہیں سمجھنے اُس کی مہک کو خوشبوئی Receptors کے اشتراک سے، قائم کرتے ہیں کارنیش کے کوڈ کو۔ یہ Code، جو ایک عرصہ تک تمہارے حافظہ میں رہتا ہے، یاد دلاتا ہے تم کو کہ تم سونگھ رہے ہو ایک کارنیش کو۔ کیا ہوگا، اگر یہ نظام نہ رہے؟ چونکہ ذائقہ کی حِس قریبی طور پر متعلق ہوتا ہے Smell کی حِس سے، عام طور سے Smell جو وجہ ہوتی ہے تمہارے لئے جان پانے کہ ایک غذا کا ٹکڑا خراب ہو چکا ہے اور اُس کو تھوک دینا چاہئے۔ اگر یہ حِس اپنا کام کرنا بند کردیتی ہے، تم قابل نہیں ہوتے ہو سمجھنے اُس ٹکڑے کے پورے ذائقہ کو اور اس طرح سے ناواقف ہوں گے، اس کے خطرے سے۔ تم جان نہیں پاتے ہو کہ آگ تمہارے گھر میں لگ چکی ہے جب تک کہ تم دیکھ نہیں پاتے ہو دُھویں کو، کیونکہ تم قابل نہیں ہوتے ہیں سمجھنے جلتی ہوئی اشیاء کی بُو کو۔ تمہارے اطراف تمام میں معلومات جو ذخیرہ رہتی ہیں تمہارے حافظہ میں، بالکلیہ مشتمل ہوتی ہیں سالموں پر۔ کوئی بھی نہیں رکھتا ضروری معلومات اور طاقت، قائم رکھنے ہزار ہا Smells تمہارے حافظہ میں یا آراستہ کرنے سالموں کو Smells سے اُنھیں بھیجنے کے متعلقہ حصّوں سے، ہم آہنگ بنانے، سوائے اللہ کے، معبود برحق کے۔

صرف اللہ ہے جو مالک ہے تمام زندگیوں کا، یہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ صرف وہ پیدا کرسکتا ہے ہزار ہا Smells، سونگھنے کا حِسی نظام، اور حافظہ اور اُس کے کامل خصوصیات۔ آیت پیش ہے:

''اور اُس نے خلقت کے واسطے زمین کو رکھ دیا ہے کہ اِس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں، جن کے پھل پر غلاف ہوتا ہے، اور اِس میں غلہ ہے جس میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور اِس میں غذا کی چیزیں بھی ہیں، سوائے جن واِنس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں سے انکار کروگے۔''

(سورہ رحمٰن، 10-13)

☆ جسم کے بے عیب تحریکی سگنلس

لوگوں کی جلد مستقل طور پر کئی ایک اشیاء سے تماس میں رہتی ہے بدلتے ہوئے طویل المدتی اوقات میں یعنی لباس، گھڑیالیں اور فرنیچر وغیرہ سے اور پھر بھی وے مستقل طور پر اُن کی موجودگی کو نہیں سمجھنے پاتے۔ وہاں پر اس بات کے لئے ایک اہم وجہ ہوتی ہے: ایک وقفہ وقت کا گذرنے کے بعد، جلد کے Receptors عادی ہوجاتے ہیں اُس چیز سے جو کچھ کہ جلد سے مسلسل تماس میں رہتی ہے اور متعلقہ جلد کے Receptors سگنلس کو بھیجہ کو بھیجنا بند کردیتے ہیں۔ یہ شاندار نظام جو رکھتا ہے بے شمار، بے عیب تفصیلات بناتا ہے لوگوں کو قابل رہنے بغیر مسلسل بے آرامی کے ساتھ۔ اگر یہ عادی نظام نہ رہا ہوتا، حتٰی کہ یہ عام چیزیں جیسے لباس کا پہنے رہنا ایک اہم معاملہ ہوتا ہے تعلق خاطر کا مسلسل۔ Receptors کی مستقل حساسیت، کپڑے وغیرہ کی بدل گئی ہوتی ایک روحانی اذیت میں، وقت کے ساتھ ساتھ۔ اور ہم پاتے ہیں اِس بات کو مشکل سمجھنے دوسرے اشیاء سے آنے والے سگنلس کو، جن سے کہ ہم تماس میں ہوتے ہیں۔ لوگ ہوسکتا ہے کہ توجہ دیں ہمیشہ کے لئے کہ کس قدر اُن کے Socks داب رہے ہوتے ہیں اُن کے ٹخنوں کو یا کس قدر اُن کی دستی گھڑی پھسلتی رہی تھی اوپر نیچے اُن کے پیش بازو میں۔ ایسی حالت میں کوئی شخص نہ تو سوسکتا ہے اور نہ آرام کرسکتا ہے مناسب طور پر، مختصر یہ کہ زندگی ہوجاتی ہے، بہت ہی ناخوشگوار۔ جیسا کہ مَس کی حِس ایک انعام اللہ کا، اور ہمارا اِس کے احساس کو وقت کے ساتھ بتدریج کھوتے جانا بھی ہے ایک انعام اللہ کا۔

ایک واحد تفصیل اِنسانی زندگی کو آسان تر بناتی ہے اور مہیا کرتی ہے قابل لحاظ مقدار میں سکون۔ اِرتقاء پسندوں کے تخیلاتی میکانیزمس نہیں رکھتے ہیں کوئی شعور جو جسم کو ہدایت دے سکیں محسوس کرنے یا کب اُسی احساس کے عادی ہوجائیں۔ تاکہ بار بار اِس کا اِحساس نہ ہوسکے۔ صرف ہر لحاظ سے اکمل قادر مطلق اللہ عطا کرتا ہے یہ انعام اور جو سارے

جانداروں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے، وہی یہ سب کچھ کرسکتا ہے۔'' اور جو کچھ تمہارے پاس نعمت ہے، سو وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے، پھر جب پہنچتی ہے سختی تم پر تو اُسی کی طرف رجوع ہوتے ہو۔'' (سورہ نحل، 53)

☆ حیرت انگیز Hatchet fish

Hatchet Fish، ایک بڑی شاندار تخلیق جو سمندر کی تقریباً ایک ہزار میٹر (3280 فٹ) گہرائی میں رہتی ہے۔ اِس کی بڑی آنکھیں جن کا رُخ اوپر کی طرف ہوتا ہے، مچھلی کو تاریکی میں دیکھنے کے قابل بناتی ہے اور اُسے شکار کرنے کے قابل بناتی ہے، جبکہ مچھلی اِس کے اوپر سے گذر رہی ہوتی ہے۔ اِس Hatchet Fish کو اِس کے اوپر سے گزرنے والے خطرناک آبی جاندار کی دھمکیوں سے بچنے کے لئے بظاہر غائب رہنا ضروری ہوتا ہے۔ اِس کی جسمانی اعلٰی ساخت چپٹی اور چاندی جیسا رنگ رکھتی ہے۔ خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے اِس کو Camouflage میں بدل لینا ہوتا ہے یعنی Hatchet Fish ماحول کا رنگ اختیار کرلیتی ہے۔

لیکن یہ مچھلیاں جو زیادہ گہرائی میں رہتی ہیں، اِن کے نیچے سے آنے والے خطرات سے بچاؤ کے لئے، شکر ہے کہ اُن کی بڑی آنکھیں دیگر خطرناک جانوروں کو قریب آنے سے روکے رکھتی ہیں۔ اپنے بچاؤ کی مشکل کو ایک اور بہتر انداز میں حل کرنے کے لئے اُن کے پیٹ میں خصوصی خلیات ہوتے ہیں جو Phatophores کہلاتے ہیں۔ یہ دو کیمیکلس کو قریب لاکر کیمیائی تعامل شروع کراتے ہیں جس کے نتیجہ میں حیاتیاتی روشنی پیدا ہوتی ہے، ظاہرا طور پر یہ روشنی رنگ بدلتے ہوئے اوپر سے نیچے کی طرف چھنتی ہوئی جاتی ہے اور اُسی رنگ میں روشنی نکل پڑتی ہے، جس کے نتیجہ میں نیچے موجود حملہ آور، Hatchet Fish کا سایہ دیکھ نہیں پاتا ہے جب کہ اِس کا سایہ ابھی جانور پر سے گذر رہا ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ تم نے کبھی نہ سُنا ہو اِس مچھلی کے بارے میں یا کیسے وہ نظر آتی ہے یا کیسے وہ زندہ رہتی ہے کے بارے میں علم نہ ہو۔ کیسے اِس کے شاندار خصوصیات تمہارے لئے فائدہ مند ہوتے

ہیں۔ کیا اللہ نے ایسا اِرادہ کیا تھا؟ اللہ پیدا کرسکتا تھا اِس مچھلی کو بغیر تمام اُس کی خصوصیات کے یا اِرادہ کیا ہوتا نہ پیدا کرنے کوئی بھی بے شمار خصوصیات جو اِس کے زندہ رہنے کے لئے ضروری ہوتے۔ اُس کی مخلوقات کی خصوصیات ہوتے ہیں اِنسانوں کے لئے جو بدل سکتے ہیں اِنسانوں کو، دُنیادی خواہشات رکھنے والے غیر مطمئن اور بے چین افراد سے قانع اور خوشحال لوگوں میں عقیدہ اور اُمید کے ساتھ بعد کی زندگی کے لئے۔

یہ کافی ہوتا ہے دیکھنا اُس کے انعامات کو ہر چیز میں اور غور کرنا اللہ کے مطلق وجود کو ایسا واقع ہونے کے لئے۔

ہر خوبصورتی اور تفصیلات اللہ کے ہوتے ہیں، جو وہ مسلسل اُن کو ہم پر نچھاور کرتا رہتا ہے۔

''اور تمہارے تخلیق کرنے میں، اور تمام مخلوقات پھیلا رکھے ہیں، جو ہیں نشانیاں اُن لوگوں کے واسطے جو یقین رکھتے ہیں اللہ پر۔'' (سورۃ الجاثیہ، 4)

☆ پانی جو ہمیشہ ہماری طرف لوٹتا ہے

اللہ لوگوں کو معلومات اور توقعات عطا کرتا ہے وسیع تر میدانوں میں۔ مثلاً دورِ حاضر کی ٹکنالوجی موقع دیتی ہے ہم کو مشاہدہ کرنے Laboratories (معمل خانے) کے ماحول میں کئی ایک اشیاء کی بناوٹ کا۔ پھر بھی چند بنیادی واقعات نہ تو لائے جاسکتے ہیں اور نہ اُن کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے ایسے ماحول میں۔ ایسے بڑے انعامات میں سے ایک ہے، پانی، جو زمین کے بیشتر حصّہ کو ڈھانکے رہتا ہے اور ہماری بہت ہی بنیادی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ زمین کی بناوٹ کے دوران، پیدا ہوا تھا اور تب اِس کا پیداواری دور ختم ہوگیا تھا۔

پانی پیدا کرنے کی خاطر ہیڈروجن اور آکسیجن کے سالموں کو پہلے ایک دوسرے سے متصادم ہونا ہوتا ہے تاکہ اُن کے Bonds کمزور ہوسکیں اور جواہر میں بٹ سکیں۔ یہ ہیڈروجن اور آکسیجن کے جواہر ایک خاص ترکیب میں متحد ہو کر ایک نئے قسم کے سالموں میں بدل جاتے ہیں۔ یہ کئی ایک سالمے مجموعی حیثیت سے پانی کے سالمے کہلاتے ہیں۔ پانی کے سالمہ کا ضابطہ H_2O ہوتا ہے۔

پانی کو بھی H_2O سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ایسا تصادم ایک بہت ہی اونچی تپش اور توانائی کی سطح پر ہی واقع ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ زمین ایک خاطر خواہ درکار اونچی تپش فی الحال نہیں رکھتی کہ پانی کے بننے کا موقع حاصل رہے، اِس لئے کوئی بھی نیا پانی اب بن نہیں سکتا ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ تمام پانی جو وجود رکھتا ہے پیدا کیا گیا تھا کروڑوں سال پہلے زمین کی پیدائش کے دوران۔ بالفاظ دیگر، اِس کی مقدار، کبھی نہیں بدلتی ہے۔ پانی جو ہم پیتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں، ہوتا ہے ہمیشہ ٹھیک وہی پانی، کیونکہ وہ تبخیر کرجاتا ہے اور تب لوٹتا ہے بطور بارش کے۔ اللہ نے اِس چیز کو واضح کیا ہے اپنی آیتوں میں۔

آیت پیش ہے: ''بھلا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو، کیا تم نے اُتارا اِس کو بادل سے یا ہم ہیں اُتارنے والے۔'' (سورۃ الواقعہ، 68,69)

اگر پانی جس کو کہ اللہ نے پیدا کیا ہے تیار حالت میں زمین پر، خشک کردیا جاتا اور غائب ہوجاتا تو کوئی بھی اُس کو واپس نہیں لاسکتا تھا۔

اگر اللہ اِرادہ کرے تبخیری واٹر سائکل کو معطل کرنے کا، تو بارش کبھی دوبارہ نہیں ہوگی۔ مطلب یہ ہوا کہ تمام انعامات ہوتے ہیں اللہ کی طرف سے۔ یہ قادر مطلق اللہ ہے جو مسلسل اُتارتا ہے اپنے انعامات تمام جانداروں کے ضروریات کے لحاظ سے اور جو کچھ کہ وہ پیدا کرتا ہے بغیر کسی چیز کے۔

''اور اُتارا ہے ہم نے آسمان سے پانی خاص مقداروں میں، پھر ٹھہرادیا زمین میں اور ہم اِس کے معدوم کرنے پر بھی قادر ہیں۔'' (سورۃ المومنون، 18)

☆ شعاعی ترکیب کا اونچا نظام

ایک پتہ کو لو اور اُس کا گہرائی سے جائزہ لو۔ اگرچہ کہ وہ بالکلیہ سادہ سا معلوم پڑتا ہے، اِس میں جو تم دیکھ نہیں سکتے، ہوتے ہیں وسیع شاندار کیمیائی طریقہ ہائے عمل جو قابل بناتے ہیں پتہ کو جاری رکھنے شعاعی ترکیب (ضیائی تالیف)، شعاعی ترکیب کے بے شمار ننھے ننھے کارخانے جو خالی آنکھ کو دکھائی نہیں دیتے، پورا کرتے ہیں ایک طریقہ عمل کو سکنڈوں میں جو اِتنا اعلیٰ ہوتا ہے کہ سائنس داں جو اِنتہائی ماڈرن معمل خانے کی سہولتیں رکھتے ہیں

اُس کی نقل نہیں کر سکتے ۔ یہ کیمیائی طریقہ عمل بہت ہی تیز رفتاری سے نظر نہ آنے والی تخلیق کے ایک جز کے طور پر انجام پاتا ہے اور یہ اُن اہم وجوہات میں سے ایک ہوتا ہے کہ کیوں اِنسانیت ہنوز موجود ہے اِس زمین پر؟۔

ہر پتہ کا ہر ایک مربع ملی میٹر اپنے میں پانچ لاکھ کلوروفلس رکھتا ہے۔ یہ کلوروفلس سالمے شعاعی ترکیب کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اگر ہم اِس سالمہ کے معائنہ کے قابل ہوتے ایک بہت ہی بڑی تفصیل کھُل کر سامنے آتی۔ مثال کے طور پر، تمام شعاعی ترکیب کا طریقہ عمل جو اِس مخصوص سالمہ میں انجام پاتا ہے، واقع ہوتا ہے ایک سکنڈ کے کروڑویں حصّہ میں۔

باالفاظ دیگر، یہ پیچیدہ عمل شروع ہوتا ہے روشنی سے جو پہنچتی ہے پتہ کے پانی میں اور تب حرکت میں لاتی ہے متعلقہ ذیلی جوہری ذرات کو اور بدلتی ہے اُن کے مداروں کو اور یہ عمل 1 کروڑ فی سکنڈ کے حساب سے بار بار دہرایا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ یہ عمل علیحدہ علیحدہ طور پر ہر کلوروفل سالمہ میں ہوتا ہے۔ اگر اللہ اِرادہ کرتا ہے کہ کلوروفل سالمے روک دیں اپنے عملیات کو یا روشنی کی Wave Length کو جو پتی میں داخل ہوتی ہے بدل دیں تو کوئی ذریعہ نہ رہے گا پانے آکسیجن حاصل کرنے کا کاربن ڈائی آکسائیڈ سے جو اِنسان اور حیوان تنفس کے دوران چھوڑتے ہیں۔ یہ غیر منطقی ہوگا توقع کرنا ایک کلوروفل سالمہ جو زندگی کی بقا کے لئے ضروری ہوتا ہے

آئے وجود میں اتفاقیہ طور پر اور ہوا کو صاف کرنے کا عمل شروع کرے اور وجود میں لائے تغذیات کو تمام خود سے۔

یہ حقیقت کہ ایک پودا استعمال کرتا ہے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور چھوڑتا ہے آکسیجن ہوتا ہے ایک بڑا معجزہ اِنسانیت کے لئے

یہ غیر معمولی نظام ہوتا ہے ایک انعام اور اچنبے میں ڈالنے والا کام ہے اللہ کا، جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔

’’اور جو شہر پاکیزہ ہوتا ہے اُس کا سبزہ نکلتا ہے اُس کے رب کے حکم سے اور جو خراب ہوتا ہے اُس میں نہیں نکلتا مگر ناقص، یوں پھیر پھیر کر بتلاتے ہیں اہم آیتیں حق ماننے والوں کو۔‘‘ (سورہ اعراف،58)

☆ شہد کی مکھیوں کی اعلیٰ تعمیراتی صلاحیتیں

جب ایسا موقع آتا ہے بنانے مشترکہ حدود کے مسدس ٹھیک 109°28' زاویوں کے ساتھ، ایک کو ضرورت لاحق ہوتی ہے پرکار اور گُنیوں کی بنانے مختلف زاویوں کے پیمائشات اور ضروری با قاعدگی ترتیب دینے زاویوں کو جو ٹھیک ٹھیک پتہ دے سکیں اِن کی شکلوں کا۔ اِن اوزاروں کی غیر موجودگی میں وہاں ہوتا ہے قابل لحاظ امکان غلطی کا، ساتھ ساتھ ضرورت ہوتی ہے کرنے پاس لحاظ اور دوبارہ اُتارنے مسدسوں کو۔ یہ تمام اغلب ہے کہ لیتے ہیں قابل لحاظ وقت۔ جبکہ یہ سب کچھ ہوتا ہے ایک مشکل مسلہ ہم اِنسان کیلئے، باوجود رکھتے ہیں ہم ذہانت اور شعور کے۔ تو یہی کام کیا جاتا ہے شہد کی مکھیوں کے ذریعہ، جو کوئی ذہانت یا شعور نہیں رکھتے، مگر ایک مہارت اور تسلسل کے انداز میں بغیر کسی آواز کے سب کچھ کر گذرتے ہیں۔ تمام شہد کی مکھیاں بناتی ہیں اپنے چھتے استعمال کرتے ہوئے یہ بے عیب زاویہ واری طریقہ عمل کو۔ اگرچہ کہ کئی سو شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں چھتہ کے اطراف تاہم وہاں کوئی تحریف نہیں ہوتی زاویوں میں 109°28' کے اور 70°32' کے جبکہ وہ بنا رہی ہوتی ہیں اُن کے چھتے۔ چھتے بنائے جاتے ہیں لاتے ہوئے اُن کے کناروں کو 13° اندر تک، یہ بناوٹ روکتی ہے شہد کو باہر آنے سے۔

اگر تم چھتہ کے قریب کھڑے ہوتے ہو، جو کچھ کہ تم تمام دیکھتے ہو، وہ ہوتا ہے اُڑتے رہنا شہد کی مکھیوں کا چھتہ کے اطراف۔ تاہم ہر ایک اُن میں سے ایک ماہر ریاضی دان کی طرح جانتا ہے کہ کہاں چپکن کو لگائیں کہ وہ سہارا جا سکے ایک معینہ زاویہ پر۔ یہ سب کیسے ممکن ہے؟ جیسا کہ دیا گیا ہے کہ وے ریاضی کی کوئی جانکاری نہیں رکھتے، کیا وے اتفاقیہ طور پر یہ اکمل چھتہ بنانا سیکھے ہیں؟

کیا اُن میں سے ہر ایک، ہوسکتا ہے کہ لاکھوں سالوں کے دوران پیدا ہوتے رہے ہیں، اِس صلاحیت کے ساتھ اتفاقیہ طور پر۔ ایسی صلاحیت جو اِنسان کبھی Manage نہ کر سکا اتفاقیہ طور پر؟ یہ یقیناً ناممکن ہے ایک شہد کی مکھی کے لئے رکھنا ایک صلاحیت جو اِنسان کبھی بھی حاصل نہ کیا ہوا اتفاقیہ طور پر؟

یہ قادرِ مطلق اللہ ہی ہے جو لامحدود طاقت کا حامل ہے جو پیدا کرسکتا ہے اِن سب مخلوقات کو اُن کی اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اور جو اپنے علم کی جوت جگاتا ہے اُن میں کرنے محرالعقول کاموں کو جبلّتی طور پر

آیت پیش ہے:

''اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے جی میں یہ بات ڈالی کہ تو پہاڑوں میں گھر بنالے اور درختوں میں اور جو لوگ عمارتیں بناتے ہیں اُن میں اپنا گھر بنالیں، پھر ہر قسم کے پھلوں سے رس چوستی پھرے، پھر اپنے رب کے راستوں میں چلے جو آسان لگے، اُس کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں کہ اُس میں لوگوں کے لئے شفا ہے، اِس میں لوگوں کے لئے بڑی دلیل ہے جو سوچتے ہیں۔''

(سورۃ النحل، 68,69)

☆ ذہین Liver (جگر) کے خلیات

Liver کا ہر خلیہ کوئی پانچ سو مختلف کیمیائی طریقہ ہائے عملہ سے گذرتا رہتا ہے۔ کسی طرح، وہ ہر ایک عمل جو ہوتے رہتا ہے، دورانِ خون میں، ہضمی نظام میں، اخراجی نظام میں اور دوسرے نظاموں میں، سے واقف رہتا ہے۔ اِن کاموں کی وجہ سے جو یہ Liver کے خلیے انجام دیتے ہیں، ہر خلیہ غیر معمولی اور مسلسل کارکردگی کا مرکز ہوتا ہے۔

اگر جگر (Liver) کا کوئی حصّہ خراب ہوجاتا ہے یا نکال دیا جاتا ہے، اُس کے باقی خلیات فوری ایک نئے کام کی طرف اپنا Track بدل لیتے ہیں—چنانچہ تیز رفتاری سے جگر (Liver) کے باقی حصّہ کے خلیات تعداد میں بڑھتے جاتے ہیں تاکہ متاثرہ حصّہ کی تلافی کرسکیں۔ جگر کے خلیات کے غیر معمولی صلاحیتوں کے نتیجہ میں جگر ہی صرف ایسا جسمانی عضو ہے جو خود سے اپنے میں ہوئی کمی کو پورا کرتا ہے تاکہ جگر سے وابستہ سارے افعال پورے ہوسکیں۔ اور جب جگر دوبارہ اپنی نارمل جسامت حاصل کرلیتا ہے اور وہ جسامت قائم ہوجاتی ہے تو جگر کے خلیات اپنے بڑھنے کے عمل کو فوری روک دیتے ہیں۔ جگر کے خلیات اور تمہاری انگلیوں کے سِروں پر واقع خلیات میں کوئی فرق نہیں ہوتا ہے۔ دونوں خلیات کے Sets

ٹھیک یکساں معلومات رکھتے ہیں۔ جو چیز جو دونوں میں تفریق کرتی ہے وہ اپنے معلومات کے مختلف حصّے استعمال کرنے میں ہوتی ہے

ہر ایک واحد، Liver کا خلیہ جو خالی آنکھ کو دکھائی نہیں دیتا ہے جانتا ہے کہ تولید کا عمل کب شروع ہونا ہے اور اِس لحاظ سے اپنے آپ کو تقسیم کرنا شروع کرتا ہے۔ جب جان پاتا ہے کہ پیدائش کا عمل مکمل ہوچکا ہے تو تمام جگر کے خلیے یہ تقسیم کا عمل روک دیتے ہیں۔ ایک بالکلیہ باقاعدہ طریق میں ہر ایک خلیہ منفرد ہوتا ہے۔ تولید کے دوران کوئی بھی خلیہ دوسرے افعال کو اِلتوا میں ڈالنے کا فیصلہ خود سے نہیں لے سکتا تاکہ نظام العمل میں مداخلت نہ ہوسکے۔ کوئی بھی نئے جگری خلیہ کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ اُسے کیا کرنا ہے کیونکہ ہر نیا خلیہ بھی بنا جھجھک کے اپنی جگہ کے اندر اپنا ودیعتی کام شروع کرتا ہے،

یہ جگر کا وسیع و عریض نظام اِنسانوں کی ملکیت نہیں ہے، بلکہ یہ وسیع رینج کا حامل نظام اِنسانوں کے اجسام کا اہم نظام ہے۔

اِرتقا پسند لوگ کو، بہر حال، پہلے حساب دینا چاہئے کے کیسے ایک واحد جگر کا خلیہ وجود میں آیا تھا، اگر وے اپنے دعوؤں کی مدافعت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ جگر کا پیچیدہ نظام اتفاقات کا نتیجہ ہے۔

وے ایسا کرنے سے ناکام رہے ہیں اور مشکل سے یہ تعجب کی بات ہوگی، کیونکہ صرف علیم و بصیر اللہ پیدا کرتا ہے تمام ذی حیات اور اُن کے خلیات کو اور کنٹرول و دیکھ بھال کرتا ہے اُن کی ہر لمحہ، ایسا ایک معجزہ وہی انجام دے سکتا ہے۔ یہ معجزاتی نظام، ایک کام ہے قادرِ مطلق اللہ کا، جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اور وہ علیم ہے، بصیر ہے اور زبردست قوت والا ہے۔ آیت پیش ہے:

''اے لوگو، اگر تم کو دھوکہ ہے جی اُٹھنے میں قیامت کے دن، تو ہم نے تم کو بنایا ہے مٹی سے پھر ایک قطرہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی ایک گلٹی سے کہ بعض پوری ہوتی ہے اور بعض ادھوری بھی ہوتی ہے تاکہ ہم تمہارے سامنے اپنی قدرت کو ظاہر کردیں۔۔۔۔''

(سورۃ الحج، 5)

☆ Genes: ایک اہم تفصیل خلیہ میں، تاہم نہ دکھائی دے خالی آنکھ سے

حقیقت میں اِنسان اپنے دِلوں کی دھڑکنوں پر قابو نہیں رکھ سکتا ہے، اپنے Salivary Glands کو اپنی غذا لینے کے دوران Manage نہیں کرسکتا ہے، یا یاد نہیں رکھ سکتا ہے سانس کا عمل جاری رکھنا بار بار ثانیہ واری لحاظ سے۔ بے شمار ایسے اہم افعال انجام پاتے رہتے ہیں بغیر کسی اِنسانی مداخلت کے مطلق۔ پھر بھی اِس اِنسانی عدم مداخلت کے باوجود، تمام جسمانی نظامس بے عیب طور پر کارکرد رہتے ہیں۔ ہر فرد کے تفصیلات کروموزومس رکھتے ہیں۔ 46 کروموزومس میں سے ہر ایک کروموزوم مرکزہ میں رکھتا ہے Genes جو استعمال میں لاتے ہوئے تفصیلی پرگرام کے خاکہ کو جو وہاں موجود ہوتا ہے، بناتا ہے ہر جسمانی عضو اللہ کی مرضی سے۔ مثلاً ایک شخص کی جلد کنٹرول میں رہتی ہے 2.559 جینس سے، دماغ 29.930 جینس سے، آنکھ 1.794 جینس سے، لعابی غدود 186 جینس سے، دِل 6.216 جینس سے، سینہ 4.001 جینس سے، پھیپھڑے 11.581 جینس سے جگر 2.309 جینس سے، آنت 3.838 جینس سے، ڈھانچہ کے رگ پٹھے 1.911 جینس سے، اورخون کے خلیے 22.092 جینس سے۔

جس طرح سے بے شمار چھوٹے اجزاء پوشیدہ ہوتے ہیں ایک خلیہ میں جو خالی آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے، دیکھ بھال کرتے ہیں ایک شخص کے جسم کے نظاموں کی، ایک بڑا معجزہ ہوتا ہے، یہ ایک غیر معمولی بات ہوتی ہے کہ یہ نظام کبھی بھی مداخلت نہیں رکھتا اور یہ کہ وہی جینس وہی نظاموں کو کنٹرول کرتے ہیں اور اعضاء کو، ہر نوزائدہ انسانوں میں بھی باوجود اہم افعال کے جس کے لئے وے ذمہ دار ہوتے ہیں، یہ Genes اندھے اور لاشعور جواہر پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اِس لئے، کیسے ارفع شعور اور بے عیب باقاعدگی جو یہاں ظاہر ہوتی ہے وہ اُن کی اپنی ملکیت نہیں ہوسکتی۔ ہر Genes جو ایک حیرت انگیز شاندار تخلیق ہے اللہ کی، عمل پیرا ہوتا ہے اللہ کی مرضی کے مطابق بجائے اِس کے کہ وہ ایک تجویز کردہ ماڈل ہو۔ اِس بیان سے متعلق ثبوت ہمارے اطراف میں ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ کس طرح لاشعور Genes یہ معجزاتی کارنامے انجام دے سکتے ہیں اگر اللہ نہیں چاہا ہوتا کہ وے ایسا کرے؟ یہ صورت حال

خود و بخود کھلے طور پر تفصیل کے ساتھ آشکار ہے اِس کائنات میں۔ ہر چیز اللہ کی زبردست تخلیق کا ایک مظہر ہے۔ Genes ہر چیز کو جو جسم کے نظاموں سے وابستہ ہوتی ہے، ہر لمحہ کنٹرول کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ زبردست کنٹرول اللہ کی ملکیت ہے، جو سب سے اعلیٰ ہے، صحیح معنوں میں مالک ہے یہ تمام نظاموں کا۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، سب کا تھامنے والا، نہیں پکڑ سکتی ہے اِس کو اُونگھ اور نہ نیند، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور ایسا کون ہے جو سفارش کرے اِسکے پاس بدون اُس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے اُن کے تمام حاضر و غائب حالات کو، اور وہ موجودات، اِس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر علم دنیاوی چاہے۔ اِس کی کرسی نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے اور اللہ کو اِن دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی اور وہ عالیشان اور عظیم الشان ہے۔''

(سورہ بقرہ، 255)

☆ Amphipods: ایک تفصیلی زندگی سمندروں کی گہرائی میں

اِنسان پانی میں حل شدہ آکسیجن سے تنفس کا عمل جاری نہیں رکھ سکتے، یا پانی میں، پانی کا دباؤ گہرائی کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے اور انسان کے لے ناقابل برداشت ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ پانی، ہوا کے مقابلہ میں 13 سو گنا وزنی ہوتا ہے، اِس کے علاوہ یہ دباؤ تیزی سے بڑھتا ہے جوں جوں کوئی گہرائی میں جاتا ہے، قریب قریب ایک کرہ ہوائی کا دباؤ ہر 10 میٹر (32.8 فٹ) گہرائی پر بڑھتا ہے۔ جب کوئی 150 میٹر (492 فٹ) گہرائی میں چلا جاتا ہے تو شخص کی وریدی نالیاں ختم ہوسکتی ہیں اور پھیپھڑے سکڑ کر ایک Soda Can کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ لہٰذا اِنسان کی بنائی ہوئی ٹکنالوجی کی غیر موجودگی میں، اِنسان صرف خشک زمین پر ہی رہ سکتا ہے۔ اِنسان غیر معمولی طور پر پانی کے دباؤ کے لئے حساس ہوتے ہیں۔ بہر حال، وہاں زمین پر اور ابھی زندگی کے اشکال ہیں جو شکر ہے اُن کے حفاظتی جسمانی حصّوں کے جو رکھتے ہیں خصوصیات بہت زیادہ بلند، اِنسانوں کے مقابلہ میں۔ مثلاً Mariana Trench بحر الکاہل کا سب سے گہرا مقام ہے جو ایک گھر ہے Amphipods

کی نوآبادیات کے لئے، جو Shrimps جیسے شفاف Crustaceans ہوتے ہیں۔ یہ علاقہ 11.3 کلومیٹر (7 میل) گہرائی میں سطح سمندر سے نیچے واقع ہے۔ حتیٰ کہ 4 کلومیٹر (2.5 میل) گہرائی پر جو اوسط گہرائی ہوتی ہے کسی بھی سمندر کی، سخت پانی کا دباؤ مساوی ہوتا ہے 14 کنکریٹ سے لدے ہوئے سمنٹ ٹرکس کے وزن کے۔ یہ Crustaceans مخلوقات جن کے بارے میں ہم کو زیادہ کچھ معلوم نہیں ہے، زندہ رہ سکتے ہیں اِن سخت تر حالات میں۔ یہ جاندار خود بھی ناواقف ہوتے ہیں کہ وہ زندہ رہتے ہیں کئی کلومیٹر گہرائی میں سطح سمندر کے۔ وہ زندہ رہ سکتے ہیں ایک ایسے دباؤ کے تحت جو ایک انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ طریق پر جو یہ رہتے ہیں زندہ، اِتنی گہرائی میں کہ جہاں تک ہم پہنچ بھی نہیں پا سکتے ہیں، کئی ایک ثبوتوں میں سے ایک ثبوت ہے کہ تمام ذی حیات، آیا زمین میں، سمندر کی گہرائیوں میں، یا بلندترین آسمانوں میں، اللہ کی زبردست کاریگری سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اِن مخلوقات پر نظر ڈالنے پر ایک شخص دیکھ سکتا ہے اللہ ہی پیدا کر سکتا ہے تمام تخلیقات اور انعامات اور اعجائبات جو اپنا وجود رکھتے ہیں، نامساعد حالات میں بھی۔ اِس لحاظ سے یہ کافی ہوتا ہے شکر بجالانا اللہ کا صرف ایک خصوصیت پر ہی کیوں نہ ہو۔

لوگ ذمہ دار ہوتے ہیں دیکھنے ثبوتوں کو جو اُن کے سامنے ہوتے ہیں اور جاننے کہ اللہ مالک ہے تمام کا جو وجود رکھتے ہیں۔

''وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے لیٹے اور فکر کرتے ہیں آسمان اور زمین کی پیدائش میں، کہتے ہیں، اے رب ہمارے تو نے بیکار نہیں بنایا ہے کسی کو، تو پاک ہے سب برائیوں سے، سو بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔'' (سورہ آل عمران، 191)

☆ معجزاتی سالمے

تمام پہاڑ، پانی، خود ہمارے اجسام، زہریلے اور صحت بخش پودے، فرنیچر، بلڈنگس، میٹھے اور تیکھے ذائقے، خوشگوار بُوئیں، خوبصورت رنگارنگ— حقیقت میں ہر چیز جو وجود رکھتی ہے بنی ہوتی ہے صرف 109 (قسم کے) جواہر کے مختلف ترکیبات (Combinations) سے۔ یہ سب چیزیں بھی اللہ کے زبردست معجزات میں سے ایک ہیں۔

جب جواہر باہم ملتے ہیں تو وہ سالمے پیدا کرتے ہیں جو کئی ایک مختلف طبعی خصوصیات کو ابھرنے کا موقع دیتے ہیں۔ ایک قلم، تمہارے ہاتھ، اور پانی ہوتے ہیں نتائج مختلف ترکیبات کے ایک جیسے جواہر کے۔ بعض اوقات ایک جوہر کا اضافہ ہوتا ہے ایک سالمہ میں، نتیجہ میں عام پینے کا پانی زہر ہو جاتا ہے۔

ایک جوہر اضافہ کیا جاتا ہے یا نکالا جاتا ہے ایک سالمہ سے، بدل سکتا ہے — بعض کو جو کھانے کے ناقابل ہوتا ہے اُس کو کھانے کے قابل بنا دیتا ہے، یا ایک تکلیف دہ اور ناخوشگوار Smell کو ایک گلاب کے شاندار عطیہ میں بدل دیتا ہے۔ جس کا انحصار کسی طرح ایک ہی قسم کے جواہر کے ایک دوسرے کے ساتھ Bond پر ہوتا ہے، ایک سالمہ کا رنگ بدل سکتا ہے یا ایک مائع بدل سکتا ہے ایک ٹھوس میں۔

زمین پر زندگی کی رنگارنگی بالکلیہ غیرمعمولی ہوتی ہے، مختلف انداز میں۔

مختلف خواص سالموں کو عطا کر کے، اللہ پیش کرتا ہے ایک زبردست کاریگری۔ مثال کے طور پر ایک سیپ کی مٹھاس، پتھر کی سختی، اور روٹی کی ملائمت، یہ تمام ہوتے ہیں بڑے معجزات جو وہ دکھلاتا ہے نہ دکھائی دینے والے جواہر میں۔ اللہ نے پیدا کیا ہے دُنیا کو بغیر کسی چیز کے، اور پیدا کیا ہے جواہر کو جو فی الوقت بھی 99.99999% خالی ہیں۔ یہ تمام جاندار کے بنیادی اجزاء ہیں اور پیش کرتے ہیں حیرت انگیز کاریگری اِس دُنیا میں جو خالی آنکھ سے دکھائی نہ دے۔ لوگوں کو جاننا چاہیے کہ اُن کو ضرورت ہے اللہ کی ہر لمحہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے جب تک کہ اُس کی رضامندی نہ ہو، سمجھیں اُس کے بیش بہا انعامات کو اور جان پائیں کہ جو کچھ وہ رکھتے ہیں، اللہ کی ملکیت ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔ اگر وہ یہ بات سمجھ لیتے ہیں تو وہ عقیدے کی سچی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اِس لئے اُن انعامات سے جن سے وہ اِس دُنیا میں فائدہ اُٹھاتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کے انعامات سے اور بھی سچی خوشی حاصل کریں گے بعد کی زندگی میں۔

''اور جنت متقیوں کے قریب لائی جائے گی اور وہ کچھ دور نہ رہے گی، یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر ایسے شخص کے لئے ہے جو رجوع ہونے والا، پابندی

والا ہو، جو اللہ سے بے دیکھے ڈرتا ہو اور رجوع ہونے والا دِل لیکر آوے گا۔ اِس جنت میں، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا۔ اِن کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ نعمتیں ہیں۔'' (سورہ ق، 31,35)

☆ The Big Bang: تخلیق کے ثبوتوں میں سے ایک ثبوت

جو عناصر زندگی کے لئے ضروری ہوتے ہیں زمین پر، اُن کے درمیانی توازن کو بگاڑنا ایک بالکلیہ مشکل بات ہوتی ہے۔ تم دفعتاً کاربن مانو آکسائیڈ تنفس میں لینا شروع نہیں کرتے یا کشش ثقل کی کمی کی وجہ سے تم تمہاری کرسی سے فضائے بسیط میں نہیں بہتے۔ سورج کی روشنی دفعتاً تمہاری آنکھوں اور جلد کو نقصان نہیں پہنچاتی، اور آکسیجن Level اِس قدر بلند نہ ہو جائے کہ تمہارے پھیپھڑوں کو جلا ڈالے۔ اِن سب کے لئے کئی ایک وجوہات ہوتی ہیں۔ بہر حال دلچسپ بات یہ ہے کہ تمام توازن جو اختیار کئے گئے ہیں اُن کے موجودہ اشکال سے، محض Big Bang کی وجہ سے ہے، جو واضح کیا جاتا ہے بطور دھماکہ کے ایک واحد نقطہ کے ذریعہ جو Zero حجم رکھتا تھا۔

اور جو رکھتا تھا اپنے میں تمام مادے کائنات کے۔

بے شمار شرائط شریک کار ہوتے ہیں تا کہ کائنات کے توازن کو قائم رکھا جا سکے۔ مثال کے طور پر، اگر کائنات کے Big Bang کے بعد پھیلاؤ کی شرح میں صرف ایک ارب کے ارب گُنا میں ایک کے لحاظ سے فرق ہوتا تو کائنات اُبھری نہیں ہوتی۔ اگر پھیلاؤ کی شرح معمولی طور پر کسی قدر اور زیادہ آہستہ ہو گئی ہوتی، تو کشش ثقل کے نتیجہ میں وہ اندرونی طور پر پھٹ گئی ہوتی۔ اور اگر کائنات کسی قدر زیادہ تیز رفتاری سے پھیل گئی ہوتی تو تمام کائناتی مادے بکھر کر غائب ہو گئے ہوتے۔ اگر فرق ایک ارب کے ارب گُنے میں ایک کا فرق دھماکہ میں ہوا ہوتا ٹھیک جبکہ رفتار ایک خاص Level تک پہنچی ہوتی، تو توازن زیر بحث بگڑ گیا ہوتا۔

اگر صرف اِن غیر معمولی باریک تبدیلیوں میں سے ایک بھی واقع ہوا ہوتا تو کائنات کب کی غائب ہو گئی ہوتی۔

ہمیں اپنے اطراف کا جائزہ لینا ہوگا۔ ہر چیز موجود ہے ایک غیر معمولی حالت میں

بغیر کسی خاص تبدیلی کے، بظاہر خاموشی کی حالت میں، اور مکمل صُورت میں، کیونکہ کائنات میں کوئی بھی چیز اتفاقات پر مبنی نہیں ہوتی۔

حقیقت میں، ہر چیز کا انحصار ایک بے عیب اور مکمل توازن پر ہوتا ہے، اور قادر مطلق اللہ نے، غیر معمولی طور پر، نازک مگر مستحکم توازن پیدا کیا ہے اور رکھ چھوڑا ہے کائنات کو قوانین کے تابع حالت حرکت میں، اللہ ہر چیز پر حکمران ہے، اور پیدا کیا ہے ایک بے عیب کاریگری اور معجزے ایک واحد دھماکہ کے ذریعہ اور عطا کرتا رہا ہے انعامات ساری اِنسانیت کو۔ آیت پیش ہے: ''جس نے بنائے ہیں سات آسمان تہ پر تہ، کیا تو دیکھتا ہے رحمٰن کے بنانے میں کچھ فرق، پھر دوبارہ نگاہ ڈال کے کہیں نظر آتی ہے تجھ کو کوئی دراڑ، پھر لوٹا کہ نگاہ دو دوبار، لوٹ آئے گی تیرے پاس تیری نگاہ ردھوکر۔'' (سورۃ الملک، 3,4)

☆ اللہ کی زبردست کاریگری ہر سو تمام اشیاء میں پھیلی ہوئی ہے

اِنسان میں تنفس کا عمل غیر شعوری اور فطری ہوتا ہے۔ ڈالفن حالت ہوش میں دانستہ تنفس کا عمل جاری رکھتے ہیں۔ اِسی لحاظ سے ہم جو چلنے کا فیصلہ خود سے کرتے ہیں، اُسی لحاظ سے ڈالفن تنفس کا فیصلہ خود سے کرتے ہیں جب وہ سطح آب پر آتے ہیں وہ 80 تا 90 فیصد حصّہ اپنے پھیپھڑوں کا ہوا سے بھر لیتے ہیں تا کہ وہ زیادہ عرصہ تک پانی میں رہ سکیں۔ اُن کے لئے سونے کے دوران تنفس کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، کیونکہ وہ اپنے بھیجہ کے دائیں اور بائیں Lobes 15,15, منٹوں کے وقفوں سے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ جب ایک Lobe سوتا ہے تو دوسرا Lobe تنفس کے عمل میں لگا رہتا ہے تا کہ ڈالفِن سطح آب پر آ کر سانس لے سکے۔

زمین پر پیچیدہ خصوصیات رکھنے والے جاندار صرف اِنسان ہی نہیں ہوتے اور بھی جاندار پیچیدہ خصوصیات رکھتے ہیں۔

ہر جگہ تحقیقات کریں اور پتہ چلائیں تو تم، بے شمار پیچیدہ گونا گوں زندگی کے اشکال آسمان میں اڑتے ہوئے یا سمندروں کی گہرائیوں میں رہتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔

وے جو پیدا کئے گئے ہیں مختلف، ہمارے لحاظ سے اور ایک دوسرے کے لحاظ

سے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر مختلف طور پر، ہوتے ہیں ایک حصّہ اللہ کی ذہانت کا، جو خالق ہے تمام محیر العقول کاموں کا اور خوبصورتیوں کا۔

اِنسان، آبی جانداروں کو آراستہ نہیں کرسکتا تاکہ وہ پانی میں تنفس کا عمل جاری رکھ سکیں یا قابل بناسکیں اُنھیں بھرلینے اُن کے پھیپھڑے ہوا سے ایک خصوصی Level تک۔

اِنسان دے نہیں سکتے کوئی ایسی چیز جو اُن کے Cerebral Lobes کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو یا اُنھیں سکھلائیں کہ کیسے کارکردکر سکے اُن نظاموں کو جن کی اُنھیں ضرورت ہوتی ہے قائم رکھنے زندگی کو جبکہ وہ نیند کی حالت میں ہوتے ہیں پانی میں۔

ویسے اِنسان کسی جاندار کو سرفراز نہیں کرسکتے کوئی بھی بہت ہی موزوں وصیلہ یا خصوصیات اُس کے مختلف ماحول میں زندہ رہنے کے لئے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو اِنسان اِن چیزوں کو خود کے لئے بھی نہیں کرسکتے۔ اِن دیئے ہوئے حقائق کے تحت، کیسے یہ بے بصیرت مواقع اور اتفاقات پورا کرسکتے ہیں وہ سب کچھ جو آج کے ترقی یافتہ ہوشمند اِنسان نہیں کرسکتے؟

نظریہ اِرتقاء، جو بنائے رکھتا ہے اتفاق کو اپنا معبود اور برقرار رکھتا ہے اِس بات کو کہ ہر چیز وجود میں آتی ہے ایک علی الحساب طریقہ سے، ہو چکا ہے پوری طریقہ سے ختم، دور حاضر کے سائنس کے اُن اظہارات کی روشنی میں جو پہلے کبھی دُنیا پیچیدہ ساختوں سے واقف نہ تھی۔ صرف قادرِ مطلق اللہ ہی زندگی دے سکتا ہے، عطا کرسکتا ہے سہولتیں جانداروں کو جو کچھ کہ اُن کو زندہ رہنے کے لئے درکار ہوتی ہیں۔ سرفراز کرتا ہے اُن کو اِنعامات سے تمام لمحات میں، ضرورت ہوتی ہے اُن کو تاثر کا اظہار کرنے اور سمجھنے اللہ کی رحم دلی کو اور اِس طرح وہ اللہ سے رُجوع ہوسکتے ہیں اور پاسکتے ہیں اللہ کی خوشنودی۔

آیت پیش ہے:

''بلاشبہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے میں اور جہازوں میں جو کہ سمندروں میں چلتے ہیں، آدمیوں کے نفع کی چیزیں اور اسباب لے کر، اور بارش کے پانی میں جس کو اللہ سبحان تعالیٰ نے آسمان سے برسایا پھر اِس

میں پھیلا دیئے، اور ہواؤں کے بدلنے میں اور ابر میں جو زمین و آسمان کے درمیان مقید اور معلق رہتا ہے دلائل توحید کے موجود ہیں اُن لوگوں کے لئے جو عقل سلیم رکھتے ہوں۔''

(سورہ بقرہ، 164)

☆ معجزاتی طور پر نیا کردہ جسم

کسی کا بھی جسم کبھی بھی ویسا نہیں ہوتا جیسا کہ وہ ایک دن پہلے تھا، کیونکہ اس کے جسم کے چند ایک خلیات نئے ہوگئے ہوتے ہیں یا ختم ہوگئے ہوتے ہیں۔ لیکن صرف روح نہیں بدلتی ہے۔ سائنس داں نے اِس بات کو ثابت کیا ہے کہ جسم کی بافتیں Tissues مسلسل دوبارہ پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اِس عمل کی صُورت میں، 20 کروڑ خلیات ہر منٹ پیدا ہوتے ہیں اور اُن خلیات کی جگہ لیتے ہیں جو مرگئے ہوتے ہیں۔ اللہ حکم دیتا ہے ایک واحد ہارمون، Throxin کو باقاعدہ طور پر ایک بے عیب مظہر جاری رکھنے کا کہ دیکھ بھال کرے جسم کی، شناخت کرے خلیات کی جو اپنی زندگی کی معیاد پوری کرچکے ہیں، احکام کو آگے بڑھاتے ہیں نئ پیداوار کے متعلقہ مقامات کے لئے۔ غرض یہ کہ جسم کے نئے ہونے کے پورے طریقہ عمل کا انحصار اِس ہارمون، Throxin پر ہوتا ہے۔ اگر وہ ہارمون مرحوم خلیات کا حساب نہ رکھ سکے اور اس طرح پیدا کرے زیادہ یا کم نئے خلیات مقابلے میں درکار نئے خلیات کے، صورت حال اِس طرح ابتر ہوجاتی ہے جو جسم کی عمر کے لحاظ سے ظاہرا حالت اور اُس کے عضویات کام کرنا روک دیتے ہیں۔ نئے خلیات کی پیدائش کی کثرت نتیجہ ہوتی ہے بے قابو عضوی نمو کا اور Tumers کی بڑھوتری کا جو بلاموت کا سبب بن جاتا ہے۔ کیا یہ منطقی لحاظ سے مناسب ہوگا یہ خیال کہ ایسے اہم عمل کے لئے جو کنٹرول میں ہوتا ہے ایک واحد ہارمون کے جو، اِرتقاپسندوں کے مطابق ایک مفروضہ کے تحت لاشعوری طور پر اتفاقات کے نتیجہ میں کارکرد ہے؟ حتیٰ کہ اگر ایسا ہو بھی، کیا یہ ایک ایسا واحد ہارمون حساب کتاب رکھ سکتا ہے کہ کس قدر خلیات مرچکے ہیں اور کتنے پیدا کرنے ہیں نئے خلیات، کمی کو پورا کرنے، نئے خلیات سے، اتفاقی لحاظ سے۔؟ یہ بات واضح ہے، ایسا ایک ہارمون اتفاق سے وجود میں نہیں آسکتا۔ اور فوری پیدائش کو، جسم میں باقاعدگی سے Manage نہیں کرسکتا ہے۔ اگر

کوئی ایسا خیال کرتا ہے کہ جسم کا مکمل اندرونی توازن ہارمون کی ملکیت ہے، جو اتفاقات کے نتیجہ میں اُبھرا ہے اور عمل پیرا ہے علم الحساب طریقہ سے، تو وہ شخص گذارتا ہے اپنی زندگی بڑی بے چینی کی حالت میں کیونکہ کسی حال اِنسانی جسم زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتا بے قاعدگی میں اور ایک ہارمون کے اُبھرنے کے انتظار میں اتفاق سے، علیٰ الحساب مداخلتوں کے ساتھ۔ علیٰ الحساب مرحلے سبب نہیں بنتے بناوٹ کے حتیٰ کہ ایک پروٹین کے ایک واحد جرثومہ خلیہ میں۔ اِنسانی جسم کے نظامس جو غیر معمولی پیچیدہ اور تفصیلی ہوتے ہیں اجازت نہیں دیتے ہیں ایک علی الحساب واقعہ کو بھی داخل ہونے اپنے میں۔ اِن تمام نظاموں کا خالق اللہ ہے، ہر وجود کا مالک ہے جو رکھتا ہے اُنھیں اپنے کنٹرول میں تمام لمحات میں۔ ''اللہ وہ ہے جو بنائے ہیں ساتوں آسمان اور زمین، اُتنا ہی اُتارتا ہے اپنا حکم اُن تمام کے اندر تا کہ تم جانو کہ اللہ ہر چیز کر سکتا ہے اور ہر شئے کو اپنے احاطۂ علمی میں لئے ہوئے ہے۔''

(سورہ طلاق، 12)

☆ غیر معمولی تفصیلات فضائے بسیط میں

جتنا ایک ستارہ بڑا ہوتا ہے اُتنا ہی تیزی سے جلتا ہے۔ اگر سورج جو ہمیں گرمی پہنچاتا ہے اور غذا مہیا کرتا ہے اور ایک لحاظ سے زندگی بھی، اگر ہوتا دس گنا زیادہ بڑا مقابلتاً جو کچھ کہ وہ حقیقت میں ہوتا ہے، وہ مر گیا ہوتا ایک کروڑ سال بعد بجائے 10 ارب سال بعد اُس کے بناوٹ کے اور اِس لحاظ سے اب ہم نہیں رہے ہوتے۔ کیونکہ اِس کو بنے کبھی کے کروڑ سال ہو چکے ہیں، اگر ہماری زمین کا مدار سورج سے قریب تر ہوتا مقابلتاً فی الوقت کے حقیقت میں، تو ہر چیز تبخیر کر کے غائب ہوگئی ہوتی۔ اور اگر ہمارا زمینی مدار سورج سے زیادہ دور ہو گیا ہوتا، تو ہر چیز برف سے ڈھکی ہوتی۔ چونکہ سورج رکھتا ہے معیاری جسامت اور وہ زمین سے معیاری فاصلہ پر ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ ہماری زندگی کی ہمارے سیارہ (زمین) پر سپورٹ کرتا ہے۔ اگر زمین صرف 1% آگے رہی ہوتی سورج سے یا 5% قریب تر رہی ہوتی اِس سے، ہمارا سیارہ رہائشی نہیں رہا ہوتا۔ Percentages جو زیر بحث ہوتے ہیں، بالکلیہ معمولی ہوتے ہیں جب کوئی کائنات میں کافی بڑے بڑے نمبرات کے

بارے میں غور کرتا ہے۔ مثلاً ہم Venus کے بارے میں غور کرتے ہیں۔ سورج کی گرمی پہنچتی ہے Venus تک۔ یہ سیارہ مقابلتاً زمین کے فوری طور پر زیادہ قریب ہوتا ہے سورج سے۔ سورج کی روشنی ہمارے تک پہنچنے سے صرف دو منٹ پہلے Venus تک پہنچتی ہے۔ جو جسامت اور ساخت کی اصطلاح میں Venus کافی حد تک زمین سے مشابہت رکھتی ہے۔

بہر نوع ایک چھوٹا سا فرق ہر سیارہ کے مدار کے فاصلہ میں ایک امتیازی فرق پیدا کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ Venus کے سطح کی تپش 470° c تک پہنچتی ہے جو اِتنی زیادہ ہوتی ہے کہ سیسہ کو پگھلا دے۔ اِس کے علاوہ، اِسکی سطح پر کرہ ہوائی کا دباؤ زمین کے سطح پر کے کرہ ہوائی کے دباؤ کا 90 گنا ہوتا ہے، یہ ایک حقیقت ہے جو اِنسانی زندگی کو Venus پر ناممکن بنا دیتی ہے۔

اگر اللہ چاہتا تو پیدا کر سکتا تھا زندگی ہر ایک سیارہ پر۔ بہر حال، اللہ نے چاہا ایسا کرنے صرف زمین پر، پیدا کرتے ہوئے کئی ایک Factors کو جن کا انحصار بہت ہی حساس توازنون پر ہوتا ہے، اگر حتیٰ کہ اِن توازنوں میں سے کسی توازن میں بگاڑ آتا ہے تو اِنسانی زندگی زمین پر ناممکن ہو جاتی ہے۔ بہر کیف، چونکہ اللہ نے پیدا کیا ہے اِن تمام بے عیب مکمل توازنون کو اور اِن کی نگہبانی کرتا ہے ہما اوقات، اِس لئے ہمارا سیارہ قائم ہے ایک بے عیب تخلیق کی حالت میں۔

آیت پیش ہے:

''وہ پھاڑ نکالنے والا صبح کی روشنی کا اور اُس نے رات بنائی ہے آرام کیلئے اور سورج و چاند حساب کے لئے، یہ اندازہ رکھا ہوا (قانون) ہے زور آور خبردار کا۔''

(سورۃ ال۔ انعام، 96)

☆ اِنسانی بھیجہ کا شاندار اعصابی جال

the human brain neural network

گلوبل ٹیلی کمیونیکیشن نٹ ورک جو لکھوکھا ٹیلیفون کالس کو قابل بناتا ہے ہونے کارکرد ایک ساتھ، ہے ایک حیرت انگیز ایجاد۔ تاہم ایک شخص کے بھیجہ میں پائے جانے

والے اعصابی نٹ ورک کے مقابلہ میں، یہ ٹیلی کمیونیکیشن نٹ ورک بالکلیہ معمولی نظر آتا ہے۔ایک اِنسانی بھیجہ اوسطاً 100 ارب Neorons رکھتا ہے۔ہم اِس برتری کو واضح کرنے کے لئے ذیل کی مثال کا حوالہ دیتے ہیں تاکہ بھیجہ کے نٹ ورک سسٹم کو زیادہ بہتر انداز میں سمجھا جاسکے: اگر بھیجہ کے Neorons رکھے جاتے سِرے کو سِرے سے ملا کر تو وے کئی لاکھ کیلومیٹر فاصلے پر پھیل جاتے ہوتے۔ یہ غیر معمولی نٹ ورک ہوتا ہے ایک اہم وجہ جبکہ سائنس داں بیان کرتے ہیں کہ بھیجہ کائنات کے زبردست رازوں میں سے ایک راز ہے۔

وہاں بھیجہ میں تقریباً 100 کھرب مقامات ہیں جو Synapses کہلاتے ہیں۔

Synapses پر کیمیائی طریقہ ہائے عمل ہوتے رہتے ہیں۔ایک جسمانی خلیہ ایک تعلق قائم کرسکتا ہے بھیجہ کے ہزار الگ الگ خلیوں سے استعمال کرتے ہوئے اِن Synapses کو۔اِس تعلق سے نتائجی معلومات کے حاصل ہونے کے طریقہ عمل کی تیزی، صحیح معنوں میں حیرت انگیز ہوتی ہے—ایک واحد databyte، ایک لاکھ Neorons کو ایک ہی وقت میں پہنچ سکتا ہے۔ جہاں ایک Byte، ایک یونٹ معلومات کو ظاہر کرتا ہے۔ ہر یونٹ، 8 Bits کے برابر ہوتا ہے۔

نتیجہ میں، بھیجہ لکھوکھا بار زیادہ تیز رفتار ہوتا ہے مقابلہ میں بہت ہی ترقی یافتہ کمپوٹر کے۔ IBM. ٹکنالوجی کے ہدایت کار مسّی ڈاکٹر کرِی برنسٹین کا کہنا ہے کہ یہ بات ممکن نہیں دکھائی دیتی ہے کہ سائنس بنا پائے ایک اِسی طرح کی ایک مشین جو اِسی قسم کی رفتار اور خصوصیات رکھے۔ بے شک یہ ناممکن ہے بنانا ایسا ایک قابل فہم نٹ ورک، جو بستہ ہو سکے ایک چھوٹی سی جگہ میں، رکھ سکے بے شمار کنکشنس اور تب اِس بات کی ضمانت رہے کہ وے کام پورے طور پر کرسکیں ایک سکنڈ کے ہزارویں حصّہ میں۔ اِس پرفکٹ سسٹم کی پیدائش جو رہا ہے ہر انسان میں، ہے بعید انسانی صلاحیت کے۔

بھیجہ، یہ قابل فہم اور تفصیلی معجزہ پیدا ہوا تھا تاکہ لوگ جان سکے اِس صداقت کو کہ یہ بڑا عطیہ قادر مطلق اللہ کی ملکیت ہے، جو مہیا کرتا ہے ہر قسم کے انعامات بغیر کسی مطالبہ کے، کسی بدلہ کے۔ وجود اِس زبردست شاندار تخلیق کا ایک اور بار پیش کرتا ہے ہمارے

پروردگار کی بڑائی اور اُس کی عظمت کو۔

آیت پیش ہے:

"اور ہم نے بنایا ہے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے، پھر ہم نے رکھا اُس کو پانی کی بُوند کر کے ایک جمے ہوئے ٹھکانہ میں، پھر بنایا اُس بوند سے لہو جما ہوا، پھر بنایا اس جمے ہوئے لہو سے گوشت کی گلٹی، پھر بنائیں اِس گلٹی سے ہڈیاں، پھر پہنایا اِن ہڈیوں پر گوشت، پھر اُٹھا کھڑا کیا اس کو ایک نئی صُورت میں، سو بڑی برکت اللہ کی ہے جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔"

(سورۃ المومنون، 14-12)

☆ پنکھ جو ایک سکنڈ میں 500 بار مارتے ہیں

مچھر اپنے پنکھ 500 بار فی سکنڈ کے حساب سے مارتا ہے، اِنسان اپنے بازو پنکھ کی طرح ایک بہت ہی محدود حد تک ہلا سکتا ہے اُسی معینہ وقت میں۔

اگر سائنس داں کبھی بنا سکتے ہیں اِس قسم کا طاقتور میکانیزم، جو غیر معمولی رگڑ کی وجہ سے جلد ہی جل اُٹھتا ہے۔ اور پھر بھی ایک مچھر اِس کارنمایاں کو جب تک زندہ ہے کرتا رہتا ہے، اُڑتے ہوئے تیز رفتاری کے ساتھ اُسی سمت میں جس کا وہ انتخاب کرتا ہے اور اُس وقت تک کے لئے جیسا کہ وہ خواہش رکھتا ہے۔ اِس کے علاوہ اِس کو عطا کی گئی ہے غیر معمولی قوت اِرادی اور Landing صلاحیتیں۔

ایک مچھر کو ضرورت ہے High Level کی آکسیجن کی مارنے پنکھوں کو اُسی غیر معمولی رفتار سے۔ اِس لئے وہ رکھتا ہے ایک تنفّسی گذرگاہ جو بالراست اُس کے جسم میں واقع ہر خلیہ تک پہنچتی ہے۔ چونکہ یہ Passage بلا واسطہ ربط ہے باہر کی ہوا سے، اِس کے خلیے آکسیجن کے تبادلہ میں مصروف رہتے ہیں بغیر کسی درمیانی واسطہ کے۔ جس کے نتیجہ میں ایک مچھر کبھی تھکتا نہیں ہے۔

پیدا کرکے ایسے پنکھ ایک مخلوق میں جو جسامت میں اس قدر کم ہوتا ہے، ساتھ میں باہم تنفّسی نظام کے، جو یہ سب کچھ ممکن بناتا ہے، ہے ایک مظہر اللہ کی حیرت انگیز کاریگری کا۔ کوئی بھی اتفاق نہیں پیدا کرسکتا ہے ایسا پرفکٹ میکانیزم، ایسے ایک پیچیدہ زندگی کی شکل میں

اور عطا کر سکتا ہے اِسے ایک جوڑ پنکھ کے جو نہیں آ سکتا ہے وجود میں علی الحساب مراحل سے گذر کر جیسا کہ ڈارون نے تجویز کیا تھا عرصہ پہلے۔

’’وہ آپ کا بدلہ اُن سے خود لے لیگا، یاد رکھو کہ جتنے کچھ آسمانوں میں ہیں اور جتنے کچھ زمین میں ہیں (جن واِنس اور فرشتے) یہ سب اللہ ہی کے مملوک ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکاء کی عبادت کر رہے ہیں، خدا جانے کس کا اِتباع کر رہے ہیں؟ محض بغیر سند کے خیال کا اتباع کر رہے ہیں اور محض قیاسی باتیں کر رہے ہیں۔‘‘ (سورہ یونس، 66)

☆ Smell کو سمجھنے کا مکمل نظام

جب تم گہری سانس لیتے ہو، تم ایک ساتھ مختلف Smell کو سمجھتے ہو، مثال کے طور پر، کافی جو تم پی رہے ہوتے ہو، پکوان جو کچن میں ہو رہا ہوتا ہے، تازے پھول جو گلدستے میں لگے ہوتے ہیں اور دھواں پکوان کے دوران پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔ باوجود الگ الگ Smell ہونے کے پھر بھی تم انفرادی طور پر سمجھتے ہیں، کیونکہ تمہاری ناک تشریح کرتی ہے ہر بُو کی، وہ پہچانتی ہے 30 سیکنڈس میں اور اِس طرح تم تمیز کر سکتے ہو تین ہزار Scents میں سے۔

پیامات جو آتے ہیں کئی ایک Scents سے، منتقل ہوتے ہیں چند ہی منٹوں میں لکھوکھا Bytes اور Bits معلومات کے تمہارے ناک کے خلیوں میں۔ رفتار جو یہاں عمل پیرا رہتی ہے غیر معمولی ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک سکنڈ کے ہزارویں حصّہ میں، بغیر کسی غلطی کے لکھوکھا معلوماتی ٹکڑے حرکت کرتے ہیں ایک خلیہ سے دوسرے خلیہ کو کم سے کم وقت میں، یہ طریقہ عمل موقع دیتا ہے تم کو شناخت کرنے کا ایک Smell کو بہت ہی جلدی سے۔ اِس کے علاوہ، پہچان اور ترتیب منتقل شدہ معلومات، اور بڑھاتے ہیں Scent کی حساسیت کو۔ تمیز کرنا اور جاننا Smells کو مزید اضافہ کرتا ہے Scent کی حِساسیت کو ناک میں۔

یہ بے عیب منتقلی کا غیر معمولی طریقہ عمل کو ہم اِس طرح وضاحت کرتے ہیں:

ہمیں خیال کرنا ہوتا ہے کہ ایک مخصوص معلومات کا ٹکڑا لے جایا جاتا ہے کوئی 10 لاکھ ٹیلیفون لائنس کے ساتھ اور یہ لائنس کی تعداد گھٹ کر ایک ہزار ہو جاتی ہے۔ ایسی صُورت میں، زیادہ تر احتمال ہوتا ہے، کہ اِس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ کتنا ہی ترقی یافتہ

ٹکنالوجی استعمال ہو رہی ہو، ایک نقصان یا غلطی اصلی معلومات میں وقوع پذیر ہوتی ہے۔

تاہم Scent کے خلیات جاری رکھتے ہیں اُسی کام کو (ایک لحاظ سے) بغیر کسی غلطی کے جب تک کے ہم زندہ رہتے ہیں۔ یہ حقیقت کہ ہم تماس میں آتے ہیں Scents کی ایک بڑی تعداد سے تو اُس وقت ہمیں اُن کو ایک دوسرے سے الگ رہنے کی ہدایت دینے سے نہیں روکتے، اِس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ کتنے زیادہ ہوتے ہیں، ہم اُن کو ایک دوسرے سے بالکلیہ آسانی کے ساتھ تمیز کر لیتے ہیں۔ حقیقت میں ہر ایک رکھتا ہے ایسا ایک حیرت انگیز نظام جو کبھی ہم کو دکھائی نہ دے سکا ہو تعجب خیز۔ ایک شخص نہیں پاتا ہے کوئی بات انوکھی ایک گلاب کی بُو پہچان لینے میں یا کافی کی بُو۔۔۔۔۔۔اور کبھی حیرت میں نہ رہ سکا ہو بارے میں مختلف مرحلوں کے جو پیش آتے ہیں پہچاننے میں ایک مخصوص پھل کی بُو کو۔ تاہم ناک کے بُو کی حِس سے متعلقہ رقبہ کے پیچیدہ سسٹمس جو وجود رکھتے ہیں اِن کیفیات سے گذرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ ایسا چاہتا ہے اور کنٹرول کرتا ہے اُس کے بے عیب عمل کو، یہ ہوتے رہتا ہے ہر کسی کی زندگی تمام میں۔

’’یہ جاننے والا چُھپے اور کھلے کیفیات کا زبردست رحم والا ہے، جس نے ہر چیز خوب بنائی ہے اور شروع کی ہے انسان کی پیدائش ایک گارے سے۔‘‘

(سورہ سجدہ، 6,7)

☆ جراثیم میں اعلیٰ تفصیلات

زمین پر زندگی، بغیر جراثیم کے ناممکن ہوتی ہے۔ تمام کچرا ہم پھینک دیتے ہیں کہیں زمین پر۔ یقیناً وقت کے ساتھ یہ کچرا تحلیل ہو کہ سڑگل جاتا ہے، اور جراثیم کی وجہ سے غائب بھی ہو جاتا ہے۔ اِس لئے، یہ سارا کچرا مختلف طریقہ ہائے عمل سے گذارا جاتا ہے تا کہ کسی نہ کسی لحاظ سے، اِسے استعمال کے قابل بنایا جاسکے۔

جراثیم مُردہ مادے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ دیتے ہیں، اِن ٹکڑوں کو بعض جاندار بطور غذا کے بھی استعمال کرتے ہیں۔

بعض جراثیم پانی کو خالص کرتے ہیں، ہماری زمین کو ذرخیز بناتے ہیں، یہ ہمارے

آنتوں میں کارآمد وٹامنس پیدا کرتے ہیں، یعنی جو کچھ کہ ہم غذا اِستعمال کرتے ہیں اُنھیں کارآمد شکر اور کاربوہائیڈریٹس میں بدل دیتے ہیں اور ساتھ نقصان دہ جراثیم سے مقابلہ کرتے ہیں جو ہم غذاؤں کے ساتھ انجانے میں لے لیتے ہیں۔ نائٹروجن کی تثبیت، جو زمین کے لئے بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے، بالکلیہ جس کا اِنحصار جراثیم پر ہوتا ہے۔ جراثیم نائٹروجن کو ہَوا سے لیتے ہیں اور اِس کو Nucleotides اور Aminoacids میں بدل لیتے ہیں، جو ہمارے جسم کے بلڈنگ بلاکس میں ہوتے ہیں۔ یہ حقیقت میں ایسا حیرت انگیز طریقہ عمل ہے جو کسی اور جاندار سے نہیں چلایا جاسکتا ہے۔ جراثیم بغیر کسی اِنسانی کوشش کے اِس طریقہ عمل کو اِنتہائی خوش اسلوبی سے چلاتے ہیں، دیکھا جائے تو صنعتی ٹکنکس کے استعمال سے 500°c پر اور نارمل دباؤ کا 300 گُنا دباؤ کے تحت ہی اِسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جراثیم ہمارے تنفس کے دوران ہمیں آکسیجن مہیا کرتے ہیں۔ صحیح معنوں میں زیادہ تر آکسیجن خوردبینی جراثیم شعاعی ترکیب کے دوران مہیا کرتے ہیں۔

Cyanobacteria، ---------اور دوسرے خوردبینی جاندار جو سمندروں میں بھرے رہتے ہیں، ڈیڑھ سو ارب کیلوگرامس (361 ارب پونڈس) آکسیجن ہر سال پیدا کرتے ہیں۔

زندگی کیوں اس زمین پر قائم ہے؟ اس سوال کے کئی ایک جوابات میں سے ایک جراثیم کا وجود ہے۔ جراثیم پورے طور پر ڈارون کے نظریہ کی تردید کرتے ہیں۔ اِس طرح کہ ڈارون اپنے نظریہ کی بنیاد صرف قیاسات پر رکھتا ہے۔ اُس کا قیاس تھا کہ زندگی کی شروعات سادہ ترین اشکال سے ہوئی تھی۔ لیکن 21ویں صدی کی ٹکنالوجی یہ بات واضح ثبوت کے ساتھ پیش کرتی ہے کہ ابتدائی دور میں اور آج بھی زندگی جراثیم کی شکل میں پیچیدہ خصوصیات اور صلاحیتوں کے ساتھ کبھی بھی وجود میں نہیں آسکتی تھی اتفاقات سے یا دفعتاً پیدائش سے۔ حقیقت میں نظریہ اِرتقاء ٹھیک سے کبھی حساب نہیں دے سکا ہے جراثیم کے علی الحساب اور اتفاق سے اُبھرنے کے مفروضہ کا۔ یہ تمام اللہ کی کاریگری کے مظاہر ہیں۔ کیونکہ اللہ ابتدا سے پیدا کرتا رہا ہے جراثیم کو بھی اِس دُنیا میں حیرت انگیز پیچیدگیوں اور مکمل

ساختوں اور بے عیب صلاحیتوں کے ساتھ۔ یہ بات واضح رہی ہے کہ کیسے یہ ایک واحد خلیہ جو سمجھا جاتا تھا زندگی کے سادہ ترین شکل کے طور پر اصل میں پیچیدہ ساختوں اور صلاحیتوں کا حامل رہا تھا۔ اللہ ہم کو یاد دلاتا ہے کہ ہم زندہ رہتے ہیں ضرورت میں ایک واحد خلوی شکل میں، کیونکہ اللہ نے اِس میں زندگی کی ساری صلاحیتیں ایک خلیہ میں بھی رکھ چھوڑی ہے۔

اِس بات سے ہم سبق لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں حاصل کرنے اللہ کی خوشنودی اور جنت کو، اور قدردانی کرتے ہیں اللہ کی کیونکہ اُس نے پیدا کیا ہے ہر چیز کو ایک بلند تر مقصد کی خاطر۔ ''اور اُسی کے پاس ساری کنجیاں ہیں غیب کی کہ اُن کو کوئی نہیں جانتا ہے اس کے سوا اور وہ جانتا ہے جو کچھ کہ جنگل اور دریا میں ہے، اور نہیں جھڑتا کوئی پتہ مگر وہ جانتا ہے اُس کو اور نہیں گرتا ہے کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کتاب مُبین میں ہے۔'' (سورہ انعام، 59)

☆ آسمان اور زمین میں خوبصورتی

کائنات کے ابعاد اور فاصلے اِنسانی سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔ اعداد جو بڑے ہوتے ہیں زمینی اصطلاحوں میں، حقیقت میں ہوتے ہیں بہت ہی چھوٹے جب کائنات بحیثیت کُل کے قابل غور ہوتی ہے۔ مثلاً کائنات، بطور اندازہ، کوئی تین سو ارب کہکشاں اپنے میں رکھتی ہے۔ ہماری اپنی کہکشاں (Milky way) محض ایک ایسی کہکشاں ہے جو اپنے میں قریب ڈھائی سو ارب ستارے رکھتی ہے۔ اِن ستاروں میں سورج ایک اوسط جسامت کا ستارہ ہے جو زمینی قطر کا 103 گُنا بڑا قطر رکھتا ہے۔ ہماری کہکشاں کا Alpha Centauri نامی ستارہ، سورج سے اٹھتّر ہزار کیلومیٹر (48,467 میل) دور واقع ہے۔ یہ ستارہ، دیگر ستاروں کے مقابلہ میں سورج کے قریب ترین واقع ہوتا ہے۔

فضائے بسیط (Space) اور اِس میں موجود اربوں کہکشاؤں کے راز اب بھی ایک سربستہ راز ہیں، حرکت پذیر اُن کے معینہ راستوں میں اور ایک دوسرے پر، اپنی اپنی زبردست کشش ثقل قوتوں کے تحت اثر انداز ہوتے ہیں، وسیع پیمانوں کے ساتھ مصروف عمل ہیں اِس شاندار کائنات میں، اِس کے تمام اجزاء ایک تقدیر کے مطابق باعمل ہیں جو اُن پر

مقدر کر دیا گیا ہے۔ ہر ایک کی گردش، محوری گردش، تپش اور فاصلے متعین کئے گئے ہیں اللہ کی نظر میں، جو پیدا کرتا ہے ایک ننھی سی مخلوق، جو خالی آنکھ کو نظر نہیں آتی ہے، زمین کی گہرائی میں۔ ایک وہ جو مقرر کرتا ہے اُس کی تقدیر اور ہوتا ہے وہ ایک جو کرتا ہے لاجواب تخلیق زبردست ستاروں کی اور رکھتا ہے اُن تمام کو مسلسل اپنی نگہبانی میں۔ اللہ اپنی طاقت اور عظمت کا مظاہرہ کرتا ہے اُس کی پیدا کردہ کائنات کی ہر چیز میں۔

اِس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ کیا ہم مطالعہ کرتے ہیں زمین پر اور آسمانوں پر، ہم ہمیشہ سامنا کرتے ہیں اُس کی زبردست اور حسین کاریگری کا، کوئی بھی وجود کوئی بھی صفت حاصل نہیں ہوسکتی ہے اِتفاق سے، یا برقرار رکھ سکتی ہے جو موجودہ آرڈر اور توازن کو اتفاق سے، کیونکہ یہ تمام ایک زبردست قوت اور لامحدود ذہانت کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ یہ قادر مطلق اللہ ہے جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔

☆ چیونٹی کا عمدہ اعصابی نظام

ایک چھوٹی سی چیونٹی اپنے میں پانچ لاکھ اعصابی خلیے رکھتی ہے، یہ ہوتی ہے ایک بڑی نشانی جو لیجاتی ہے تم کو ایمان کی طرف۔ حتٰی کہ ایسی مخلوق جیسا کہ چیونٹی ہے کوئی اور دوسرا مقصد نہیں رکھتی ہے زندگی میں سوائے زندہ رہنے کے اور غذا ذخیرہ کرنے کے، اللہ نے ایک مکمل ساخت کے ساتھ اِسے پیدا کیا ہے۔ ایک بہتر کمیونیکیشن سسٹم اور غیر معمولی اعصابی نٹ ورک اپنے میں رکھتی ہے۔ چیونٹی اپنے شکار کو پانے کے لئے مختلف کمیونیکیشن کے طریقے استعمال کرتی ہے۔ چیونٹی ایک دوسرے کو Follow کرتے ہیں، بناتے ہیں اُن کے اپنے گھونسلے، اور وقت پڑنے پر دشمنوں سے مقابلہ کرنے سے نہیں چُوکتی۔

شکر ہے اُن کی اعلیٰ صلاحیتوں کا، وہ ایک بہتر طریقہ سے زندگی گذارنے کے قابل ہوتے ہیں بغیر کسی مدد کی ضرورت کے۔

تاہم چیونٹی پورے طور پر اپنے پانچ لاکھ اعصابی خلیوں کی موجودگی سے ناواقف رہتے ہیں۔ نہ تو سائنس داں اور نہ علی الحساب اتفاقی واقعات عطا کرسکتے ہیں چیونٹی کو یہ قابل فہم سہولت تاکہ یہ اپنا جینا جاری رکھ سکے۔ ڈارون کے لحاظ سے علی الحساب تبدیلیاں

پیدا نہیں کرسکتے ہیں ایک واحد خلیہ، چیونٹی کے اِس شاندار نظام میں۔ اتفاقات جان نہیں پاسکتے کہ کیا ایک جاندار کو ضرورت ہے سمجھنے اور کہاں سے پانے کی، اور اِس طرح وہ نہیں پیدا کرسکتے ہیں ایک نیا جسمانی سسٹم۔ مان لیا گیا ہے کہ ارتقاء پسندوں کے تجویز کردہ اِرتقائی میکانیزمس صرف نقصان پہنچا سکتے ہیں موجودہ پیچیدہ نظام کو، لاشعور کے اتفاقات سبب نہیں بن سکتے اِس خاص نظام کے پیچھے۔ چیونٹیاں ہمیشہ رکھتی رہی ہیں یہ قابل فہم اعصابی نٹ ورک، کیونکہ وے، مثل دوسرے جانداروں کے، ہوتے ہیں کاریگری ہمارے پروردگار کی، جو ظاہر کرتا ہے اپنی عظمت اور شان ہر تفصیل میں، دیتا ہے زندگی کو تمام ضروری اشیاء، اور نمائش کرتا ہے اُس کی زبردست کاریگری کی بہت ہی عمدہ شکل میں حتٰی کہ ایک واحد خلیہ کی شکل میں بھی۔

آیت پیش ہے:

"وہ ذات بہت عالیشان ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اِس آسمان میں ایک چراغ اور نورانی چاند بنایا اور وہ ایسا ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے بنائے اور یہ دلائل اُس شخص کے لئے ہیں جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے"۔ (سورۃ الفرقان، 61,62)

☆ زمین کی جسامت

جب لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور چلنا شروع کرتے ہیں، وے کوئی دباؤ اوپر یا نیچے کی جانب نہیں محسوس کرتے۔ بیٹھنا، چلنا اور دوڑنا ہوتے ہیں بہت ہی نارمل افعال۔ تاہم ہر دفعہ جب لوگ مصروف رہتے ہیں اِن افعال میں وے بالکلیہ طور پر ناواقف رہتے ہیں کہ وے مزاحمت کر رہے ہوتے ہیں ایک بہت ہی طاقت ور کشش ثقل کی قوت سے۔ اِس کے لئے سب سے زیادہ اہم وجہ ہوتی ہے زمین کی جسامت۔ اگر زمین کسی قدر قدرے چھوٹی ہوتی تو کشش ثقل بہت ہی کمزور ہوتی، زمین کے کرہ ہوائی کا دباؤ کل کا ایک حصّہ رہتا اور وہ بھی غائب ہوگیا ہوتا، اور ہم قابل نہ رہ پاتے مستحکم بیٹھنے، کھڑے رہنے، چلنے اور دوڑنے کے افعال میں اِس دُنیا میں۔ اگر زمین موجودہ جسامت سے زیادہ بڑی ہوتی، تو

کششِ ثقل قابل لحاظ طور پر بڑھ جاتی اور مختلف زہریلی گیس ہمارے کرہ ہوائی کو مہلک کردیتی، حتیٰ کہ اگر ہم اپنے آپ کو اِن Gases سے محفوظ رکھنے کے سادھن جُٹا بھی لیتے تو بھی ہم حرکت کرنے کے قابل بھی نہ ہوتے تاہم ایسی مشکل کبھی نہیں پیدا ہوتی ہے کیونکہ زمین کی جسامت ایک خاص طرز میں اِس طرح بنائی گئی ہے کہ اِنسان اور دیگر جاندار کی زندگی محفوظ رہے۔شرائط جو باہم مل کر اِتنے نازک ہوتے ہیں کہ وہاں پر کوئی راستہ نہیں تھا حتیٰ کہ کوئی شرط آسکے اتفاق سے۔سائنس داں نے حساب لگایا کہ ایسے کسی واقعہ کے اتفاق کا ہونا ہوتا ہے 10^{123} میں 1 کا امکان۔صاف ظاہر ہے کہ حادثاتی بناوٹ ایک ماحول کی جو موزوں ہو زندگی کے لئے ناممکن بات ہوتی ہے۔

اگر اللہ ایسا چاہتا ہوتا، وہ بنا سکتا تھا ہر ستارے اور سیارے کو سازگار زندگی کے لئے تو ترتیب دیا ہوتا مادوں کو اِسی طرح کہ جاندار نہیں رکھتے ہوتے کوئی ضرورت کھانے پینے کی، سانس لینے گیسوں کو مخصوص تناسب میں یا کششِ ثقل یا سورج کی۔مگر، جس نے پیدا کیا ہے تمام کو جو وجود رکھتے ہیں، چاہا ہے لانے باہم تمام تعجب سے بھری تفصیلی شرائط کے جو ضروری ہیں زندگی کے لئے یاد دلانے لوگوں کو کہ اللہ پیدا کرتا ہے اور نگہبانی کرتا ہے ہر چیز کو اور دیا ہے ہمیں موقع سراہنے اُس کی لامحدود طاقت کو اور یقین رکھنے اِس بات کو کہ لوگوں کو لوٹ کر جانا ہے اُس کے پاس حساب کتاب کے لئے۔

"ایسی ذات ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی حکومت حاصل ہے اور اُس نے کسی کو اپنی اولاد قرار نہیں دیا ہے اور نہ کوئی اُس کا شریک ہے حکومت میں اور اُس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور پھر سب کا الگ الگ انداز رکھا ہے۔" (سورۃ الفرقان،2)

☆ اِنسانی آنکھ میں شاندار اور حیرت انگیز تفصیلات

حتیٰ کہ جب تم تمہارے ہاتھ میں پن کو دیکھتے ہو صرف چند ایک لمحات کے لئے، تمہاری آنکھ میں کئی ایک طریقہ ہائے عمل وقوع پذیر ہوتے ہیں، جس کے نتیجہ میں تم پن کو دیکھ سکتے ہو۔

روشنی پن سے منعکس ہو کر آنکھ کے Cornea اور Pupil اور تب عدسہ سے گذرتی

ہے، گذرنے کے دوران روشنی کے حساس خلیات الکٹریکل سگنلس میں بدل کر Nerve کے خاتمہ تک بطور Impulses کے منتقل ہو جاتے ہیں۔

Retina تک پہنچنے والا خیال اُلٹی شکل اختیار کر لیتا ہے اور پھر بھی بھیجہ اِسکی ترجمانی کرسکتا ہے اور فراہم کرتا ہے، ایک نارمل خیال جمع کرتے ہوئے علیحدہ خیالات کو جو دونوں آنکھوں سے آتے ہیں، شناخت کرتے ہوئے تمام خصوصیات Pen کے، رنگ، فاصلہ وغیرہ کے۔آنکھ یہ سب کچھ کر گذرتی ہے ایک سکنڈ کے دسویں حصّہ سے بھی کم وقت میں۔

یہی طریقہ ہائے عمل وقوع پذیر ہوتے ہیں بھیجہ میں آیا تم دیکھتے ہو ایک چھوٹے سے Dot کو یا ایک جہاز کو، اور نتیجہ میں جو خیال بنتا ہے وہ ہوتا ہے اعلیٰ میٹر کے نقطہ میں۔تم کبھی بھی یقین نہیں کر سکتے کہ تمہارے ہاتھ کا پن ہے قریب تمہارے یا ایک دور واقع جہاز جو تمہارے Pen سے کافی بڑا ہوتا ہے، جسامت اُس جگہ کی جہاں یہ خیالات بنتے ہیں ٹھیک یکساں ہوتے ہیں۔تاہم وہاں ہوتی ہے ایک سمجھ فاصلے کی ہر چیز میں جن کو تم دیکھتے ہو، کیسے تم کسی کو دیکھتے ہو اِس قدر آسانی سے جیسے بڑھانا تمہارا ہاتھ پکڑنے ایک گلاس کو؟ کس نے پیدا کیا ہے یہ بے عیب عضو— آنکھ، جو آراستہ ہے ناقابل تصور بہترین تفصیل کے ساتھ اور جو قابل بناتی ہے بھیجہ کو دیکھنے ایک Object کو کہ وہ کہاں ہے اور پوری تفصیل کے ساتھ۔

یہ غیر معمولی پیچیدہ اِنسانی آنکھ صرف اللہ کے زبردست کاموں میں سے ایک ہے

☆ بھیجہ کے اعلیٰ اعصابی خلیات

ہر چیز جو تم کرتے ہو، سوچتے ہو، کہتے ہو، سُنتے ہو یا محسوس کرتے ہو، پہلے وقوع پذیر ہوتی ہیں بھیجہ کے اندر۔جو اعصاب بھیجہ کی ملکیت ہوتے ہیں، Neurons کہلاتے ہیں۔یہ Neurons اِس طرح کی خبر رسانی کو ممکن بناتے ہیں۔ایک اوسط Neuron '10 Microns کے مجموعی سائز کے برابر ہوتا ہے۔جہاں ایک Micron سائز میں 0.001 ملی میٹر (ممبر) کے برابر ہوتا ہے۔یہ Neurons سائز میں اِتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ اوسط سائز کے پچاس Neurons Fit ہوجاتے ہیں ایک نقطہ میں جو انگلش زبان میں Period کہلاتا ہے جو ہر جملہ کے ختم پر بطور ایک نقطہ کے بنا ہوتا ہے۔بھیجہ ایک اندازے کے لحاظ سے 100 ارب

Neurons اپنے میں رکھتا ہے۔ اِن تمام کو شمار کرنے میں 3171 سال درکار ہوتے ہیں۔ اگر اِن کو ایک کے بعد ایک رکھا جاتا تو وے ایک ہزار کیلومیٹر (621.4 میل) تک پھیل جاتے۔ ایسے جسم کے ایک وسیع ترسیلی نٹ ورک کی موجودگی، ایک ایسے عضو میں، (بھیجہ میں) جو نمائندگی کرتا ہے ایک اِنسانی جسم کے 2.0 فی صد وزن کی، یہ یقینی طور پر ایک تعجب سے بھرپور معجزہ ہے۔

حتّٰی کہ اگر ہم لائے ہوتے باہم تمام اِنسان سے بنی ہوئی ترسیلی نٹ ورکس کو، ہم کبھی نہ حاصل کر پاتے اِتنا با قاعدہ، پیچیدہ، بے عیب اور تیز رفتار سسٹم جو ہم اِنسانی بھیجہ میں رکھتے ہیں۔ ہر بھیجہ کا ترسیلی نٹ ورک سسٹم ہر حال میں ایک نا قابلِ یقین کارکردگی کی حالت میں رہتا ہے۔ حتّٰی کہ اقل ترین حرکت جو ہم خواہشمند ہوتے ہیں کرنے کے وہ پیدا ہوتی ہے بڑی خوش اسلوبی سے۔ کوئی بھی ٹکنالوجی دُنیا کی مقابلہ نہیں کرسکتی اِس زبردست پیچیدہ باہمی تعاون عمل سے جو ظاہر ہوتا ہے بھیجہ میں، ہر شخص کو دیا گیا ہے یہ بے عیب ترسیلی نظام جبکہ وہ مادرِ رحم میں تھا۔

اگر حتّٰی کہ ایک چھوٹا سا جز اِس کامل سسٹم کا خراب ہوجاتا ہے یا ایک واحد Neuron مناسب طور سے کارکرد نہیں ہو پاتا تو بھیجہ کا الکٹریکل منتقلی کا ترسیلی نظام خراب ہوسکتا ہے، جس کا نتیجہ محسوس کرنے اور حساسیت کے نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

ایسی صُورت میں کوئی علی الحساب واقعہ جو وقوع بذیر ہوتا یہ ایسی غیر معمولی نازک سسٹم میں وہ کئی اور طرح کی خرابیاں پیدا کرتا ہے بھیجہ میں یا حتّٰی کہ بھیجہ کے تمام Cerebral Functions کو ناکارہ کردیتا ہے۔ دیئے گئے اِن حالات میں، کیسے یہ بے مثال ترسیلی نٹ ورک جس کے پوشیدہ راز کا پردہ ابھی تک فاش نہ ہوسکا ہے، دوبارہ کارکرد بنایا جاسکتا ہے اتفاق سے۔؟

یہ غیر معمولی بھیجہ کی ساخت اللہ کی ملکیت ہے، جو بڑی قدرت اور عظمت والا ہے ہمارا پروردگار، پیدا کرتا ہے تمام جاندار خلیوں کو اور بناتا ہے اُنھیں ایک ذریعہ جن کی وجہ سے زندگی عطا کی جاتی ہے۔

''تو کہہ ملک میں پھرو، پھر دیکھو کہ اللہ نے مخلوق کو کس طرح اول بار پیدا کیا ہے۔

پھر آخری بار بھی پیدا کریگا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے'' (سورۃ العنکبوت، 20)

☆ معجزاتی جواہر: ہر چیز کے بلڈنگ بلاکس

جب ایک جاندار مرتا ہے، تو اُس کے جواہر بکھر جاتے ہیں اور پھر کسی اور چیز کے اجزاء بن جاتے ہیں، جیسے ایک درخت کے، ایک جرثومہ کے یا بارش کے قطرہ کے۔ یہ بنیادی بلڈنگ بلاکس کسی بھی چیز کے ہوتے ہیں، اور یہ اِتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ اگر یہ 5 لاکھ، ایک کے اوپر ایک رہیں تو پھر بھی چُھپے رہتے ہیں پیچھے ایک واحد بال کے۔ بہ الفاظ دیگر، یہ نا قابل تصور ہوتے ہیں، سچ میں کتنے چھوٹے ہوتے ہیں یہ جواہر۔ ذیل کا تقابل دہرایا جاتا ہے، موقع دینے ہم کو سمجھنے اِن جواہر کو:

ایک ملی میٹر ہے یہ ایک ''۔'' خط مستقیم۔ ہم تصور کرتے ہیں کہ تم نے تقسیم کیا ہے اِس خط کو ہزار مساوی حصوں میں۔ ہر حصّہ اِن میں کا ایک مائکران لانبا ہوتا ہے۔ یہ جسامت ہے ایک مائکرو اَرگانیزم کی۔ ایک تمثیلی پیرامیثیم دو مائکران لانبا ہوتا ہے جسامت میں۔ یہ حقیقت میں بہت ہی چھوٹا یعنی Minuscule ہوتا ہے۔

اگر تم دیکھنا چاہتے ہو، اِس ننھے سے جاندار کو پانی کے ایک قطرہ میں، تم کو قطرہ کو بڑھانا ہوگا خوردبین میں 12 میٹر (39.4 فٹ) تک یا اِتنے قطر تک۔ تاہم اگر تم چاہتے ہو دیکھنا جواہر کو اُسی پانی کے قطرہ میں، تم کو بڑھانا ہوگا خوردبین میں 24 کیلومیٹر (14.91 میل) قطر تک۔ اِس بات کو دوسرے لحاظ سے یوں کہہ سکتے ہیں کہ، جواہر وجود رکھتے ہیں بالکلیہ ایک مختلف سائز کے ابعاد پر۔ جوہر کے Level تک جانے کی خاطر تم کو لینا ہوگا Micronsilvers میں سے ہر ایک کو مزید دس ہزار بار تقسیم کرنا ہوگا، تب ایک جوہر کی سائز حاصل ہوتی ہے، جو ایک ملی میٹر کے دس لاکھویں حصہ کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔ ذیل کا تقابل ہمیں مدد دیتا ہے اِسے زیادہ بہتر انداز میں سمجھنے میں:

ایک جوہر کی سائز ایک ملی میٹر لمبے خط کے لحاظ سے مساوی ہوتی ہے اُس تقابل کے لحاظ سے جب ہم ایک کاغذ کی دبازت Thickness کا مقابلہ امریکہ میں واقع ایمپائر اِسٹیٹ کی سب سے اونچی بلڈنگ کی اونچائی سے کرتے ہیں۔ اللہ کی مرضی سے، ہر چیز جو

وجود رکھتی ہے بنائی گئی ہے جواہر سے جو نا قابل یقین چھوٹی جسامت رکھتے ہیں۔حتیٰ کہ زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ %99.9999 ہر جوہر کا حقیقت میں خالی ہوتا ہے۔کیوں جواہر ملتے ہیں بنانے سالمے کو، صرف ایک وجہ، الکٹران کی موجودگی ہوتی ہے، جو صرف ایک اِنتہائی چھوٹی جگہ گھیرتے ہیں اور یہ جگہ ہوتی ہے جوہر کے اندر اُس Mass میں جو %99.9999 خالی ہوتا ہے۔اِنہی الکٹران سے بننے والے سالموں سے کائنات، کئی سورج، شیر کئی، خرگوش کئی، کئی پہاڑ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فلک بوس عمارتیں، طیارے، انسان، حیوان، نباتات، جمادات اور دوسرے تمام چیزیں وجود میں آتے رہے ہیں۔

کیا ایسا کوئی امکان ہے کہ ایک سائنس داں جو تحقیق کرتا ہے خود اُس کے اپنے خلیات کے بارے میں اور اُس کے جواہر کے بارے میں Laboratories (معمل خانون) میں، پیدا کر سکتا ہے ایک واحد جوہر؟ بے شک نہیں، کیونکہ سائنس داں اب بھی ہیں بہت دور دریافت کرنے میں تمام تفصیل ''ذیلی اٹامک ذرات'' کے بارے میں بھی۔جب یہ صورت حال ہو، زبردست طاقت اور تخلیقی کاریگری ہوتی ہے اللہ کی، جو وہ پیدا کرتا ہے کئی کہکشاؤں کو جو اربوں کیلومیٹرس کی جسامت رکھتے ہیں اور جو بنائے جاتے ہیں اُن اجزاء سے جو ایک ملی میٹر کے دس لاکھویں حصّہ میں دسویں حصّہ کی جسامت رکھتے ہیں یعنی جواہر سے بنائے جاتے ہیں۔

یہ بات صاف ظاہر ہے تمام دانشوروں کے لئے جو دیکھ سکتے ہیں کہ قادرِ مطلق اللہ نے پیدا کیا ہے ساری چیزیں، جب وہ کہتا ہے کسی چیز کے بارے میں ہو جا! تو وہ بس ہو جاتا ہے اور عطا کرتا ہے اُن چیزوں سے متعلق تفصیلات بھی اسی طرح۔ہر چیز جو بنائی جاتی ہے جواہر سے، یعنی تمام جو وجود رکھتے ہیں، ہوتے ہیں ایک زبردست ثبوت، حیرت ناک تخلیق کا، اللہ کی۔

''اور وہی ہے جس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر اور جس دن کہے گا کہ ہو جا! تو بس وہ ہو جائے گا، اِسی کی بات سچی ہے اور اسی کی سلطنت ہے، جس دن کہ پھونکا جائے گا صُور، جاننے والا پوشیدہ اور کُھلی باتوں کا اور وہی ہے حکمت والا، جاننے والا ہے۔''

(سورۃ ال انعام، 73)

☆ نا قابل یقین خصوصیات کا حامل بیج

جس طرح سے پودے اپنے تمام رنگا رنگ خوبصورتیوں کے ساتھ، زمین سے اُبھر آتے ہیں، وہ ہوتا ہے اپنے میں ایک شاندار معجزہ۔یہ تعجب سے بھری بات ہوتی ہے کہ کیسے ایک پودا اُبھرنے کے ساتھ ساتھ سورج کی طرف رُخ کرتا ہے اور اُوپر کی جانب بلند ہوتا ہے، کیسے اُن کی شاخیں دبیز ہوتی جاتی ہیں اور کیسے پودا رکھتا ہے ایک نظام اپنے میں جو قابل بناتا ہے نالیوں کو لے جانے پانی اور معدنیات کو کشش ثقل کے مخالف سمت میں، اوپر کی جانب تنہ، شاخوں اور پتوں وغیرہ کو

وہاں ہوتی ہے کچھ بالکلیہ ہی عجیب بات کہ کیسے تازہ ہرے پتے پھوٹ پڑتے ہیں پودے کے خشک شاخوں سے۔اور کیسے وقت کے ساتھ حیرت میں ڈالنے والے رنگا رنگی خوبصورت پھول اور لاجواب خوشبویات ظاہر ہوتے ہیں اور کیسے کیسے دیدہ زیب پھل خاص طور پر تیار ہوتے ہیں اِنسانوں کے لئے اپنے اپنے ذائقوں، خوشبویات اور فوائد کی اصطلاحوں میں اپنی مثال آپ ہوتے ہیں۔وہاں بیج میں ایک زبردست کاریگری ہوتی ہے۔عموماً یہ بیج 1 تا 2 سمر قطر کا ہوتا ہے۔بیج کے اُبھرنے سے پھل کے بننے تک کئی ایک معجزات دیکھنے میں آتے ہیں۔ہر ایک پودے میں اللہ سبحان تعالیٰ چھپائے رکھتا ہے، بیش بہا معلومات کے ہر ٹکڑے کو، ایک پودے کے بارے میں، ایک ننھے سے بیج میں۔چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بیج سے یہ سب کچھ نمو پاتا ہے— جڑیں، تنہ، ہر شاخ اور پتے اور اُن کے مختلف اشکال اور اُن کے رنگ، دبازت اور اُن کے غلاف، نالیوں کی تفصیل جو غذا اور پانی کو پودے کے سارے حصوں تک پہنچاتے ہیں۔کلیاں، رنگا رنگی دل فریب پھول اور پھل، ذائقے، خوشبویات، شکل اور رنگ یہ سب شروع میں ایک چھوٹے سے بیج میں بستہ تھے۔اِرتقا پسند غیر توجیہی مناظر پیدا کرتے ہیں وضاحت میں ان معجزات کے۔تعریف کر نہیں سکتے اللہ کی زبردست کاریگری کی اور قدرت کی اور اِس طرح ناکام ہو جاتے ہیں سمجھنے جو کہ اللہ چاہتا ہے قائم رکھنے اِن پیچیدگیوں کو ہر چیز میں۔اِرتقا پسند اِس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ وہ نا قابل ہیں پیدا کرنے حتیٰ کہ ایک واحد پھل، پتہ، بیج یا جاندار خلیہ۔صرف قادرِ مطلق اللہ جو پیدا کیا ہے ساری

دُنیا کو اور اُس کی کاریگری کو اِس دُنیا کی ہر چیز میں ظاہر کرتا ہے۔ اور مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے اپنی تخلیق کو۔ اُس کا علم اور اُس کی کاریگری ہوتے ہیں ہر جگہ۔

باوجود کے سامنا کرتے ہیں اللہ کے لاجواب کاموں کا، اِرتقا پسند مسلسل شکست سے دوچار ہوتے ہیں اپنی ہٹ دھری میں۔

آیت پیش ہے:

''اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ جو کچھ تم بوتے ہو اُس کو تم اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں، اگر ہم چاہیں تو اِس پیداوار کو چُورا چُورا کر دیں پھر تم متعجب ہو کر رہ جاؤ گے۔''

(سورۃ الواقعہ، 65-63)

☆ برق کو سمجھنے کی قابلیت، جاندار میں متاثرکُن تفصیل

جاندار، برق اور ساتھ ساتھ حرارت خارج کرتے ہیں۔ چونکہ ہوا ایک کمزور موصل ہے، تم کو اِس برق کو محسوس کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اِس برق کو محسوس کرنے کے لئے موصلی ماحول اور خاص آلات ضروری ہوتے ہیں۔ پانی ایک قدرتی موصل ہے۔ بعض آبی جاندار برقی رو کا اپنے جسم میں استعمال کرتے ہیں۔ ایک جاندار جو برق کی شناخت پانی میں کرسکتا ہے اور اُس کے اِس احساس کے مطابق کام کرسکتا ہے، رکھتا ہے بہت ہی متاثر کن حِس۔ مثلاً Sharks مچھلیاں پتہ چلالیتے ہیں تمام اِرتعاش کے پانی میں، تبدیلیاں پانی کی تپش میں اور کھارے پن کے Level میں، اور معمولی تبدیلیاں برقی فیلڈ میں، ایک Set Up ہوتا ہے جس کے لحاظ سے آبی جاندار حرکت پذیر ہوتے ہیں۔ اِس کے علاوہ اُن کے Gel-Filled Cavities کی کثیر تعداد، مکمل برقی ڈیٹکٹرس ہوتے ہیں۔

Rough Rays کے ساتھ ساتھ وہ استعمال کرتے ہیں برقی ڈیٹکٹرس اپنے شکار کا شکار کرنے اور محسوس کرنے برقی رو کو جو اِتنی چھوٹی ہوتی ہے کہ ایک وولٹ کے ارب ویں حصّہ کے 20 ویں حصّہ کے برابر ہوتی ہے، جو حقیقت میں ایک شاندار صلاحیت ہے۔

تصور کرو کہ 1½ وولٹ کے Batteries، سطح سمندر سے 3000 کیلومیٹرس کی دوری پر واقع ایک اوسط گھر میں موجود رہیں۔ Sharks سمندر میں شناخت کرلیتے ہیں اُس

برقی رو کو جو اِن Battries سے نکل رہی ہوتی ہیں۔ یہ حقیقت کہ یہ جاندار ایک غیر معمولی خصوصی نظام سے مرصع رہتے ہیں جو معیاری لحاظ سے اُس ماحول کے مطابقت میں ہوتا ہے اور اُس کے زندہ رہنے کے لئے اہم ہوتا ہے۔ یہ سب صرف ایک قادر مطلق کی مرضی سے ممکن ہوتا ہے، جو پیدا کرتا ہے اُس کو، جانتا ہے اُس کی ضروریات کو اور رہائشی مقام کو، اور کافی طاقتور ہوتا ہے پیدا کرنے اِن تمام کو۔

یہ لامحدود طاقت اللہ کی ملکیت ہے جو زبردست اور علیم و بصیر ہے:

آیت پیش ہے:

''میں نے اللہ پر بھروسہ کرلیا ہے جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے، جتنے روئے زمیں پر چلنے والے ہیں سب کی چوٹی اُس نے پکڑ رکھی ہے، یقیناً میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔'' (سورہ ہود، 56)

☆ Pituitary Gland اِنسانی جسم کو باقاعدگی دینے والا غدود

بھیجہ اپنے میں ایک مٹر دانہ کی جسامت کا عضو رکھتا ہے جس کا وزن قریب آدھے گرام (0.017 اُونس) کے برابر ہوتا ہے اور جو حیرت ناک طور پر نگہبانی کرتا ہے اور تمام جسم کو باقاعدہ بناتا ہے، یہ Pituitary Gland کے نام سے جانا جاتا ہے۔، یہ بہت ہی پیچیدہ، بے عیب، اور منتظم ہوتا ہے جو بے شمار ہارمونس کو کامین تقسیم کرتا ہے اور ہر ایک کی نگرانی کرتا ہے، اُن میں سے تمام رکھتے ہیں اُن کے اپنے مقررہ کام میں بغیر کسی مداخلت کے۔ ہم اپنے سروں اور بازوں کو حرکت دیتے ہیں، دیکھتے ہیں، سُنتے ہیں، مسکراتے ہیں، بات کرتے ہیں اور مس کرتے ہیں تمام ایک ساتھ میں۔

ہم یاد رکھتے ہیں، کہ کیا لوگوں نے ہم سے کہا تھا اور، تجزیہ کرتے ہیں ہر بات کا۔ تمام احساسات جو ہم تک پہنچتے ہیں اور ہمارے حرکات سب طے پاتے ہیں ہمارے ہارمونس کے ذریعہ۔ Pituitary Gland قابل بناتا ہے سینکڑوں طریقہ ہائے عمل کو طے پانے ایک ساتھ، بغیر کسی غلطی کے اور بغیر کسی تاخیر کے۔ وہاں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ کوئی ہارمون تاخیر برتے کسی کام میں، ہو، ناقابل منتقل کرنے پیغامات کو جو اُن تک پہنچتے ہیں یا

بیماری کے اِستشنائی صورتوں سے ہٹ کر، سُننے کے، جلنے کے قبل اِس کے جلنا ظاہر ہو ہمارے ہاتھوں پر۔ یہ سب کچھ ہوتا ہے ایک چھوٹے سے Pituitary Gland کی وجہ سے، جو پروٹینس، پانی اور چربی پر مشتمل ہوتا ہے، چلاتا ہے اُس کے اپنے کام، کیونکہ اللہ جو سارے جہانوں کا مالک ہے چاہتا ہے کہ وہ ایسا کرے۔ کوئی بھی چیز جو کوئی ہستی کرتی ہے وہ وقوع پذیر ہوتی ہے صرف اِس لئے کہ وہاں اللہ کی مرضی ہوتی ہے، کیونکہ کوئی بھی آزاد نہیں ہے اُس کے Power اور Control سے۔ جب اللہ ایسا چاہتا ہے، وہ ظاہر کرتا ہے اُس کی اپنی طاقت اور بڑائی کو، جیسا کہ وہ چاہتا ہے ذریعہ سے ایک مخصوص ہستی سے جس کو کہ وہ پیدا کیا ہے۔ ہر چیز جس کو کہ ہم دیکھتے ہیں یا نہیں دیکھتے ہیں، لیکن اُس کے بارے میں جانتے ہیں، ہے ایک علیحدہ اظہار اللہ کی لامحدود بڑائی کا۔

''یہی اللہ تمہارا رب ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوا اِس کے پیدا کرنے والا ہر چیز کا سو تم اِسی کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے، نہیں پا سکتی اُس کو آنکھیں اور وہ پا سکتا ہے ہر آنکھ کو اور وہ نہایت لطیف وخبردار ہے، تمہاری پاس آ چکیں نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے، پھر جس نے دیکھ لیا سو اپنے واسطے اور جو اندھا رہا سو اپنے نقصان کو اور میں نہیں تم پر نگہبان۔''

(سورہ انعام، 102-104)

☆ پوری تفصیل جو حفاظت کرتی ہے برفیلے پولار ریچھ کی

اِنسانی جسم اپنے میں کئی ایک غیر معمولی نظامس رکھتا ہے۔ کیسے وے کام کرتے ہیں، ان کے افعال بغیر کسی مداخلت کے انجام پاتے ہیں، مشکلات کی صورت میں احتیاط سے کام لیتے ہیں، اور کبھی بھی غلطی نہیں کر پاتے جو یقین سے باہر ہوتی ہے۔ بہر حال، تمام جاندار زمین پر، بڑے وھیلس سے چیونٹی تک، ایک خلوی الجی سے شیروں تک، رکھتے ہیں مساوی طور پر حیرت انگیز خصوصیات۔ یہ بات یقینی طور پر حیرت ناک ہے کہ اکثر باوجود دیکھنے کے اِس غیر معمولی صُورت حال کو، پھر بھی کرتے ہیں انکار اللہ کے زبردست کاموں سے۔

آیت پیش ہے:

''اور اگر ہم اُتارتے اُن پر فرشتے اور باتیں کریں اُن سے مُردے اور زندہ

کر دے ہم ہر چیز کو اُن کے سامنے تو بھی یہ لوگ ہر گز ایمان لانے والے نہیں، مگر یہ کہ چاہے اللہ لیکن اِن میں اکثر جاہل ہیں۔'' (سورہ انعام، 111)

ہم لیتے ہیں ایک مثال پولار ریچھ کی، جو رہتے ہیں ایک ٹھنڈے برف سے ڈھکے ماحول میں۔ خوشی سے گذرتے ہوئے برفیلے سطحوں پر سے، ہوتے ہوئے برف سے خالی علاقوں سے، شکر ہے اُس کے Toes کے درمیانی کھفوں کا، کہ ایک پولار ریچھ چلتا جاتا ہے برف پر لمبے لمبے فاصلے۔ جھلی جیسی ساخت اُس کے Toes کے درمیان بھی قابل بناتی ہے اِس کو چلنے برف پر دس کیلومیٹر (6.2 میل) فی گھنٹہ کی رفتار سے اور یہ سفر 100 کلومیٹر (62 میل) تک بغیر آرام لئے جاری رہتا ہے۔

ظاہراً طور پر سفید بال اُس کے 5 سمر (2 اِنچ) دبیز فر، میں ہوتے ہیں، حقیقت میں یہ شفاف اور اُن کے فائبر اپٹک خصوصیات کی وجہ سے، حرارتی نقصان کو روکتے ہیں اور سورج کی گرمی کو نیچے موجود سیاہ بالوں تک پہنچاتے ہیں۔ Fur کے فوری نیچے ایک 10 سمر (4 اِنچ) دبیز چربی کی پرت ہوتی ہے جو سردی سے مزید حفاظت مہیا کرتی ہے۔ جب ریچھ تیرتا ہے، اُس کے بال ایک محافظتی ڈھال بناتے ہیں اور ایک دوسرے سے مل کر اور ایک غوطہ خور برساتی کا کام انجام دیتے ہیں۔ شکر ہے اِن تمام خصوصیات کا کہ ایک پولار ریچھ اپنی نارمل 37° جسمانی تپش پانی کے اندر یا برف پر قائم رکھ پاتا ہے۔ ایسی اعلیٰ تفصیلی اور بے عیب ساختیں، اِن میں سے تمام جو ہوتے ہیں غیر معمولی اہمیت کی حامل گذارنے زندگی زمین پر، ظاہر کرتے ہیں کہ وہ نہیں آ سکتے ہیں وجود میں اتفاقیہ طور پر اِس دُنیا میں۔ اِس کے علاوہ، سائنس داں بھی اِنھیں نہیں پیدا کر سکتے ہیں۔ اللہ بغیر کسی عیب کے تمام جانداروں کو پیدا کرتا ہے،۔ پولار ریچھ کی صورت میں، اللہ رکھتا ہے اِس کو محفوظ برف پر اور کرتا ہے اُنھیں قابل زندہ رہنے اُس کے سخت ماحول میں ہر ضرورت کے ساتھ۔ یہ ایک مستقل یاد دہانی ہے قادر مطلق اللہ کی بڑائی کی، جو پیدا کرتا ہے حالات اور سلوک مسلوک تمام جانداروں کے، اپنے ارادے سے۔

''اور کام میں لگا دیا تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب

کو اپنی طرف سے، اِس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے واسطے جو دھیان کرتے ہیں۔"

(سورۃ الجاثیہ، 13)

☆ اعلیٰ تفصیلات آنکھوں کے ایک جوڑ میں

جب تم دیکھتے ہو اِن سطور کو، ایک برقی رو پانچ سو کیلو میٹر (310.7 میل) فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑنا شروع کرتی ہے تمہاری آنکھوں سے تمہارے بھیجہ کو اُس کے چھ لاکھ اعصاب میں سے ایک سے۔ جب برقی رو منتقل ہوتی ہے تمہارے بھیجہ میں، تم تمہارے سامنے کے سطور کو پڑھنا شروع کرتے ہو۔

آنکھ کا تعلق بھیجہ سے چھ لاکھ اعصاب سے ہوتا ہے، جو ایک ساتھ حاصل کرتے ہیں پندرہ لاکھ پیامات ایک ہی وقت میں، اور اُنھیں ترتیب دیتے ہیں اور بھیجتے ہیں اُنھیں بھیجے کو 500 کیلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے۔ جب تم دیکھتے ہو ایک واحد نقطہ، تم حقیقت میں دیکھ رہے ہوتے ہو کئی سو مختلف تفصیلات جو تمہاری آنکھ پرکھتی ہے تمام پیامات سے۔ جبکہ یہ کتاب، تم پکڑے ہوتے ہو، ہوتی ہے بالکلیہ قریب تمہارے، جو Scene تم پس منظر میں دیکھتے ہو، اُسی وقت، تقابلی لحاظ سے بہت دور ہوتا ہے، اور پھر بھی تم دیکھتے ہو اُن دونوں کو اُسی صفائی کے ساتھ، کیونکہ نا تو ایک واحد نقطہ، تمہاری نظر کی Line میں اوجھل ہوتا ہے یا دھندلہ ہوتا ہے، اِس بات کی پرواہ نہیں، کہ کس قدر تفصیلی منظر ہے جس کو تم دیکھ رہے ہو، حتیٰ کہ خیال ایک چھوٹی سی چیونٹی کا جو واقع ہوتا ہے تمہاری نظر کی Line میں پہنچتا ہے تمہارے بھیجہ میں۔ کوئی کیمرہ یا T.V فراہم نہیں کرسکتا ہے ایسا ایک اونچی ڈگری کی صفائی، اور اِس کے لئے تمام اِنسان سے بنی ٹکنالوجی، اِنسانی آنکھ کے مقابلہ میں کمتر ہوتی ہے۔ اگر لوگ اِس اللہ کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں، وہ قابل نہیں ہوتے ہیں دیکھنے کوئی چیز کو جب تک کہ یہ آنکھ کا نظام ٹھیک نہیں ہوجاتا۔ اور وہ صرف ہوسکتا ہے اللہ کے انتخاب سے۔ یہ خاص انعام، پیدا کیا جاتا ہے اِنسانوں کے لئے جبکہ وہ ابھی اپنے اپنے جنین (Embryo) میں ہوتے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے ہر ایک کے لئے عطیہ ہوتا ہے، اللہ کی، بندے کو ضرورت ہوتی ہے ہمیشہ کیلئے اور اُس سے مدد کی ہما وقت اُمید کی جاتی ہے۔

آیت پیش ہے:

"آپ اُن سے کہیے کہ وہی ایسا قادر مطلق ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے اور تم کو کان اور آنکھ اور دِل دیئے ہیں مگر تم لوگ شکر بہت کم ادا کرتے ہو۔" (سورۃ الملک، 23)

☆ ذائقہ کے حِساس خلیات میں اعلیٰ تفصیل

ہم یاد رکھتے ہیں کسی غذا کا ذائقہ جو ہم نے دس دن پہلے کبھی کھانے کے دوران محسوس کیا تھا۔ اگر ہم دوبارہ اِسے کھاتے تو ہم محسوس کرتے وہی ذائقہ ایک بار اور ویسے ہی لُطف اُٹھاتے ہوتے ہیں، کیونکہ ذائقہ جانا پہچانا سا ہوجاتا ہے۔ مگر، بہرحال، زبان کے ذائقہ کے خلیات وہی نہیں ہوتے ہیں جیسا کہ 10 دن پہلے ہوا کرتے تھے۔ ہر دن ہمارے ذائقہ کے خلیات ترشئی غذاؤں سے تماس میں آتے رہتے ہیں جو زیادہ گرم یا زیادہ ٹھنڈے ہوتے ہیں مقابلہ میں جسمانی تپش کے۔ گرم چائے، برفیلی ٹھنڈک کے پھل کے مشروبات، گاڑھی کافی یا کڑوے انگور کے مشروبات، غرض یہ تمام کسی حد تک اِن ذائقہ کے خلیات کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ تاہم اللہ کی مرضی سے نئے خلیے تیار ہوجاتے ہیں ذائقہ کلیوں کی شکل میں، جو جگہ لیتے ہیں اُن ذائقہ خلیات کی جو اپنی زندگی ختم کرچکے ہوتے ہیں۔ اگر لوگ حتیٰ کہ ناواقف ہوتے ہیں اِن واقعات سے، یہ طریقہ ہائے عمل اِس قدر تیزی کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں کہ ذائقہ کے خلیے جو ہمارے ڈنر میں استعمال میں آتے ہیں، نہیں ہوتے ہیں وہ سب جو ناشتہ میں استعمال میں آئے تھے۔ اور پھر بھی ہم اپنے آپ کے تصوّر میں نہیں لاسکتے، کھاتے ہوئے اُس غذا کو آیا پہلی بار استعمال کررہے ہیں نئے ذائقہ کے خلیات کے ساتھ۔ چنانچہ ہم کبھی Confuse (ابتر) نہیں ہوپاتے Flavour, Apple کے بار بار لینے میں، کیونکہ ہر نیا خلیہ رکھتا ہے ٹھیک وہی ذائقہ جیسا کہ پُرانا خلیہ رکھتا تھا۔ حقیقت میں، تمام ہمارے خلیات مسلسل نئے ہورہے ہوتے ہیں، اور پھر بھی کسی کی ناک کبھی اپنی شکل نہیں بدلتی اور کسی کا بال کبھی اپنا رنگ نہیں بدلتا ہے۔ نئے خلیے کبھی بھی اپنے آپ کو قائم نہیں کرتے غلط جگہ پر، اور اِس طرح ہر چیز ہمیشہ برقرار رکھتی ہے ٹھیک وہی شکل جو پہلے تھی۔ اگر ذائقہ کے پُرانے خلیات نئے ہوتے، اگر ہم کسی چیز کو چکھنے کے قابل نہیں ہوتے تو، ایک ذائقہ کا

کھانا یا بیکار کے ذائقہ کا کھانا دونوں کا ذائقہ، مزہ میں ایک ہوتا۔ ہم بھول جاتے کہ خوش ذائقہ کیا ہوتا تھا اور ناواقف ہوتے اگر ایک غذا کا ٹکڑا زہریلا تھا یا سڑا ہوا۔ کیونکہ صرف خاص طور پر پیدا کردہ نئے ذائقہ کے خلیے ابتدا کرتے ہیں اِس اعلٰی طریق اور انعام کو۔ حقیقت میں، قادر مطلق اللہ، خالق اور مالک ہے سارے جانداروں کا، پیدا کرتا ہے یہ ذائقہ کے خلیات، ایک عمدہ حافظہ اور نئے خلیوں کے زبردست بناوٹ کے نظام ۔ یہ اور ہزار ہا دوسرے اِسی طرز کے انعامات ہوتے ہیں اللہ کے عطیات، کیونکہ وہ سخی ہے بندوں کے حق میں، بغیر کسی صلہ کے، معاف کرتا ہے اور بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔

آیت پیش ہے:

''سب خوبی اللہ کی ہے اُس کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں ہے اور حمد وثنا ہے اُس کی آخرت میں بھی اور وہی ہے حکمتوں والا سب کچھ جاننے والا ہے۔''

(سورہ سبا، 1)

☆ پانی: اللہ کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے

زمین کا تین چوتھائی حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے، اور اِنسانی جسم کا قریب 70% پانی ہوتا ہے۔ پانی جسم کے ہر خلیہ میں داخل ہوتا ہے اور ہر نالی سے گذرتا ہے، لے جاتا ہے غذا اور دیتا ہے آکسیجن اور توانائی ہمارے تمام سو کھرب خلیوں کو۔ اِس طرح یہ ہے ایک بے مثال نعمت زندگی کے لئے۔ اگر زمین پر اور زیادہ Fluid ہوتا مقابلتاً اِس کی حقیقی مقدار سے، جانداروں کی ساختیں سامنا کرتی ہوتی بربادی کے اثرات کا، اور جلد تباہ ہو گئے ہوتے۔ ایسی صُورت میں، پانی سنبھال نہیں سکتا ہوتا اِن نازک سالماتی ساختوں کو، اور اِس طرح ہر خلیہ کی نازک ساخت برباد ہوگئی ہوتی۔

اگر پانی گاڑھا ہوتا یعنی زیادہ کثافت کا حامل ہوتا مقابلتاً اب جو کچھ دکھائی دیتا ہے۔ اختیاری کارکردگی خلیہ کے Cellular Parts کی اور بڑے سالموں کی جیسے پروٹینس اور Enzymes کی ختم ہوگئی ہوتی۔ اور خلیہ کے تقسیم کا عمل ناممکن ہوگیا ہوتا۔

تمام ایک ایک خلیہ کے اہم افعال منجمد ہوجاتے، اور خلیے یکے بعد دیگرے مرنا

شروع کردیتے، جو بنا دیتی جاندار کی موت کو محض وقت کا تقاضہ۔ چھوٹے سے چھوٹا سالمہ سے وھیل مچھلی تک سمندروں میں اور ہر شے کو زمین پر پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اور اِس لئے پانی پیدا کیا گیا ہے ایک مخصوص Viscosity گاڑھاپن کے Level کے ساتھ، خاص طور پر تمام کے مفاد میں — زمین، جاندار کے جسم کے لئے حتٰی کہ خصوصی طور پر جسم کے چھوٹے سے چھوٹے سالمہ کے لئے۔

حتٰی کہ دورِ حاضر کی ٹکنالوجی، اور سائنس داں نہیں پیدا کر سکتے ہیں پانی کا نعم البدل Fluid جو پانی کی ساری خصوصیات کا حامل ہوتا ہو اور جو قابل ہوتا ہو پہنچ پانے ہر خلیہ میں۔

اللہ نے بنائی ہے ہر چیز شاندار تفصیل کے ساتھ اور عطا کیا ہے اِنسانوں کو افراط میں۔ برخلاف اِس کے اِنسان کو طاقت نہیں کہ وہ پیدا کر سکے ضروری اشیاء لوگوں کے لئے۔ اللہ کا ایسا کرنا یاد دلاتا ہے لوگوں کو سوچنے اور اپنے تاثر کا اِظہار کرنے اُس کی زبردست طاقت پر اور زندگی دینے والے عناصر کے پیدا کرنے پر۔ شکر ادا کریں اُس کے بے پایان انعامات پر اور اُس کی بڑائی کی تعریف کریں۔ آیت پیش ہے:

''اور اُتارا اللہ نے آسمان سے پانی پھر اِس سے زندہ کیا زمین کو اِس کے مرنے کے پیچھے، اِس میں نشانی ہے اِن لوگوں کے لئے جو سُنتے ہیں۔'' (سورہ النحل، 65)

☆ اِنسانی بھیجہ کی غیر معمولی توانائی

بھیجہ تقریباً 80% پانی، 10% چربی، 8% پروٹینس اور قلیل مقدار میں کاربوہائیڈریٹس، نمک اور دوسرے معدنیات پر مشتمل ہوتا ہے۔

اِس کے Nerves میں سے ہر ایک Nerve، الکٹروکیمیکل سگنلس کے حاصل ہونے پر کارکرد ہوتے ہیں۔ Neural Networks یادوں (Memories) کو ذخیرہ کرتے ہیں، اُن کے کئی ایک Connections کو کمزور کر کے یا مضبوط بنا کر، اور نتیجہ حافظہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ سامنا کرتے ہوئے ناموافق حالات کا، یا دیکھ کر ایک Portrait پہلی بار، مثال کے طور پر، خلیات کے لئے سبب ہوتا ہے بنانے نئی ترتیب اپنے آپ میں۔ متعلقہ nerves فوری طور پر مضبوط کرتے ہیں اپنے Connections کو اور

کوشش کرتے ہیں صورت حال کو صحیح ڈھنگ سے سمجھنے کی۔ ریکارڈ شدہ اعداد قابل بناتے ہیں طریقہ عمل، چلائے جاتے ہیں تیز تر جبکہ وہی صُورت حال دہرائی جاتی ہے، کیونکہ جو تھا نیا پہلے، اب دکھائی دیتا ہے جانا پہچانا۔ بھیجہ کے ذخیرہ کرنے کے طریقہ ہائے عمل دہرائے جاتے ہیں کسی کے ساری زندگی کے دوران بطور ایک عام خیال کے۔ ہر ریکارڈ کردہ لمحہ آتا رہتا ہے ایک ہزار سے پانچ لاکھ Connections کے ذریعہ جو بھیجہ کے سوا ارب Nerves قائم کرتے ہیں چار سو کیلومیٹرس (248.5 میل) فی گھنٹہ رفتار کے ساتھ۔ اِس زبردست صلاحیت کے ساتھ، بھیجہ استعمال کرتا ہے کافی توانائی جلائے رکھنے ایک مدھم لیمپ کو۔ اگر چہ کہ بھیجہ صرف جسم کے پچاس ویں حصّہ کے برابر وزن رکھتا ہے، یہ جسم کی ساری آکسیجن اور گلوکوز سپلائی کا پانچواں حصّہ استعمال کرلیتا ہے۔ یہ بھیجہ اتنا اہم ہوتا ہے کہ یہ حاصل کرتا ہے پہلا خون جو دِل سے نکلتا ہے بار بار۔ اگر صرف ایک چھوٹی سی مقدار خون کی بچی رہتی ہے دِل میں، یہ تک بھی اپنے لئے حاصل کرنے میں کوشاں ہوتا ہے تاکہ اپنے آپ کو زندہ رکھ سکے۔ دِل، خون کی نالیاں اور دوسرے اعضاء حقیقی طور پر اِس بات سے بخوبی واقف رہتے ہیں۔

اگر ہلکا سا بھی نقصان بھیجہ کو پہنچتا ہے، ایک شخص کو کرسکتا ہے مفلوج یا حتیٰ کہ مردہ۔ حقیقت میں، یہ عضو اِس قدر نازک ہوتا ہے کہ ایک واحد خلیہ تک الکٹریلکل سگنلس کا پہنچنا رُک جاتا ہے تو یہ سبب بنتا ہے کئی ایک Senses کے نقصان کا جو ہمیں ناقابل بنا دیتا ہے سمجھنے باہر کی دُنیا کو۔ اِس لحاظ سے اِس کا کوئی ایک بھی اکیلا نقطہ وجود میں نہیں آسکتا ہے اتفاق سے، اور نہ بھیجہ کے اندر کی مکمل ترتیب اور اس کے اجزاء بدلے نہیں جاسکتے علی الحساب (Random) طور پر ڈارونینی نقطہ نظر سے۔ یہ بھیجہ کا کمال، ہے ایک بہت بڑا انعام، جو ظاہر کرتا ہے تخلیقی کاریگری کو اللہ کی، جو نگہبانی کرتا ہے بندوں کی بہتر انداز میں، وہ بڑا مہربان ہے، پیدا کرتا ہے ہر چیز مکمل حالت میں، بہترین کاریگر ہے، اُس کی بڑائی کو ہر چیز میں ظاہر کرتا ہے۔

''وہی ہے جو تم کو نشانیاں دکھلاتا ہے اور وہی ہے جو آسمان سے تمہارے لئے رزق بھیجتا ہے اور صرف وہی شخص نصیحت قبول کرتا ہے جو خدا کی طرف رجوع ظاہر کرتا ہے۔''

(سورۃ المومن، 13)

☆ جوہر کے تعجب خیز تفصیلات

ہر جوہر پروٹان اور نیوٹرانس پر مشتمل ہوتے ہیں جو باہم Bonded ہوتے ہیں مرکزہ میں، اِن کے اطراف الکٹرانس تیز رفتاری سے چکر لگاتے رہتے ہیں۔ چونکہ نیوٹران اپنے میں کوئی الکٹریکل چارج نہیں رکھتے اور پروٹان، Positive چارج رکھتا ہے، مرکزہ مثبت چارج رکھتا ہے۔ اِلکٹرانس، دوسری طرف، ایک منفی چارج رکھتا ہے۔ جو پروٹان کے مثبت چارج کے متناسب ہوتا ہے۔ اگر پروٹان اور الکٹران کے الکٹریکل چارجس غیر مساوی ہوتے، پروٹان کی زائد الکٹریسیٹی وجہ بنتی ہے تمام جواہر کو مثبت چارج کرنے کی اور اس طرح یہ ایک دوسرے کو ایک دوسرے سے دور کرتے ہوتے۔ نتیجہ میں زمین پر ہر چیز، بشمول اِنسان، سمندر اور پہاڑ، اور تمام شمسی نظام کے سہارے اور تمام فلکی اجسام کائنات میں فوری ٹوٹ کر بکھر گئے ہوتے چھوٹے چھوٹے بے شمار ذرات میں اور ختم ہوگئے ہوتے۔

اُن کی ساری زندگیوں کے دوران، اِنسان ناواقف رہا ہے ذیلی جوہری ذرات سے جو ایک دوسرے کو کشش کرتے ہیں، الکٹرانس گھومتے ہیں تیزی سے اطراف مرکزہ کے، اور اُن کے نازک اندرونی توازنوں اور قوتوں کے ساتھ۔

حتیٰ کے اِس کے باریک ترین اجزا رکھتے ہیں ایسے ششدر کرنے والے تفصیلات جو صرف صاف طور سے اللہ، جو مالک ہے حتمی اِرادہ کا اور رکھتا ہے ایک زبردست طاقت جو غیر معمولی بڑی ہوتی ہے تمام معلوم دُنیاوی طاقتوں سے، لاسکتا ہے اُنھیں وجود میں۔

باوجود کہ رہتے ہوئے ایسے ایک غیر معمولی نازک اور حساس نظام میں، اِنسان کبھی نہیں محسوس کرتے کوئی بھی مشکل یا تعلق خاطر، کیونکہ نظام کی تخلیق بے عیب ہے۔ اور پھر بھی لوگوں کی کثیر تعداد ناواقف ہے اِن انعامات سے۔ اگر اِن انعامات میں سے کوئی ایک ہٹا دیا جاتا، وے دیکھتے ہوتے کہ کس قدر وے بے بس ہوتے حقیقت میں، اور واقف ہو پاتے اُس بڑی مہربانی سے جو اُنھیں پہلے گھیرے رکھا تھا۔ اہم بات اِس دنیاوی زندگی میں، جو ایک Test کے سوا کچھ اور نہیں ہے، لوگوں کے لئے ہونا ہوتا ہے ممنون جیسا کہ وے لُطف اندوز ہوتے ہیں اللہ کے انعامات سے اور مہربانی سے اور رُجوع ہونا ہوتا ہے اللہ کی

طرف۔ ہمارے وجود کا ایک مقصد دیکھنا ہوتا ہے کہ کون ثنا خوانی کرتا ہے اللہ کی اِن عطا کردہ انعامات پر اور کون ہوتا ہے لا پرواہ اور ناشکرا۔ مخلص ایمان والوں کو ضرورت ہوتی ہے جاننے کی کہ قادرِ مطلق اللہ ہی عطا کر سکتا ہے یہ سارے انعامات، اِس طرح ہمیشہ اُن کو اِن انعامات کے لئے اللہ کا شکر گذار رہنا چاہیے۔

''کیا اِن کافروں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ آسمان اور زمین پہلے بند تھے، پھر ہم نے دونوں کو اپنی قدرت سے کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر جاندار کو بنایا ہے اِن باتوں کو سُن کر پھر بھی ایمان نہیں لاتے ہو۔'' (سورۃ الانبیاء، 30)

☆ ایک مچھّر کے متاثر کن حرارتی Receptors

ایک مچھر اپنے اِنتہائی حساس حرارتی Recpetors کی مدد سے کسی بھی جاندار کی موجودگی کا پتہ چلا سکتا ہے، کیونکہ وہ Receptors کے ذریعہ جانداروں کے مختلف رنگوں میں خارج شدہ حرارتوں کو سمجھتا ہے اور اُس حرارت کے مطابقت میں جو جاندار خارج کرتا ہے، مچھر جاندار کو پہچان لیتا ہے۔ چونکہ پہچان کے اس اِحساس کا انحصار روشنی پر نہیں ہوتا ہے ایک مچھر آسانی سے پالیتا ہے خون کی نالیوں کو حتیٰ کہ جاندار ایک اندھیرے کمرہ میں ہوتا ہے۔ حقیقت میں، اُس کے حرارتی شناخت کُنندِے اِس قدر حساس ہوتے ہیں کہ وہ اندازہ کر سکتے ہیں تپش میں کمی بیشی کے فرق کا حتیٰ کہ 0.05°c کے فرق کا بھی۔

اِنسان اِس قسم کی کوئی صلاحیت نہیں رکھتے، اللہ نے اِس چھوٹی سی مخلوق کو یہ صلاحیت عطا کیا ہے بطور انعام کے — یہ ایک سمر سے زائد لانبا نہیں ہوتا — تا کہ پا سکے وہ اپنی غذا اور خود کا بچاؤ کر سکے۔ صرف اللہ ہی پیدا کر سکتا ہے ایسا ایک چھوٹا اور بے عیب حرارتی انحصار میکانیزم، اِس قدر چھوٹے سے ایک مخلوق میں اور تب اُسے زندگی عطا کرتا ہے۔ یہ بات واضح ہے، کہ کوئی بھی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ ایسی ایک نمایاں مخلوق آسکتی ہے دفعتاً اتفاق کے نتیجہ میں۔ کوئی بھی صاحب سمجھ شخص جانتا ہے کہ علی الحساب واقعہ صرف نقصان رساں ہوتا ہے اور تباہ کرتا ہے مچھر کے ایک اکمل پیچیدہ نظام کو، اتفاق سے نہیں آسکتا ہے کوئی با قاعدہ نظام وجود میں۔

صرف قادرِ المطلق اللہ، ساری کائنات کا مالک، پیدا کر سکتا ہے مچھر کے زبردست

حرارتی حساس نظام کو، تمام کو مختلف صورتوں اور شکلوں میں پیدا کرتا ہے اور نگہبانی کرتا ہے ہر چیز کی، تمام اوقات میں ایسا سب کچھ کرتا ہے۔

''اور اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہم نے حکم دیا ہے پہلے کتاب والوں کو اور تم کو کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور اگر نہ مانو گے تو اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں، اور اللہ ہر حاجت سے پرے ہے اور وہ خود اپنی ذات میں محمود ہے۔''

(سورۃ ال۔نساء، 131)

☆ Nutcrackers کا عمدہ حافظہ

اب تک سائنسی لحاظ سے شناخت کئے گئے حافظوں میں سے Nutcrackers بہت ہی طاقتور عمدہ حافظہ رکھتا ہے۔

شمالی امریکہ اور Grand Canyon کے لمبے Rockey Moutains کے سلسلہ کا یہ پرندہ، Native ہوتا ہے۔ یہ صنوبر یا چیڑ کے بیج پر زندگی گذارتا ہے۔ یہ بیج سپٹمبر کے مہینہ ہی میں صرف چند ایک ہفتوں تک کھانے کے قابل ہوتے ہیں۔

اِس لئے Nutcrackers اِسے بعد کے دِنوں میں استعمال کی خاطر ذخیرہ کر لیتا ہے۔ صنوبر کے درخت اور ذخیرہ کے مقام کا درمیانی فاصلہ بعض اوقات 20 کیلو میٹر (12.4 میل) ہوتا ہے۔ Nutcrakers بیجوں کو سخت زمین میں ایک واحد حرکی طریقہ عمل سے دفنا دیتا ہے۔ بعض اوقات دفینہ کی جگہ کے اوپر ایک پتھر بطور نشان کے چھوڑ جاتا ہے۔ تین مسلسل ہفتوں کے عرصہ میں Nutcrackers مسلسل بیج جمع کرتا جاتا ہے۔

جیسے وہ اُڑتا ہے یاد رکھتا ہے زمین کے خاکوں کو، درختوں کو جن کو اُس نے Visit کیا ہے، اور چٹانوں کے رُخ کو، اِن تمام کو وہ شامل کرتا ہے اپنے دماغی نقشہ میں۔

Nutcracker کو یاد رکھنا ہوتا ہے کہ کہاں اُس نے دفنایا ہے ایک لاکھ بیج، ساتھ میں Grand Canyon کے ایک حصّہ میں جو نشان دہی کرتا ہے کئی سو کیلو میٹرس کی، اس چھوٹے، مگر بیج کی پیداوار بڑھانے کے Period کے دوران

اِس طریقہ کے ساتھ وہ زندہ رہتا ہے باقی سال کے دوران۔

موسم سرما میں اُس کو یاد رکھنا ہوتا ہے ذخیرہ کے نشانات کو مثل ایک Photograph کے، کیونکہ برف باری بدل دیتی ہے وسیع میدان کو اور بنا ڈالتی ہے نشانات کو نا قابل شناخت۔ تاہم Nutcrackers کسی طرح سے ایک لاکھ دبے ہوئے صنوبر کے بیج کے 90% مقامات کا پتہ چلا لیتے ہیں۔

یہ ایک پرندہ کے لئے ناممکن ہے کہ جانے کہ جو غذا کی اُس کو ضرورت ہوتی ہے، دستیاب نہیں ہوگی کچھ وقت بعد اور یہ کہ اُسے جمع کرنا ہوتا ہے اور چھپانا ہوتا ہے کافی مقدار میں زندہ رہنے کے لئے سال کے باقی دنوں میں۔ کیسے اُسے جمع کرنا ہوتا ہے، وہ کیسے وہ جان پاتا ہے کہ کس قدر غذا جمع کرنی ہوگی اور کس وقت پر، کہاں اُس کو ذخیرہ کرنا ہے۔ اور کیسے پانا ہوگا تمام ایک لاکھ صنوبر کے بیج دوبارہ برف باری کے موسم میں؟ پھر بھی وہ یہ تمام چیزیں بے عیب طور پر کر گذرتا ہے، مثل دوسرے جانداروں کے۔ وہ کام کرتا ہے اللہ کے ودیعت کردہ تخلیقی تحریک کے مطابق صرف اُس کے خالق کی نگرانی اور مدد سے اور وہ جو کہ اُبھارتا ہے اُس کو کرنے بعض کام جو قابل بناتے ہیں اُس کو پتہ چلانے ذخیرہ شدہ غذا کا، مقام کا، جو ہو گیا تھا، ایک لحاظ سے، نا قابل شناخت، بغیر کسی مشکل کے اللہ کی مہربانی سے۔

یہ حیرت ناک تخلیق اللہ کی ہے، اللہ دیکھ بھال کرتا ہے تمام پیدا کردہ مخلوقات کی اور جو نوازتا ہے لامحدود، بے اِنتہا، اور نا قابل قیاس مہربانی سے اُنھیں ہما اوقات، ہوتا ہے یہ سب روز روشن کی طرح عیاں تا کہ ہر کوئی اِسے دیکھ سکے، تفصیل جو پیش کی گئی ہے

ایسے ایک چھوٹی سی Bird میں، ایک بار اور یہ ظاہر کرتی ہے اللہ کی قدرت کو اور عظمت کو عمدہ ممکنہ طریق سے۔

’’اور بہت سے جانور ایسے ہوتے ہیں جو اپنی غذا اُٹھا کر نہیں رکھتے، اللہ ہی اُن کو روزی پہنچاتا ہے، اور تم کو بھی، اور وہ سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔
‘‘(سورۃ العنکبوت، 60)

☆ جلد: ایک حیرت انگیز تفصیل اور انعام

Skin (جلد) ایک بے عیب غلاف ہے جو دیتی ہے ہمیں ایک با قاعدہ وضع قطع۔

یہ اپنے میں رکھتی ہے غیر معمولی پوشیدہ کارکردگی جو ہمارے جسموں میں ہما وقت جاری رہتی ہے۔ اور یہ تماس قائم رکھتی ہے جو ہمارے بہت ہی اہم ممکنہ حواس میں سے ایک ہے۔ بے شمار Receptornerves، گردشی گذر گاہیں، روشن دانی نظام، حرارتی اور رطوبتی شناختی عضویات، اور دوسرے اور اللہ کے کاریگری کے مظاہر اِس میں کار کرد ہوتے ہیں۔

Skin (جلد) بہ ذات خود مظبوط اور لچکدار ہر دو لحاظ سے ہوتی ہے، دونوں خصوصیات، باہمی لحاظ سے عملی اور لا جواب ہوتی ہیں۔ جِلد جسم کے $2m^2$ ($21.5ft^2$) رقبہ کو ڈھانکے رکھتی ہے۔ اِس کے خلیات قریب قریب ایک ہفتہ زندہ رہتے ہیں۔ بعد از ان مرجاتے ہیں اور اِن کی جگہ نئے خلیات آجاتے ہیں۔ ایک شخص کی ساری زندگی کے دوران جملہ 20 کلو گرام (44 پونڈس) جلدی خلیات بنائے جاتے ہیں۔ جِلد (Skin) کا ہر مربع سمر ($1cm^2$) حِسی خلیات رکھتا ہے، جو تماسی حواس کو اُن کے محل وقوع کے لحاظ سے مختلف کاموں کو انجام دینے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

مثلاً جب تمہارا ہاتھ جوش کھاتے ہوئے پانی سے تماس میں آتا ہے، تو ہم Receptors کے ذریعہ حرارت کا احساس، محسوس کرتے ہیں اور بعد میں تکلیف کا احساس۔ کوئی تیس ہزار Receptors سمجھتے ہیں حرارت کو، اور 35 لاکھ تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ یہ ایک اَکمل غلاف اور خاص عضو، متاثر نہیں ہوتا ہے، بیرونی عناصر سے اور اپنے میں کافی لچک رکھتا ہے، منتقل کرتا ہے پیامات ہر مربع ملی میٹر رقبہ سے Nerves تک اور پھر وہاں سے بھیجے تک پہنچتے ہیں۔ حقیقت میں، جِلد اعصاب (Nerves) کا ایک جال اپنے میں رکھتی ہے، اور خون کی نالیاں مسلسل نئے ہوتے رہتے ہیں۔ جِلد میں مسامات کا ایک جال ہوتا ہے، جس کے توسط سے نا کارہ مادے پسینہ کی شکل میں خارج ہوتے رہتے ہیں۔

اللہ اِس معجزہ کو ہر شخص کو عطا کرتا ہے جبکہ وہ شکم مادر میں ہوتا ہے، اور عطا کرتا ہے حتٰی کہ اِس کے انتہائی چھوٹے سے چھوٹے حصّہ کو احساس کے انعام سے۔

یہ جِلد (Skin) اِس قدر اکمل معجزہ ہے اللہ کا، کہ دورِ حاضر کی ٹکنالوجی اِسی طرز کی ایک ساخت پیش نہیں کرسکتی ہے۔

یہ بے عیب غلاف ہماری حفاظت کرتا ہے، قابل بناتا ہے ہم کو مس کرنے دوسری اشیاء کو، اور دیتا ہے ہم سب کو ایک دِل خوش کن وضع قطع۔ ایک بھرپور انعام اور بے عیب تفصیل، اللہ، اپنی لامحدود علم میں، پیدا کیا ہے اِسے اور تب عطا کیا ہے اِسے بلا تفریق کے ہم سب نوعِ اِنسانی کو۔

''اللہ ہی ہے جس نے زمین کو مخلوقات کا ٹھکانہ بنایا، اور آسمان کو مثل چھت کے بنایا اور بنایا تمہارا نقشہ بہت ہی عمدہ نقشہ اور تم کو عمدہ اور بہترین چیزیں کھانے کو دیں۔ پس یہ اللہ ہے تمہارا رب، کون ومکان کا مالک سارے جہانوں کا پروردگار۔''

(سورۃ المومن، غافر، 64)

☆ پروٹین: خلیہ کی بہت ہی بنیادی تفصیل

پروٹین: تمام خلیات کے بلڈنگ بلاکس، Amino Acids کے سلسلوں کے نتیجہ میں اُبھرتے ہیں۔ پروٹینس کی بناوٹ میں کئی ایک بنیادی شرائط کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(1) Peptide Bond, Amino Acids کے ساتھ جڑے ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(2) Amino Acids کا صرف Left-Handed ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(3) بالا دوخصوصیات کے حامل Amino Acids ایک خاص سلسلہ میں آپس میں ملے ہونا ضروری ہوتا ہے۔

یہ تینوں شرائط پیدا نہیں ہوسکتے اتفاقات کے نتیجہ میں۔ سائنس داں اِس حقیقت کو جانتے ہیں، Calculations (حسابات) کے ذریعہ پتہ چلانے کے بعد اِس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ 10^{190} میں 1 کا امکان اتفاقات سے پیدا ہونے کا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک طویل عرصہ وقت کا ہمارے سیارہ کی عمر کے برابر بھی درکار ہوتا تو پھر بھی پروٹینس کا اتفاقات کے نتیجہ میں بن پانا ناممکن ہوتا۔ اِس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ریاضی کی زبان میں 10^{50} میں 1 کا اغلب امکان Zero سمجھا جاتا ہے۔ اِس لحاظ سے یہ بات کی حقیقت صاف کھل کر سامنے آتی ہے۔ جیسا کہ عدد 10^{190}، عدد $10^{50} \times 10^{50} \times 10^{50} \times 10^{40}$ کی نمائندگی کرتا

ہے۔ 10^{190} میں 1 کا امکان کمترین صفر ہوگا۔

پروٹینس، ہمارے تمام زندگیوں کی بنیاد ہے، نمائندہ ہوتے ہیں خلیات کے بلڈنگ مادوں (Material) کے اور جسم کے اعلیٰ پیچیدہ مشین کے، دونوں کے۔ اگرچہ کہ ایک واحد پروٹین وجود میں نہیں آسکتا ہے دفعتاً طور پر یا اتفاق سے، یہ مکمل ساخت پھر بھی نمائندگی کرتی ہے ایک خلیہ کے بنیاد کی۔

اِس طرح، کئی ایک پروٹینس باہم ملتے رہتے ہیں اور مسلسل پیدا ہوتے رہتے ہیں— یہ ہوتا ہے ایک اہم ثبوت جو خود بنیادی طور پر نظریہ ارتقاء کو ناکارہ قرار دیتا ہے۔ اِس مکمل خام شئے کو پیش کرتے ہوئے، اللہ دکھلاتا ہے اپنی زبردست تخلیقی قدرت کو۔ چند ہی لمحات کے لئے ہم اپنی ممنوعیت کا اظہار کرتے ہیں بے شمار پروٹینس کے وجود پر جو ہمارے اجسام کو بناتے ہیں، اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ پیدا کرتا ہے معجزے ہر لمحہ۔ اور ہم کو ہمیشہ شکر گذار رہنا چاہیے اللہ کا۔

''وہ جاننے والا ہے ہر بھید کا، سو نہیں خبر دیتا ہے اپنے بھید کی کسی کو، مگر جو پسند کردیا ہو کسی رسول کو، تو وہ چلاتا ہے اُس کے آگے اور پیچھے چوکیدار تا کہ جانے کہ آیا اُنھوں نے پہنچائے ہیں پیامات اپنے رب کے اور قابو میں رکھا ہے جو اُن کے پاس ہے اور گن لی ہے ہر چیز کی گنتی۔''

(سورہ الجن، 28-26)

☆ گردوں کا بے عیب تخلیصی نظام

یہ کوئی آسان بات نہیں ہے، ایجاد کرنا ایک مشین ٹھیک 10 سمر (4 اِنچ) جسامت میں اور تب قائم کرنا ایک نظام تخلیص کرنے خون، پانی اور دوسرے Fluids اِس کے اندر۔ ایک پورے کارخانے کی ضرورت ہوگی پورا کرنے یہ سب کام۔ حتیٰ کہ اگر کوئی ایسا انتظام کر بھی لیتا ہے، کرنے یہ سب کچھ ایک چھوٹی سی جگہ میں، کارکردگی اور نتائج پھر بھی ہوں گے غیر مناسب۔ کوئی بندوبست کرسکتا ہے خالص کرنے پانی یا دوسرے Fluids کو، لیکن خون کے لئے ایسا کرنا، جو اِنسانوں کے لئے ناگزیر ہوتا ہے، ایسا ابھی تک حاصل نہ ہوسکا ہے صاف کرنا خون کو ایسے ایک چھوٹی مشین میں۔

بہرحال، تمام اِنسان حقیقی طور پر ہیں پرفکٹ مثالیں، اِس خصوصی تخلیصی نظام کے، شکر ہے گردوں کا، اِن میں سے ہرایک ہوتا ہے تقریباً 10 سمر (4 اِنچ) جسامت میں اور وزن میں 100 گرام (3.5 اونس)۔ گردے کی چھوٹی جگہ اپنے میں رکھتی ہے دس لاکھ۔ Micro-Purifiers، جو مسلسل صاف کرتے رہتے ہیں خون کو جو لے جاتا ہے ہر چیز کو، جو زندگی کے تسلسل کو ممکن بناتی ہے۔ اور پانی کی کثافت کو باقاعدہ بناتا جاتا ہے جو ہمارے تمام خلیوں اور بافتوں تک پہنچتا ہے۔ گردے جانتے ہیں، کس قدر Fuild ہونا ہوتا ہے تمہاری بافتوں میں اور ساتھ ساتھ اِس کے اِرتکاز کی سطح سے بھی واقف رہتے ہیں۔ یہ کرتے رہتے ہیں ضروری Adjustment کثافت و اِرتکاز میں اللہ کی مرضی سے تاکہ ہم اپنی زندگیاں جاری رکھ سکیں بغیر کسی مشکل کے۔

ہر شخص کم وبیش جانتا ہے، کیا ہوتا ہے جب گردے کام کرنا بند کردیتے ہیں —— مریض کو Dialysis، مشین سے ہفتہ میں کئی بار جوڑا جاتا ہے، جب تک کہ ایک نئے گردے سے نہ بدلے جائیں۔ جب مشین مزید اپنے مقصد کو پورا کرنے نہیں پاتی، تو مریض مرجاتا ہے۔ یہ مثال رکھتا ہے کسی ایک کو غیر معمولی سُکون میں جب اہمیت کے حامل معجزاتی پہلو اِس قدرتی غیر معمولی تخلیصی پلانٹ کے سامنے آتے ہیں۔ اگرچہ کہ کوئی سائنس داں کبھی بھی قابل نہیں رہا ہے اِس پرفلکٹ عضو (گردے) کی نقل تیار کرنے میں، تو پھر کیسے کوئی منطقی شخص رائے دے سکتا ہے کہ یہ گردہ اُبھرا تھا اِتفاق سے؟ یہ غیر معمولی تفصیلی اور بے عیب گردے کا نظام نمائندگی کرتا ہے اللہ کی کاریگری کی۔ اللہ نے تخلیق کیا ہے ساری اِنسانیت کو ایک بے عیب کمال کے ساتھ۔ یہ عضو، گردہ اکیلا ہی کافی ہے ایک شخص کے لئے دیکھنے اللہ کی عظمت کو، اور رُجوع ہونے اللہ کی طرف۔

آیت پیش ہے:

''اور دیا تم کو ہر چیز میں سے جو تم نے مانگی، اور اگر گنو اِحسان اللہ کے نہ پورے کرسکو، بے شک اِنسان ہے بڑا بے انصاف اور ناشکرا۔'' (سورہ ابراہیم، 34)

☆ اہم ترین تفصیلات جو اجازت دیتے ہیں رہنے زندگی کو برفیلے علاقوں میں

لوگ شاذ و نادر ہی تعجب کرتے ہیں کہ کیوں پانی شفاف ہوتا ہے، کیسے ریت ہوسکتی ہے شفاف شیشہ، اور یہ بات اہم کردار ادا کرتی ہے ہماری زندگیوں میں، یا کس طرح ایک ویوہیکل جہاز بغیر ڈوبے بحری سفر کرسکتا ہے۔ کیونکہ ہم جانے پہچانے ہوتے ہیں اِن تمام چیزوں سے تو شائد کوئی بھی کبھی تعجب نہیں کیا ہوتا، اگر ریت نہیں بدلتی ہے شیشہ میں، قابل لحاظ اونچی تپش پر۔ ذرا سا غور اِن اشیاء کے بارے میں بتلاتا ہے کہ وے تمام ہوتے ہیں واقف اس طرح کی سوچ سے اور بعض اوقات اہم تفصیلات اپنے میں رکھتے ہیں۔

ایک ایسی تفصیل پانی کے ساتھ ہوتی ہے۔ sub-zero تپشوں پر، پانی برف میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ یہ محض کئی قدرتی مظاہر میں سے ایک ہے ہماری زندگیوں میں، اور تاہم یہ بدلاؤ طبعیاتی معلوم قوانین کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے۔ خصوصی تفصیلات پانی میں، تخلیق کئے گئے ہیں اللہ سے ایک مخصوص مقصد کے لئے، ہوتے ہیں کئی ایک توجیہات میں سے ایک کہ کیوں زندگی زمین پر موجود ہے۔

تمام معلوم اشیاء سُکڑتے ہیں جیسے اُن کی تپش گرتی ہیں۔

جیسا کہ مائعیات اِنقباض (سکڑتے) ہیں، کھودیتے ہیں حجم، اُن کی کثافتیں بڑھتی ہیں اور اُن کے ٹھنڈے حصّے ہوجاتے ہیں زیادہ وزنی۔ یہی وجہ ہے کہ کیوں مادے کی ٹھوس حالت ہمیشہ ہوتی ہے زیادہ وزنی مقابلہ میں اُسکی مائع حالت کے۔ ہم اسٹیل کے مائع اور ٹھوس حالتوں کو پیش کرتے ہیں اِس سلسلہ میں، تمام دوسرے معلوم مائعیات کے برخلاف، بہرحال، پانی سُکڑتا ہے جب تک کہ وہ پہنچ نہیں پاتا ہے ایک مخصوص تپش $+4^\circ c$ تک، اِس کے بعد وہ پھیلنا شروع کرتا ہے جب تک کہ وہ منجمد نہیں ہوجاتا۔ اِس طرح، پانی کی ٹھوس حالت ہلکی ہوتی ہے مقابلتاً مائع حالت کے۔

نتیجے میں، طبعی قوانین کے مطابق، برف کو ڈوب جانا چاہیے تھا بجائے تیرنے کے۔ یہی وجہ ہے کہ نچلا حصہ منجمد سمندر کا اور تالاب کا ڈھکا رہتا ہے پانی میں، $4^\circ C$ کا پانی جو بناتا ہے ممکن زندگی کے لئے زندہ رہنا منجمد سمندروں اور تالابوں میں۔ اگر برف نہیں تیرتا

ہوتا، تب زمین پر کا بیشتر پانی منجمد ہو گیا ہوتا بالکلیہ طور پر۔ کوئی بھی زندگی نہ بچی ہوتی کسی بھی جسامت کے پانی میں اور سیارہ (زمین) کا ماحولیاتی توازن نا قابل تلافی لحاظ سے تباہ ہو گیا ہوتا، زندگی جیسا کہ ہم جانتے ہیں ختم ہو گئی ہوتی زمین پر۔

یہ اہم تفصیل، ہوتی ہے ایک حیرت انگیز اِنعام اِنسان کے لئے، بناتی ہے اُنھیں جو واقف ہوتے ہیں اِس بات سے، زیادہ حساس اِن اِنعامات سے جو پیدا کئے گئے ہیں اللہ سے جو خالق ہے ہر طبعی قانون کا بھی۔ وہ پیدا کر سکتا ہے بغیر کسی طبعی اسباب کے بھی، اگر وہ ایسا کرنا چاہتا ہے، اور وہ پابند نہیں ہے کسی قانون یا Rule کا۔ اُس کی زبردست تفصیلی کاریگری ہر سو پھیلی ہے تمام اُس کی تخلیقات میں۔

''بھلا جو پیدا کرے، برابر ہے اُس کے جو کچھ نہ پیدا کرے؟

کیا تم سوچتے نہیں اور اگر شمار کرو اللہ کی نعمتوں کو نہ پورا کر سکو گے اِن کو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورہ النحل، 17,18)

☆ اِنسانی جسم کے خاص صفائی کا یونٹ

خلیات مستقلاً غذا حاصل کرتے رہتے ہیں، تعداد میں بڑھتے رہتے ہیں، اور ایک معجزاتی طریق میں یہ مرتے ہیں، کیونکہ ہر ایک اِس طرح سے تخلیق کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی نقل رکھ سکتا ہے اور خود کو ختم کر سکتا ہے۔ مردہ خلیوں کا جمع کرنا اور اُنھیں جسم سے ہٹانا ضروری ہوتا ہے۔ جب خلیات کو خارج کرنا ہوتا ہے، پروٹینس کا ایک سلسلہ اپنے آپ کو خارج کرتا ہے تاکہ صفائی کا کام بخوبی ہو سکے۔ جبکہ ایک خلیہ کارآمد ہوتا ہے جسم کے لئے اور پورے طور پر کارکرد ہوتا ہے، تو یہ پروٹینس خفتہ حالت میں ہوتے ہیں۔ جب خلیے طویل العمر ہو جاتے ہیں، بہر حال، یا بیمار ہو جاتا ہے یا ہو جاتے ہیں، کام نہیں کر پاتے ہیں، یا تکلیف دہ ہو جاتے ہیں، تو یہ ختم کرنے والے پروٹینس اِن خلیات کو ختم کرنے کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ ابتداء میں ہر خلیہ صحیح احتیاطی تدابیر صحیح وقت پر لیتا ہے، اِس نتیجہ کے ساتھ کہ صحت مند خلیات زندہ رہتے ہیں جبکہ بیمار اور بوڑھے مسلسل جسم سے نکالے جاتے ہیں۔ جسم ہمیشہ صحت مند رہتا ہے، جبکہ مردہ خلیات تیزی سے بدلے جاتے ہیں نئے خلیات سے۔ عناصر کی ایک بہت ہی

بڑی تعداد کو آپس میں ملنا ہوتا ہے تاکہ اِنسان زندہ رہے، پھر بھی ہر فرد ناواقف رہتا ہے اِن عناصر سے اور پرفکٹ نظام باقاعدگی سے۔ ٹھیک جب خاص خلیات کو ضرورت ہوتی ہے پیدا ہونے کی اور خارج ہونے کی، فیصلہ لیا جاتا ہے موزوں وقت پر اور اُصول کے تحت، اِنسانی مرضی اور علم سے پرے۔ کیونکہ اللہ، جو اُنھیں پیدا کرتا ہے، نگرانی اور کنٹرول کرتا ہے اُن پر، ہر بات کو بخوبی سمجھتا ہے۔ ہر انعام جو عطا کیا جاتا ہے اِنسانیت کو، رکھتا ہے ایک خصوصی مقصد۔ جب لوگ جان لیتے ہیں کہ ہر چیز پیدا کی گئی ہے ایک بالسراست وجہ سے اور بے عیب نظام کے اندر اور تب اُن کو عطا کیا جاتا ہے انعام، وے بہتر طور پر سمجھتے ہیں اللہ کی لامحدود طاقت کو اور دیکھتے ہیں اطراف کی سچائیوں کو اور خوبصورتیوں کو زیادہ صاف طور سے۔ سب سے اہم ایک سچائی ہے قادر مطلق اللہ کی، جس نے پیدا کیا ہے ہر چیز کو جو وہ رکھتے ہیں، اور ان کی دیکھ بھال کرتا ہے اپنی مرضی سے۔ اللہ کی مہربانی اِنسیانیت پر ہے بہت بڑی۔

آیت پیش ہے:

''اور آئے تائبین اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل و کرم ہے اور یہ کہ اللہ بڑا شفیق اور بڑا رحیم ہے تو تم بھی ہماری اِس وعید سے نہ بچتے ہوتے۔'' (سورۃ النور، 20)

☆ بھیجہ کا غلطی سے ماوٴرا، ترسیلی نٹ ورک

ایک جھلک، خیال، یا شناخت ایک Smell کی شروع ہوتی ہے ہمارے بھیجہ میں۔ متعلقہ اعصاب، برقی رو کے ذریعہ بھیجے گئے پیام کی ترجمانی کرتے ہیں۔ جب ہم ایک شیشہ پر نظر ڈالتے ہیں، ہم پہچانتے ہیں اُسے بطور شیشہ کے۔ صرف اِس لئے کہ بھیجہ کے اعصاب ترجمانی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کچھ ہے۔ جب ہم کسی چیز کے بارے میں سوچتے ہیں، یہ اعصاب، اِرتباط قائم کرتے ہیں کسی نہ کسی کے ساتھ، نتیجہ میں برقی رو گذرتی ہیں ایک دوسرے میں۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ خیال شیشہ کا بنتا ہے ہمارے بھیجہ میں، بہر حال، یہ خیال پہنچتا ہے بھیجہ میں بطور ایک برقی سِگنل کے۔ اِس کے علاوہ بھیجہ نہیں رکھتا ذرا سا شائبہ بھی اِس خیال کا اپنے میں۔

باالفاظ دیگر، ہم دیکھتے ہیں، سمجھتے ہیں بیرونی دُنیا کو صرف اُن طریقہ ہائے عمل

سے جو وقوع پذیر ہوتے ہیں اِن اعصابی خلیات میں ۔ یہ صورت حال ہو، حقائق کہ دس ارب اعصابی خلیات احتیاط کے ساتھ رکھے گئے ہیں بھیجہ کے اندر، ہوتے ہیں ذرائع جن کے توسط سے ہر چیز جو ہم سے متعلق ہوتی ہے کنٹرول میں رہتی ہے اور وہ سب ہمیں موقع فراہم کرتے ہیں سمجھنے کا ایک واضح دُنیا کو، جو ہوتے ہیں عظیم معجزے اپنے آپ میں ۔ یہ معجزے ہوتے ہیں معمولی چیزیں قادر مطلق اللہ کے لئے ،جس نے پیدا کیا ہے ساری اِنسانیت کو ساتھ ساتھ وجوہات کے جو زیر بحث ہوتے ہیں جو کسی سے بھی ماخوذ نہیں ہوتے ۔ بھیجہ کا یہ نظام ہے ایک عظیم راز جس کو ہم ہنوز کوشش کر رہے ہیں سمجھنے کی ۔ ایسے وقت جب کوئی بھی سائنس داں دعویٰ نہیں کرسکتا کہ وہ پوری طرح سے سمجھتا ہے بھیجہ کو، اور جب اِس کا پورا نظام نشان دہی کرتا ہے کہ ایک زبردست تخلیق کی، کیسے کوئی سنجیدگی سے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ اندھا اِتفاق ہی ایک تخلیقی قوت ہے ۔؟ اپنی مہربانیوں کے ساتھ، اللہ بار بار ہمیں یاد دلاتا ہے اُس کی زبردست تخلیقی کاریگری کو ، اپنے اُن اعجوبوں سے جن کو کہ اُس نے تخلیق کیا ہے ۔ ایمان والے جو دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں اِن تمام اللہ کی تخلیق کے Entities کو، وے حاصل کرتے ہیں نجات اِس دُنیا میں اور بعد کی دُنیا میں بھی ۔

آیت پیش ہے:

’’اللہ سے مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں میں اور زمین میں، ہر وقت وہ کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے، سوائے جن واِنس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ۔‘‘

(سورہ رحمٰن، 29,30)

☆ عمدہ تفصیل سفید شارک کی آنکھوں میں

سفید شارک، جو پکڑتے ہیں اُن کے شکار کو پیچھا کرتے ہوئے اُس کا اپنے آنکھوں کے ذریعہ، آسانی سے گذرتے ہوئے اطراف گرم مونگے کی چٹانوں کے ۔ بہر حال، سرد پانی اُن کی راہ میں مشکلات پیدا کرتا ہے ۔ کیونکہ یہ سرد پانی عموماً اِن کے کیمیکل طریقہ عمل میں ابطاء پیدا کرتا ہے ۔ تاہم اِس کی آنکھیں کسی طرح Manage کر لیتی ہیں اپنے تیز رفتار شکار کا پیچھا کرنے میں، سرد سمندر کے پانی میں ۔ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں اِس سے پہلے کئی بار،

اللہ نے پیدا کیا ہے ایک بے مثال اور حیرت ناک حل اِس مفروضہ مسئلہ کا ۔ خود سفید شارک کے مزاج سے ہٹ کر، اُس کی آنکھیں Cold Blooded ماحول کے لحاظ سے تپش رکھنے والی نہیں ہوتی ۔ نتیجتہً اِس کی جسمانی Muscle کی حرارت سیدھے آنکھوں میں منتقل ہو جاتی ہے، اِس طرح شارک کو موقعہ فراہم ہوتا ہے پکڑنے تیز رفتار مچھلی کو اور حتٰی کہ Seal کو بڑی آسانی کے ساتھ ۔ وہاں پر کئی ایک دلچسپ تفصیلات متعلق ہوتی ہیں کہ کیسے ایک Cold blooded جاندار جو اپنے جسم میں حرارت ذخیرہ نہیں کرسکتا ہے، منتقل کرسکتا ہے حرارت کو آنکھون میں ۔ ایسا ناقابل یقین نظام ایک اور بار ظاہر کرتا ہے کام اور طاقت کو قادر مطلق اللہ کی، جو پیدا کرتا ہے جاندار کے مسکن کو اور اُس کے خصوصی ساز وسامان کو، جو ہر جگہ پھیلے ہوتے ہیں دُنیا میں ۔ یہ تخلیق کی زبردست مثال ہے، ایک بڑا انعام اِنسانیت کے لئے ، کیونکہ تمام شواہد لوگوں میں اور اُن کے اطراف میں بنادیتے ہیں قابل اُنھیں (لوگوں کو) دیکھنے اور سمجھنے اُس کے زبردست وجود کو ۔ ایک سفید شارک میں ایسے ایک پیچیدہ اور تفصیلی نظام کی موجودگی، جس سے خود جاندار واقف نہیں ہوتا، ہمیں یاد دلاتی ہے اللہ کے زبردست وجود کی ۔ تخلیق کا ہر ثبوت ہے ایک وجہ لوگوں کے لئے اللہ کے قریب کھینچے چلے آنے کا اور اُس کے ثناء خواں ہونے کا ۔ جتنا زیادہ وے اپنے تاثر کا اظہار کریں گے ، اِن واضح خوبصورتیوں اور انعامات پر، اُتنا ہی زیادہ اُس کی عظمت کو سمجھیں گے ۔ کوئی سمجھدار اور باشعور شخص دیکھ سکتا ہے انعامات کو جو لوگوں کے اطراف میں ہوتے ہیں، اِسی طرح وہ مسلسل اِس حقیقت پر اِظہار تاثر کرتا ہے کہ یہ تمام یاد دہانیاں ہیں اللہ کی طرف سے ۔

’’اور وہی ہے جس کی بندگی ہے آسمانوں میں اور اُس کی بندگی ہے زمین میں، اور وہی ہے حکمت والا سب سے خبردار، اور بڑی برکت ہے اُس کو جس کا راج ہے آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ اِن کے بیچ میں ہے اور اُسی کے پاس ہے خبر قیامت کی اور اُسی تک پھر کر پہنچ جاؤ گے ۔‘‘ (سورہ الزخرف، 84,85)

☆ ایک واحد خلیہ میں بے عیب نظام

ہمارے اجسام رکھتے ہیں لگ بھگ کوئی تیس ہزار ہا اقسام کے پروٹینس، حیرت ناک

طور پر اُن کے صرف 2% کے افعال پورے طور پر رہے ہیں عیاں، ماباقی 98% بہت ہی اہم ہیں لیکن ہنوز نامعلوم افعال انجام دیتے ہیں۔

صرف ایک واحد خلیہ اپنے میں رکھتا ہے ایک ارب سے زائد پروٹینس کے مختلف اقسام۔

اور فی سکنڈ ایک کے حساب سے گنتی کریں، اُنھیں پورے طور پر شمار کرنے میں 32 سال درکار ہوتے ہیں، وہ بھی یہ شمار بغیر کوئی غلطی کئے اور بغیر رُکے کے ہو۔ یہ تمام پروٹینس محض ایک خلیہ میں موجود ہوتے ہیں۔ اگر ہم طبعی ضرورتوں کو شامل کرتے ہیں جیسے سونا اور کھانا، تو یقینی طور پر مرجاتے قبل اِس کے ہم شمار کرلیتے خلیہ کے تمام پروٹینس کو۔

یہ پیچیدہ تخلیق ہوتی ہے، جیسا کہ وہ پورے طور پر ہے، اِس لئے، کہ اللہ ارادہ کرتا ہے اور وہ ہوجاتی ہے۔ ہر ایک کو ضرورت ہے جاننے کی دیکھنے کی اِن مثالوں سے کہ اللہ کافی طاقت والا ہے کہ پیدا کرتا ہے ہر چیز کو، اور یہ کہ کوئی شخص نہیں رکھتا ہے کوئی بھی حقیقی قدرت حتٰی کہ ایک واحد خلیہ پر۔

ہر ایک پیدا کردہ وجود، ہر ایک بے عیب تفصیل کے ساتھ اور حتٰی کہ خود اِنسان بھی ہوتے ہیں عظیم معجزے اللہ کے۔

لوگوں کو ضرورت ہے بنانے اپنے آپ کو سرگرم اور تب استعمال کرنے اُن کے شعور کو دیکھنے اور اللہ کے اِنعامات کی اہمیت کا پتہ چلانے اور سمجھنے کہ وہ کیا پیام دیتے ہیں۔ بہر حال مخلص افراد دیکھ سکتے ہیں اور قدر افزائی کرسکتے ہیں تخلیق میں پوشیدہ زبردست قدرت کا جائزہ لیتے ہوئے بے شمار تفصیلات کا جو اِن تخلیقات کو گھیرے رہتے ہیں۔

''اور اسی نے بنادیئے تمہارے کان اور آنکھیں اور دِل، تم بہت تھوڑا حق مانتے ہو، اور اسی نے تم کو پھیلا رکھا ہے زمین میں اور اِسی کی طرف جمع ہوکر جاؤ گے، اور وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اُسی کا کام ہے بدلنا ہے رات اور دن کا سو کیا تم کو سمجھ نہیں۔''

(سورۃ المومنون، 78,80)

☆ پیام رساں خلیات میں پرفکٹ تفصیل

بھیجہ کا بے عیب نظام خود میں ہوتا ہے کافی ہمارے لئے سمجھنے اللہ کے جلال و جمال کو۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے، بھیجہ رکھتا ہے ایک سو ارب سے زائد اعصابی خلیات اپنے میں۔ ہمارے اطراف کے اشیاء کو دیکھنے، سمجھنے اور محسوس کرنے کے لئے، اِن سو ارب اعصابی خلیات میں ترسیلی نظام کا قائم رہنا ہوتا ہے، ایسا ہو پاتا ہے جبکہ 100 کھرب کنکشن کا مجموعہ کسی طرح اعصابی خلیات میں بنا رہتا ہے۔

ذرائع جن سے یہ تعجب سے بھرا ترسیلی لول قائم ہوتا ہے، ہوتے ہیں اپنے میں غیر معمولی طور پر متاثر کن۔

اعصابی خلیات کے درمیان ایک خاص Fluid ہوتا ہے جو بعض اِنتہائی خاص الخاص کیمیکل Enzymes رکھتا ہے۔ یہ Enzymes ترسیل کے لئے الکٹرانس کا بھیجنا ممکن بناتے ہیں۔

جب الکٹریکل سگنل پیام لے کر پہنچتا ہے ایک اعصابی خلیہ کے خاتمہ پر، تو الکٹرانس، Fluid کے ذریعہ بہتے ہیں۔ برقی رو اِس طرح جاری رکھتی ہے بہنا، پہنچ پاتی ہے دوسرے اعصابی خلیہ تک۔ یہ طریقہ عمل طے پاتا ہے Micro-Seconds میں بغیر کسی رُکاوٹ کے برقی رو میں۔

اگر اِن Enzymes میں سے کوئی ایک اپنا فنکشن پورا کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے تو ترسیلی پیام پہنچ نہیں پاتا ہے بھیجہ تک۔

دوسرے الفاظ میں، اگرچہ کہ تم دیکھ رہے تھے تمہارے ہاتھ کو، تاہم اُس کا خیال تمہارے بھیجہ تک پہنچ پانے میں ناکام ہوجاتا ہے، کیونکہ Enzymes اپنے فنکشن میں ناکام ہوتا ہے۔ اِس لئے تم ہاتھ کو دیکھ نہیں پاتے ہو۔

اِس کے علاوہ اگر Enzymes کسی وجہ سے کام کرنا بند کردیتے ہیں۔ تو بھیجہ کے سو ارب اعصابی خلیات بھی کام کرنا بند کردیتے ہیں۔

اگر یہ Enzymes علی الحساب (Randomly) پیامات تقسیم کرنے کا فیصلہ کرتے

ہیں، بجائے اِن کو لے جانے وہاں پر جہاں اُن کو لے جانا ہے۔نتیجہ میں جو ابتری (Confusion) پیدا ہوتی ہے وہ سارے اعصابی نظام کو پلٹ دیتی ہے۔اور بیرونی دُنیا سے تعلق مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔

اِرتقاء پسندوں کے مطابق، منطق جو خیال کرتی ہے کہ ہر چیز خالصتاً اتفاقات سے عبارت ہوتی ہے، تو مستقل chaos (ابتری) ناگزیر طور پر ہونا چاہیے۔کیونکہ باخبر ہستیاں نہیں چلا پاتی ہیں اِس خاص نظام کو۔اگر، جیسا کہ وے لے کے چلتے ہیں، ہر چیز جو واقع ہوتی ہے علی الحساب، تب بے شمار لگاتار ابتر واقعات کسی علی الحساب ترسیل کے دوران وقوع پذیر ہوتے ہیں خلیات میں جن کا تدارک ناقابل عمل ہوجاتا ہے۔بہرحال، بہت ہی استثنائی حالات سے ہٹ کر، ایسا کوئی دماغی بحران کبھی نہیں پیدا ہوتا ہے، اور سارا نظام بغیر کسی غلطی کے، اپنے افعال انجام دیتا ہے۔یہ چیز پورے طور پر ناکارہ بنا دیتی ہے، اِرتقاء پسندوں کی منطق کو۔Enzymes ہمیشہ مصروف عمل رہتے ہیں اور کوئی غلطی کر نہیں پاتے۔
ایسا بے مثال کام چلایا جاتا ہے لاشعور، Entities سے جو Proteins سے بنے ہوتے ہیں اور جو صرف اللہ کے حکم سے مصروف عمل ہوتے ہیں۔ہر Nerve، بھیجہ میں اور ہر ایک Enzymes، دیگر پروٹینس اور الکٹرانس اللہ کے حکم کے تابع رہ کر اپنے افعال انجام دیتے ہیں۔مثال، بھیجہ کی جو یہاں بیان کی گئی ہے، محض ہوتی ہے اُن بے شمار تفاصیل میں سے ایک جو پیدا کئے گئے ہیں ایک ایسی مافوق الفطرت ہستی سے جو کنٹرول کرتا ہے تمام وجودوں کو ہر لمحہ اور اُنھیں لپیٹے رکھتا ہے اپنے رحم و کرم میں ہمہ اوقات۔

آیت پیش ہے:

''بنائے آسمان بغیر سُتونوں کے، تم اِس کو دیکھتے ہو اور رکھ دیئے زمین پر پہاڑ کہ تم کو لے کر نہ جُھک پڑے اور بکھیر دیئے اِس میں سب طرح کے جانور اور اُتارا ہم نے آسمان سے پانی، پھر اُگائے زمین میں ہر قسم کے جوڑے خاصے، یہ سب کچھ بنایا ہوا ہے اللہ کا، اب دکھلاؤ مجھ کو کہ کیا بنایا ہے اوروں نے جو اِس کے سوا ہیں، کچھ نہیں پر بے اِنصاف صریح بھٹک رہے ہیں۔ (سورہ لقمان، 10,11)

☆ برفیلے گالے: ایک بے مثال معجزہ

سالے اور جواہر، جو بناتے ہیں ایک Substance، اختیار کرتے ہیں بہت ہی باقاعدہ اشکال جبکہ وہ ایک حالت ٹھوس میں ہوتے ہیں۔

اشکال، وہ اپنے Bonding کے لحاظ سے پیدا کرتے ہیں، ہوتے ہیں تین رُخی ہندسی اشکال، اِن کے زاویے رکھتے ہیں مخصوص حصّے جو لگاتار منشوروں جیسی ساختیں پیدا کرتے جاتے ہیں، وہاں کبھی نہیں ہوتی ہے کوئی بھی غلطی، انحراف یا تبدیلی اِن میں۔

جواہر ایک Substance میں اتنے چھوٹے ہوتے ہیں، جیسے 3 سمر کے دس لاکھویں کے برابر ہوتا ہے ایک جو ہر جو رکھتا ہے دوسرے جواہر کے ساتھ مل کر پرفکٹ اور بے عیب ہندسی باقاعدگی کی زیر بحث ایک شکل، تب وہ Substance ہوجاتا ہے ایک بلّور یا قلم (Crystal) ہماری نگاہ میں۔ایک برفیلہ گالہ ہوتا ہے ایک قلم جو بننا شروع کرتا ہے اطراف میں ایک گرد کے ایک ذرہ کے جو ہوتا ہے محض چند ایک Microns کی جسامت میں۔یہ خوردبینی شکل مسدسی ہوتی ہے، اور جو اِس طرح قلم بنتا ہے اور بڑھتا ہے، اُس کے کونوں سے چھوٹے چھوٹے بازو نکل آنے سے قلم اور بھی بڑھتا جاتا ہے۔

جیسے جیسے ہوا کی ٹھنڈک اور ماحول بدلتے جاتے ہیں، اور توسیعی ساختیں جلد ہی، اِس اُبھرتی ہوئی بناوٹ پر ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

ایک برفیلے گالے کے جواہر ایک دوسرے سے ہلکے Bonds کے ذریعہ منسلک رہتے ہیں۔یہ ڈھیلے bonds سبب بنتے ہیں قلموں کے ایک دوسرے کے ساتھ جُڑ جانے میں مختلف اشکال میں۔یہ مختلف انداز میں قلموں کا مِل پانا ہوجاتا ہے سراپا اِس قدر عجیب مُتحیر کُن اعجوبہ، جس کا تصور کرنا بھی قدرے مشکل ہوتا ہے، واقع میں ایک انوکھے انداز میں ہر دو ایک جیسے برفیلے گالوں کا زمین پر گرنا ظاہر کرتا ہے ایک حیرت انگیز نظارہ، جو کر دیتا ہے دیکھنے والی آنکھ کو خیرہ۔

یہ پیچیدہ ہندسی قلمی اشکال قدرت کے حُسن و جمال کا ایک لاجواب مظہر ہوتے ہیں۔

ہم غور کرتے ہیں کئی ایک برفیلے گالوں کے بارے میں جو گرتے ہیں ایک سال کے دوران ۔ ہم مشکل سے اندازہ کر پاتے ہیں کئی ایک برفیلے گالوں کا جو گرتے ہیں ایک واحد برفیلے طوفان کے دوران صرف ایک رقبہ میں۔ حقیقی معنوں میں کھربوں برفیلے گالے گرتے ہیں ہر سال، اور اُن میں سے تمام رکھتے ہیں مختلف اشکال۔ کیسے، ایسا ایک حیرت انگیز معجزہ ممکن ہو پاتا ہے؟

اللہ پیدا کرتا ہے ہر تفصیل کے ساتھ، ٹھیک ٹھیک، ظاہر کرتا ہے، یہ غیر معمولی خصوصیت کو۔ کون سوائے اللہ کے، خالق ہے کائنات کا، رکھتا ہے طاقت، پیدا کرنے ایسا ایک وسیع تر اختلافی ندرت بھرا شاندار معجزہ، اور ظاہر کرنا اُس کی غیر معمولی نازک کاریگری کو خوردبینی تفصیل کے ساتھ، اللہ پیش کرتا ہے اُس کی قدرت کو اور خوبصورتی کو جو وہ پیدا کرتا ہے، مظاہرہ کرتے ہوئے اُس کی زبردست تفصیل کا اِن تمام برفیلے گالوں میں، جو برس پڑتے ہیں بطور ایک انعام کے اور خوبصورتی کے ماخذ کے زمین پر۔

’’البتہ بدلنے میں رات اور دن کے اور جو کچھ پیدا کیا ہے اللہ نے آسمانوں اور زمین میں، نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں اللہ سے۔‘‘ (سورہ یونس، 6)

وہاں ہیں بے شمار ثبوت اللہ کے جو ظاہر ہیں ہر جگہ۔ اِن کو دیکھنے کی خاطر، لوگوں کو رُجوع ہونا ہوگا اللہ کی طرف خلوص کے ساتھ تاکہ اللہ اُن کی نگاہوں کو، سمجھ کو اور سراہنے کی صلاحیت کو مستحکم کرسکے۔ ورنہ وہ لوگ مُبتلا ہوں گے مایوسی میں بعد کی زندگی میں۔ اِس قسم کی تقدیر سے دور ہوسکتے ہیں صرف اور صرف پورے خلوصِ دِل سے اللہ سے رُجوع ہوکر، جو حقیقی مالک ہے تمام غیر معمولی انعامات کا۔

☆ اختتام

تمام جاندار، بے شمار مکمل تفصیلات اور تخلیق کے معجزات اپنے میں رکھتے ہیں۔ ایک Micro-Organism کی ساخت میں تفصیلات اور ایک جوہر میں تفصیلات، جو تمام اشیاء کے بلڈنگ بلاکس ہوتے ہیں۔ آسمان پیدا کیا گیا ہے غیر معمولی Balances (توازنات) اور ترتیب کے ساتھ۔ کائنات، انسانی جسم، پودے، سورج، پھول، پہاڑ اور سمندر وغیرہ

اپنے میں رکھتے ہیں بے شمار تفصیل اور خصوصیات، سب کچھ ہیں اللہ کی کاریگری سے لبریز۔ یہ ہیں اللہ کے فن کی تفصیل۔

بہر حال، ہم کو کبھی نہ بھولنا چاہیے کہ اللہ ڈزائن کی ضرورت نہیں رکھتا ہے یا Direct اسباب کی، جب وہ تخلیق کرتا ہے۔ ایک جاندار کے لئے کوئی ضرورت نہیں ہوتی رکھنے Visual System تاکہ دیکھ سکے، کیونکہ جاندار کے تمام شخصی معلومات اُس کے DNA میں ریکارڈ ہوتی ہیں۔

جاندار کے لئے پانی پیدا ہوتا ہے جب ہائیڈروجن اور آکسیجن ترکیب کھاتے ہیں، پودوں کے لئے شعاعی ترکیب، چیونٹی کے لئے ایک Neural Network جو بنا ہوتا ہے پانچ لاکھ خلیات سے، بیجوں کے لئے جو بناتے ہیں پودوں کو ابھرنے زمین کے نیچے سے اور اُن بیجوں کے لئے رکھنے ذخیرہ معلومات کا، یا سمندروں کی گہرائیوں میں موجود جانداروں کے لئے پیدا کرنے روشنی۔ اللہ پیدا کرتا ہے۔ اِن سب کے علاوہ اور بھی بہت کچھ بغیر اِنحصار کرنے کے بالراست اسباب پر، کیونکہ اللہ خالق ہے آسمانوں اور زمین کا، ایسے وہ اسباب سے بالکل آزاد ہے۔

جب کبھی اللہ چاہتا ہے کسی چیز کا ہونا، وہ محض کہتا ہے کہ ہوجا! جب کبھی وہ چاہتا ہے کوئی چیز کا آنا وجود میں تمام اُس کی خوبیوں کے ساتھ، یہ کافی ہوتا ہے اُس کے لئے حُکم دینا کہ وہ ایسا ہوجا، سو وہ ہوجاتا ہے۔

آیت پیش ہے:

’’کیا جس نے پیدا کیا ہے آسمان اور زمین، پیدا نہیں کرسکتا، اِن جیسے، پھر دوبارہ؟ کیوں نہیں، وہی ہے اصل بنانے والا سب کچھ جاننے والا، اِس کا حکم یہی ہے کہ جب کرنا چاہتا ہے کسی چیز کو تو کہے اِس کو ہوجا وہ اُسی وقت ہوجائے۔‘‘ (سورہ یٰسن، 80,82)

اللہ کے تخلیق کے تفصیلات کے ذہانتی پہلوؤں میں سے ایک یہ ہے کہ تفصیلات ہمیں توجہ دلاتے ہیں سوچنے، دیکھنے اور سمجھنے کہ اللہ نے پیدا کیا ہے ہر چیز کو بغیر کسی چیز کے اور ظاہر کرتے ہیں ثبوت اللہ کے وجود کے۔ تفصیلات بنائے گئے ہیں ہمارے لئے سمجھنے

پیچیدگیاں بلڈنگ بلاکس میں جو ہمیں باور کراتے ہیں یہ یقین کرنے کہ ہم سمجھ نہیں سکتے Skils اور صلاحیتوں کو حتیٰ کہ ایک جرثومہ کے بھی، جو بعض اوقات ہماری صلاحیتوں اور Skills سے برتر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمارے لئے دیکھنا ہوگا کہ کس قدر ہم کو اللہ کی ضرورت ہے، سمجھنے کہ ہم زندہ رہتے ہیں زمین پر اُس کی مرضی سے اور رضامندی سے اور یہ کہ اُس کی اجازت سے ہم رکھیں گے دائمی زندگی بعد کی زندگی میں، اور وہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم کسی حال واپس لوٹیں گے اُس کے پاس اور ہم پوچھے جائیں گے بارے میں جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اور جو کچھ ہم نے کیا ہے اِس دُنیا میں، اور اُن ثبوتوں کا کیا ہوا تھا جو ہم کو دیئے گئے تھے اللہ کی وحدانیت کے بارے میں۔

اللہ نے پیدا کیا ہے یہ سب، مختلف تفصیلات کے ساتھ، کئی ایک مقاصد کی تکمیل کے لئے۔ بے شک، اللہ تمام کو خارج کر سکتا ہے اور دوبارہ تخلیق کر سکتا ہے اُنھیں حتیٰ کہ اور زیادہ پرفکٹ حالتوں میں بعد کی زندگی میں۔ اللہ عظمت والا ہے، قدرت والا ہے اور زبردست ہے۔ تمام زمین و آسمان اُس کے آگے سرنگوں ہیں۔ ہر کوئی جو آج زندہ ہے یا جو کبھی زندہ تھا، بشمول تم، اِن سطور کو پڑھنے والا، ایک دن اُٹھائے جائیں گے حاضر ہونے اُس کے سامنے۔ قبل اِس کے کہ وہ دن آئے، ہر کسی کو سراہنا ہوگا اُن ثبوتوں کو جو اِس کے وجود کی گواہی دیتے ہیں۔ اللہ کے آرٹ کی تفصیل پیش کی گئی ہے ایک طریقہ سے، جو ڈزائن کیا گیا ہے یاد دلانے ہمیں اِس حقیقت کو۔ آیت پیش ہے:

”سُن رکھو، اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں ہے، سُن رکھو، وعدہ اللہ کا سچا ہے، پر بہت لوگ نہیں جانتے، وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اُسی کی طرف پھر جاؤ گے۔“

(سورہ یونس، 55,56)

”پاک ہے تو، ساری تعریفیں تیرے لئے ہے ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے ہم کو سکھلایا ہے بے شک تو ہی اصل جاننے والا ہے حکمت والا ہے۔“ (سورہ بقرہ، 32)

یہ قادر مطلق اللہ ہے جو پیدا کیا ہے سارے اِنسانوں کو بغیر کسی چیز کے، اور جس نے پیدا کیا ہے تمام خوبصورتی کو جو گھیرے ہوئے ہے اِن کو اور تمام انعامات کو، جن سے وہ سب

واقف ہیں یا ناواقف ہوں۔ وہ مسلسل تجدید کرتا ہے اِن اِنعامات میں سے ہر ایک کی اور پیدا کرتا ہے حیرت انگیز تفصیلات ہر ایک مخلوق میں۔ یہ اللہ کا آرٹ تفصیل کے ساتھ ہے۔

اللہ اِس لامحدود علم کے ساتھ پیدا کیا ہے سارے نظام س کو جن کو اِنسان نہیں سمجھ سکتے ہیں، کیونکہ لوگ ہنوز اُن کے تفصیلات نہیں جان سکیں ہیں۔ ہر تفصیل میں اور بھی ندرت بھرے خوبصورتیاں جو ظاہر کرتی ہیں اللہ کی عظمت اور سربلندی کو۔ اگر وہ چاہتا ہے، وہ پورا کر سکتا ہے اُن تمام کا ہر کام۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اللہ کے شکر گذار رہیں اِن تمام غیر مشروط اِنعامات کے لئے، جانیں کہ ہم کو اللہ کی ضرورت ہے، اور صرف اُسی کی طرف ہمیشہ رجوع رہیں۔ یہ کتاب کوشش کرتی ہے لوگوں کو اِس اہم سچائی کو یاد دلانے کی کہ اللہ نے جس کو قرآن میں ظاہر کیا ہے۔

بطور احکامات کے، اِن ہی سب کو۔۔۔

☆ نظریہ اِرتقاء ایک دھوکہ

ڈارونیزم، بالالفاظ دیگر نظریہ اِرتقاء اِس مقصد کے تحت پیش کیا گیا تھا کہ تخلیق کی حقیقت سے انکار کرے، جو ایک غیر سائنسی مغالطہ کے سوا کچھ اور نہیں تھا۔ یہ نظریہ، جو دعویٰ کرتا ہے کہ زندگی اُبھری تھی اتفاق سے بے جان اشیاء سے، ناکارہ ثابت ہوا تھا، سائنسی شہادت اور زبردست توجیہات کے ساتھ — کائنات اور جانداروں میں واضح ڈزائن کے، ساتھ ساتھ 30 کروڑ Fossils کی دریافت پر یہ بات روز روشن کی طرح صاف ہو چکی ہے کہ نظریہ اِرتقاء فرسودہ مفروضہ کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔

امریکی ماہرین نے اِس چیز کی وضاحت کچھ اِس طرح کرتے ہیں، دہریت، ڈارونیزم، اور دوسرے نظریات جو 18 ویں اور 17 ویں صدیوں کے فلسفوں پر اُبھرے تھے، بنائے گئے تھے مفروضات پر، غلط تاویلات پر کہ کائنات لامحدود ہے اِس کی ابتداء ہے نہ انتہا وغیرہ۔ انفرادیت لائی ہے ہمیں بالمقابل علت و معلول کے، کائنات کے اور وہ تمام راز کے جو اِس میں شامل ہیں بہ شمول خود زندگی کے۔ پروپگنڈہ جو آج کل جاری ہے تا کہ نظریہ اِرتقاء کو زندہ رکھا جا سکے۔ یہ پوری طور پر قائم ہے توڑ مروڑ کر سائنسی حقائق کو پیش

کرنے، غلط تاویلات کے، سائنسی لبادے میں، میڈیا کے ذریعہ پبلک کے سامنے مختلف اندازمیں، لائے جارہے ہیں۔ پھر بھی یہ پروپگنڈہ سچائی کو چھپا نہیں سکا ہے۔ یہ حقیقت کہ نظریہ اِرتقاء سائنسی تاریخ کا سب سے بڑا دھوکہ اور فریب ہے اِس قسم کا اظہار بار بار سائنسی دُنیا میں پچھلے 20 تا 30 سال سے ہوتا رہا ہے۔ تحقیقاتی سلسلہ 1980 کے بعد سے خصوصاً ہوتا آیا ہے نتائج کھلے طور پر اِس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ڈارونیزم اور نظریہ اِرتقاء پورے طور پر بے بنیاد اور ناکارہ رہے ہیں۔ بالخصوص امریکہ میں کئی سائنس داں جن کا تعلق مختلف فیلڈس سے ہے، جیسے حیاتیات، بائیوکیمسٹری، پالیاںٹالوجی وغیرہ سے ہے، ڈارونیزم کے ناکارہ پن کو تسلیم کرتے ہیں اور تخلیق کی حقیقت کو زندگی کی ابتداء کا سبب قرار دیتے ہیں۔

آج زندگی میں غیر معمولی ڈزائن نے 20ویں صدی کے ختم تک نظریہ اِرتقاء کو ناکارہ بنادیا ہے۔ ہم لے کے چلیں ہیں اِس موضوع کو کافی تفصیل کے ساتھ بعض ہمارے دوسرے مطالعہ جات میں بھی اور جاری رکھیں گے آگے بھی۔ بہر حال، ہم خیال کرتے ہیں کہ اِس کی اہمیت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ مناسب ہوگا کہ یہاں پر بھی نظریہ اِرتقاء پر ایک خلاصہ پیش کریں۔

☆ سائنسی طور پر ڈارونیزم کا خاتمہ

اگر چہ کہ Pagan اُصول چلتا رہا تھا عہد قدیم سے یونان سے، نظریہ اِرتقا غیر معمولی طور پر آگے بڑھتا رہا تھا 19ویں صدی میں، بہت ہی اہم پیش رفت جو بنادی تھی اِس نظریہ کو سرفہرست موضوع سائنسی دُنیا کا، وہ تھی چارلس ڈارون کی کتاب بہ عنوان The Origin Of Species، شائع ہوئی تھی 1859ء میں۔ اِس کتاب میں ڈارون نے انکار کیا تھا کہ مختلف جاندار اصناف (Species) زمین پر جداگانہ طور پر تخلیق کئے گئے تھے۔

ڈارون کے مطابق تمام جاندار رکھتے تھے ایک مشترکہ جدِّ اعلیٰ اور وے بدلتے گئے وقت کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی تبدیلیوں کے لحاظ سے۔ ڈارون کا نظریہ کوئی ٹھوس سائنسی بنیاد پر قائم نہ تھا۔ جیسا کہ وہ خود بھی، آگے چل کر، اقبال کرتا ہے اِس بات کو کہ وہ اُس کا ایک محض مفروضہ تھا۔ اِس کے علاوہ، جیسا کہ ڈارون اعتراف کرتا ہے اپنی کتاب میں، Difficulties Of Theory، کے ایک طویل Chapter (باب) میں کہ نظریہ ناکام ہو رہا

تھا کئی ایک اہم ترین سوالات کے سامنے۔

ڈارون اپنی ساری اُمیدیں لگادی تھی سائنسی دریافتوں میں، جن سے وہ توقع رکھتا تھا کہ وہ حل کرلے گا نظریہ کی ساری مشکلات کو۔

بہر حال، اِس کے توقعات کے برخلاف، سائنسی دریافتیں اِس کے مشکلات کے ابعاد کو مزید وسیع تر بنادی تھیں۔

ڈارون کی شکست کا جائزہ سائنس کی روشنی میں تین بنیادی سرخیوں کے تحت، لیا جاسکتا ہے:

1) ڈارونیزم کسی طرح سے بھی وضاحت نہ کرسکا تھا کہ کیسے زندگی کی ابتداء زمین پر ہوئی تھی؟

2) وہاں پر ایسی کوئی سائنسی دریافت نہیں ہوئی تھی جو بتلا سکے کہ اِرتقائی میکانیزمس جو نظریہ اِرتقاء سے تجویز کئے گئے ہیں، رکھتے ہیں طاقت جو اُبھرتی ہے خود سے مطلق طور پر۔

3) Fossil Records، نظرِ ارتقاء کے بیانات کے بالکل خلافِ شہادت دیتے ہیں۔ اِس سکشن میں، ہم جائزہ لیں گے اِن تین بنیادی نقاط کا، عام سرخیوں اور ذیلی سرخیوں کے ساتھ۔

☆ 1) پہلا ناقابل رسائی قدم: زندگی کی ابتداء

نظریہ اِرتقاء پیش کرتا ہے کہ تمام جاندار اصناف (Species) ایک واحد خلیہ سے نکلے ہیں، اور یہ خلیہ اُبھرا تھا ابتدائی زمین پر 80 کروڑ سال پہلے۔ کیسے ایک واحد خلیہ پیدا کرسکتا ہے لکھوکھا پیچیدہ زندہ اصناف کو اور، اگر ایسا ایک ارتقاء حقیقت میں واقع ہوا تھا، تو پھر کیوں اِن کے شائبات مشاہدہ میں نہیں آسکے ہیں۔ fossil Records میں، ہوتے ہیں بعض ایسے سوالات جن کے جوابات نظریہ اِرتقاء نہیں دے سکا ہے۔ یہ پہلا اور سب سے اولین حصّہ ہے پہلے قدم کا، اِرتقائی طریقہ عمل کے دعویٰ کا جس کی تنقیح ہونا باقی ہے، وہ یہ کہ کس طرح سے یہ پہلا خلیہ وجود میں آیا تھا؟

چونکہ نظریہ اِرتقاء تخلیق سے اِنکار کرتا ہے اور وہ اس بات پر قائم رہتا ہے کہ پہلا خلیہ وجود میں آیا تھا اتفاق سے، فطرت کے قوانین کے دائرہ عمل میں بغیر کسی منصوبہ کے، یا ترتیب کے۔ نظریہ کے مطابق بے جان مادہ پیدا کیا ہوگا ایک جاندار خلیہ کو اتفاقات کے نتیجہ میں۔

یہ، بہر حال، ایک دعوٰی ہے جو بالکلیہ مطابقت نہیں رکھتا ہے حتٰی کہ نا قابل شکست حیاتیاتی اُصولوں سے۔

☆ زندگی پیدا ہوتی ہے زندگی سے

اپنی کتابوں میں ڈارون نے کبھی بھی زندگی کی ابتداء کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ اُس کے زمانہ میں سائنس کی ابتدائی سمجھ کا دارومدار اِس مفروضہ پر تھا کہ جاندار رکھتے ہیں بہت ہی سادہ ساخت اپنے میں۔

ازمنہ وسطٰی سے ''دفعتاً پیدائش'' کا نظریہ زور دیتا رہا ہے کہ بے جان مادوں کے باہم قریب آنے سے جاندار اجسام بنے تھے۔ ایسا مان لیا گیا تھا یہ عام طور پر یقین کیا جاتا تھا کہ حشرات الارض (Insects) وجود میں آتے تھے بچے کچے غذاؤں کے اجزاء سے، اور چوہے گیہوں سے ہوا کرتے تھے۔ اِس خیال کو ثابت کرنے کے لئے دلچسپ تجربات کئے گئے تھے۔ کچھ گیہوں کے دانے گندے کپڑے کے ٹکڑے پر رکھے گئے تھے، اور یہ خیال کیا گیا تھا کہ اِس طرح کے عمل سے چوہے گیہوں سے کچھ دیر بعد وجود میں آتے ہیں۔ اِس طرح ملائم Larva یا حشرات الارض نمو پاتے ہیں سڑے گلے گوشت پر، بلکہ وہ کیڑے، مکھیوں کے ذریعہ Larva کی شکل میں لائے گئے تھے۔ یہ Larva، مکھیوں سے لائے جانے کے وقت، خالی آنکھ سے نہیں دکھائی دیتے تھے۔ حتٰی کہ جب ڈارون نے اپنی کتاب 'The Origin Of Species' لکھی تھی، یہ اِیقان تھا کہ جراثیم وجود میں آتے تھے بے جان مادوں سے، اور یہ خیال اُس وقت عام طور سے قابل قبول تھا ہر ایک کے لئے، اور سائنسی دنیا میں بھی یہی کچھ سمجھا جاتا تھا۔ بہر کیف! ڈارون کی کتاب کی اشاعت کے 5 سال بعد، لوئی پاسچر نامی سائنس داں نے طویل مطالعہ اور تجربات کے بعد اپنے نتائج کا اعلان کیا تھا جو Sponteneous Generation کی تردید کرتے تھے، یہ دفعتاً پیدائش، کا تصور کبھی

اہم حصّہ ہوتا تھا نظریہ اِرتقاء کا جو پاسچر کے ہاتھوں مسترد ہوگیا تھا۔ 1864ء میں Sorbonne پر دیئے گئے اپنے فاتحانہ لکچر میں پاسچر نے کہا تھا کہ ''Sponteneous Generation کا اُصول اِس سادے سے تجربہ کے مہلک ضرب سے کبھی نہ اُبھر سکے گا۔ ایک طویل عرصہ تک نظریہ اِرتقاء کے چلانے والے اتفاق سے پیدائش کی مدافعت کرتے رہے تھے۔

بہر حال، سائنس کی ترقی نے اِن کے اِس ایقان کو ناکام بنادیا تھا کہ ایک جاندار کے ایک پیچیدہ ساخت والے خلیہ کی پیدائش اتفاق سے ہوتی ہے، اور یہ خیال کہ زندگی وجود میں آسکتی ہے اتفاق سے، سامنا کرتی ہے ایک بڑے Dead Lock سے

☆ کسی قطعی نقطہ پر نہ پہنچنے والی 20 ویں صدی کی کاوشیں

پہلا اِرتقاء پسند جو 20 ویں صدی میں ''زندگی کی ابتداء'' کا موضوع لیا تھا، وہ مشہور روسی حیاتیاتی ماہر، الکزانڈر اُپارِن تھا۔

1930 میں یہ مختلف مقالوں کے ساتھ آگے آیا تھا، اُس نے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ زندہ خلیہ وجود میں آسکتا تھا، اتفاق سے۔

یہ مطالعے بہر کیف ناکام ہوگئے تھے۔ اور اُپارِن کو ذیل کا اِقبالی بیان بھی دینا پڑا تھا۔

''بدقسمتی سے، بہر حال، خلیہ کی ابتداء کا مسلہ شاید بہت ہی مشکل نکتہ ہے نامیاتی اجسام کے اِرتقاء کی تمام Study میں۔''

Operin کے اِرتقاء پسند حامیوں نے اِس مسلہ کے حل کے لئے کوششوں کو جاری رکھنے کئی ایک تجربات کئے۔ سب سے مشہور تجربہ، امریکی کیمسٹ Stanley Miller نے 1953 میں انجام دیا تھا۔ ایک باضابطہ ترتیب دئے گئے تجربہ میں اُس نے اُن Gases کو ملایا تھا جو اُس کا دعوٰی تھا کہ وے زمین کے ابتدائی ماحول میں ہوا کرتے تھے اور امیزہ میں توانائی پہنچایا تھا۔ Miller نے حاصل کیا تھا نامیاتی سالمے (Amino Acids) جو پروٹینس کی ساخت میں پائے جاتے ہیں۔

بہ مشکل چند ہی سال گذرے تھے کہ یہ بات منظر عام پر آئی تھی کہ یہ تجربہ جو اُس

وقت پیش کیا گیا تھا بطور ایک اہم قدم کے اِرتقاء کے نام پر، ناکارہ ثابت ہوا تھا، کیونکہ جو ماحول کہ استعمال کیا گیا تھا تجربہ کے دوران بہت ہی مختلف تھا زمین کے حقیقی ابتدائی حالات کے لحاظ سے۔طویل خاموشی کے بعد Miller نے اقبال کیا تھا کہ ماحول کا واسطہ جو اُس نے استعمال کیا تھا غیر حقیقی تھا۔تمام اِرتقا پسندوں کی کاوشیں 20ویں صدی کے دوران ''زندگی کی ابتدا'' کی وضاحت کے بارے میں ناکامی پر ختم ہوگئی تھیں Geoffrey Bada Geochemist، جس کا تعلق San Diego Scripps Institute سے تھا اقبال کرتا ہے اِس حقیقت کو اپنے ایک مضمون میں جو 1998 میں، Earth Magazine میں شائع ہوا تھا ''آج جب کہ ہم 20ویں صدی کو چھوڑ چکے ہیں، ہم اب بھی سامنا کرتے ہیں اُس لا ینحل مسلہ سے جس کو ہم رکھتے تھے جب ہم داخل ہوئے تھے 20ویں صدی میں، یعنی زمین پر زندگی کی ابتداء کیسے ہوئی تھی؟

☆ زندگی کی پیچیدہ ساخت

ابتدائی وجہ کہ کیوں نظریہ اِرتقاء زندگی کی ابتداء کے بارے میں ایک اِس قدر بڑے Dead Lock سے رُک گیا تھا۔ یہ دراصل خلیہ کی پیچیدہ ساخت تھی۔حتٰی کہ جاندار اجسام جو سادہ کھائی دیتے ہیں، رکھتے ہیں حقیقت میں، ناقابلِ یقین پیچیدہ ساختیں اپنے اندر۔ایک جاندار جسم کا خلیہ ہوتا ہے زیادہ پیچیدہ مقابلتاً تمام اِنسانی ہاتھوں سے بنے ٹکنالاجیکل پراڈکٹس کے۔آج دُنیا کے زیادہ ترقی یافتہ معمل خانے (Laboratories) ایک زندہ خلیہ، نامیاتی کیمیکلس کو باہم ملا کر پیدا نہیں کر سکتے ہیں۔

شرائط جو درکار ہوتے ہیں ایک خلیہ کو بنانے کے لئے، غیر معمولی طور پر اِس قدر کثیر مقدار میں ہوتے ہیں کہ جن کی وضاحت ممکن نہ ہو سکے اتفاقات سے۔ پروٹینس جو بلڈنگ بلاکس ہوتے ہیں کہ خلیہ کی بناوٹ میں اِمکانات، اتفاقات سے، 10^{950} میں 1 کے برابر بھی نہیں ہوتے۔

صرف ایک اوسط پروٹین کے سالمہ کے لئے جو 500 Amino Acids سے بنا ہوتا ہے، بننے کا امکان 10^{950} میں 1 سے بھی اِس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ عملی اصطلاح میں ناممکن

ہوتا ہے۔ پروٹین کے ایک سالمہ میں 500AminoAcids کے مختلف Combination 10^{950} ہوتے ہیں، اِن تمام ممکنہ سلسلوں میں سے صرف ایک ہی سلسلہ درکار پروٹین سالمہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس لحاظ سے پروٹینی سالمہ کے اتفاقی بناوٹ کا امکان 10^{950} سلسلوں میں 1 کا ہوگا جو ایک ناممکن بات متصور ہوتی ہے۔

DNA سالمہ جو ہوتا ہے ایک خلیہ کے مرکزہ میں اور جو اپنے میں Gene کے معلومات رکھتا ہے وہ ناقابلِ یقین Data bank پر مشتمل ہوتے ہیں۔اگر اِن معلومات کو لکھا جاتا تو وہ بنائے ہوتے ایک زبردست لائبریری جو اپنے میں رکھی ہوتی ایک اندازے کے مطابق Encyclopedias کے 900 جلدیں جبکہ ہر جلد میں 500 صفحات ہوتے۔ اِس لحاظ سے ایک بہت ہی دلچسپ اور پریشان کُن موقف اُبھرتا ہے کہ DNA کی اپنی ایک کاپی وجود میں آسکتی ہے خود سے اتفاقات کے نتیجہ میں۔ یہ صرف چند ایک مخصوص پروٹینی Enzymes کی مدد سے اور مخصوص پروٹینس سے DNA کی بناوٹ کا روپ اپنا سکتی ہے جبکہ DNA سے وابستہ پوشیدہ معلومات تعاون عمل کریں۔یعنی اِن دونوں کا ایک دوسرے پر اِنحصار ہوتا ہے، اُنھیں رہنا ہوتا ہے ایک ہی وقت میں DNA کی نقل کے لئے۔ یہ کیفیت پیدا کرتی ہے لازم وملزم کی صورت حال کو، تو زندگی خود سے اتفاقات سے وجود میں آئی تھی کا نظریہ ایک Dead Lock کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

پروفیسر Leslie Orgel، ایک مشہور ارتقاپسند، سپٹمبر 1994ء کے سائنٹیفک امریکن میگزین کے شمارہ میں اِس حقیقت کا اقبال کرتا ہے کہ ''یہ انتہائی ناممکنات میں سے ہوگا پروٹینس اور نیوکلیک آسڈس کا دفعتاً پیدا ہونا اتفاقات سے ایک ہی جگہ پر اور ایک ہی وقت میں۔اور یہ بھی ناممکن دکھائی دیتا ہے، ایک کا ہونا دوسرے کے بغیر، دیر تک دوسرے کے لئے۔ اور اِس لئے، پہلی نظر میں، ایک شخص اِس نقطہ پر پہنچ سکتا ہے کہ زندگی حقیقت میں کبھی بھی وجود میں نہیں آسکتی ہے کیمیائی اسباب سے۔

بے شک، اگر زندگی کہ لئے ناممکن ہے کہ وجود میں آئے قدرتی اسباب سے، تو یہ قبول کرنا ہوگا کہ زندگی پیدا ہوتی تھی ایک مافوق الفطرت طریقہ عمل سے۔ یہ حقیقت بالکلیہ

طور پر ناکارہ کر دیتی ہے نظریہ اِرتقاء کو، جس کا اہم مقصد تخلیق سے انکار کرنا ہوتا ہے۔

☆ اِرتقاء کا تصوراتی میکانیزم

دوسرا اہم نقطہ جو ڈارون کے نظریہ کی نفی کرتا ہے، ہوتا ہے کہ دونوں تصورات جو پیش کئے گئے ہیں نظریہ اِرتقاء سے بطور اِرتقائی میکانیزمس کے، حقیقت میں، مان لئے گئے تھے کہ وے نہیں رکھتے تھے کوئی اِرتقائی طاقت اپنے میں۔

ڈارون نے اپنے اِرتقائی مفروضہ کی بنیاد بالکلیہ طور پر ''فطری انتخاب'' کے میکا میزم پر رکھی تھی۔ اِس میکا میزم پر اِس کی اہمیت اِس کے کتاب کے عنوان، The Origin Of Species, By Means Of Natural Selection سے صاف ظاہر ہوتی ہے۔

Nature Selection یعنی فطری انتخاب تعین کرتا ہے کہ وہ جاندار اجسام جو زیادہ طاقتور اور مطابقت رکھتے تھے اُن کے Habitats کے قدرتی حالات سے، زندہ بچ رہتے تھے اپنی زندگی کی کشمکش میں۔

مثال کے طور پر، ایک ہرنوں کے مندہ (herd) میں جو جنگلی جانوروں کے حملہ کی زد میں تھا، جو ہرن زیادہ تیز رفتار ہوتے تھے بچ جاتے تھے۔ اِس لئے ہرنوں کا مندہ رکھتا تھا تیز تر اور مضبوط تر افراد۔ بہر کیف! بنا کسی حُجت کے، یہ میکا نیزم ہرن کے لئے سبب نہیں بن سکتا تھا اُبھرنے اور بدلنے اپنے آپ کو دوسرے جاندار اصناف میں، مثلاً گھوڑے وغیرہ میں۔

اِس لئے فطری انتخاب کا میکانیزم کوئی اِرتقائی طاقت خود میں نہیں رکھتا ہے۔

ڈارون خود بھی واقف تھا اِس حقیقت سے اور اُس کو لکھنا پڑا تھا اِس بات کو اپنی کتاب The Origin Of Species میں۔

'فطری انتخاب کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا جب تک کہ تائیدی تبدیلیاں وقوع پذیر نہ ہوتی ہوں۔'

اِس لئے، کس طرح یہ سازگار (تائیدی) تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں اِن حیوانی افراد میں؟ ڈارون نے اِس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی ہے اُس نقطہ نظر سے، جو

اُس وقت کے حالات کے لحاظ سے سائنس کی ابتدائی سمجھ سے ممکن تھا۔ فرانسیسی حیاتیاتی ماہر، Chevalier De Lamarck (1744-1829) جو ڈارون سے پہلے رہا کرتا تھا، کے مطابق جاندار مخلوقات اپنے اوصاف جو وے حاصل کرتے تھے اپنے دوران زندگی میں منتقل کرتے تھے بعد کی نسل میں۔ وہ زور دیتا ہے کہ یہ خصوصی اوصاف جو منتقل ہوتے ہیں ایک نسل سے دوسری نسل کو، یہ نئی اصناف کے بننے کے اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ دعویٰ کرتا ہے کہ زراف اُبھرے ہیں بارہ سنگا سے جیسا کہ وے کشمکش کرتے تھے کھانے پتے اُونچے اُونچے درختوں کے، اُن کی گردنیں لمبی ہوتی گئی نسل در نسل۔

ڈارون بھی اِسی قسم کی مثالیں دیتا ہے۔ اپنی کتاب "The Origin Of Species" میں مثال کے طور پر وہ کہتا ہے کہ بعض ریچھ اپنی غذا کی تلاش میں جاتے ہیں پانی میں بار بار، عرصہ گذرنے پر وے نسلوں بعد بدل لیتے ہیں اپنے آپ کو Whales میں۔

بہر حال قانون توارث جو معلوم کئے گئے تھے Gregor Mendel (1822-1884) سے اور Science Of Genetics سے جن کی تصدیق ہوتی ہے، جو مقبول عام ہوئے تھے 20 ویں صدی میں، یہ توارث کے قوانین بالکلیہ طور پر اِس روایت کو، کہ حاصل کردہ اوصاف منتقل ہوتے ہیں بعد کی نسلوں میں آہستہ آہستہ، کالعدم قرار دیئے گئے تھے۔

اِس طرح فطری انتخاب اپنی تائید کھو چکا تھا بطور ایک اِرتقائی میکا میزم کے۔

☆ Neo-Darwinism اور اصناف میں تبدیلیاں

ایک حل کی تلاش کی خاطر ڈارون کے نظریہ کو ماننے والے 1930 کے دہے کے سالوں میں Modern Synthetic Theory کو آگے لایا تھا جو جیسا کہ عام طور سے Neo-Darwinism کے نام سے جانا جاتا ہے۔

Neo-Darwinism , Mutations (تغیرات) کو اپنے میں شامل کرتا ہے، جو جاندار کے Genes میں خرابیاں واقع ہوتی ہیں بیرونی اوامر کی وجہ سے جیسے ریڈیائی شعاعوں سے یا نقولاتی خامیوں سے ہوتے ہیں جیسے وجوہات Favourable Variations

اور Natural Mutations میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

آج جو ماڈل، اِرتقاء کی نمائندگی کرتا ہے، دُنیا میں، وہ ہے Neo-Darwinism یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ لکھوکھا جاندار ایک Process کے نتیجہ میں جس کی وجہ سے بے شمار پیچیدہ عضویات (کان، آنکھ، پھیپھڑے، پنکھ وغیرہ) تبدیلیوں سے گذرتے رہے ہیں Genetic Disorders سے۔

تاہم وہاں سے ایک کُھلی سائنسی حقیقت جو بالکلیہ اس نظریہ کی تردید کرتی ہے تبدیلیاں جاندار کی بڑھوتری کو روک دیتی ہیں اور وے ہمیشہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ اِس کے لئے ایک بہت ہی سادہ وجہ ہے۔

DNA رکھتا ہے ایک بہت ہی پیچیدہ ساخت، اِس لئے علی الحساب اثرات صرف اِسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

امریکی B.G. Ranganathan 'Geneticist اِس کو اِس طرح واضح کرتا ہے پہلے میں کہوں گا کہ قابل بھروسہ بدلاؤ بہت ہی کم نظر آتا ہے قدرت میں دوسری بات اکثر بدلاؤ بہت ہی نقصان دہ ہوتے ہیں چونکہ وے علی الحساب ہوتے ہیں مقابلتاً باقاعدہ بدلاؤ کے Genes کی ساخت میں، کوئی علی الحساب بدلاؤ ایک غیر معمولی باقاعدہ نظام میں، ہوتا ہے خطرناک نہ کہ خوش آئند۔ مثلاً، ایک زلزلہ ہلاسکتا ہے ایک اعلٰی باقاعدہ ساخت کو جیسے ایک بلڈنگ کو، وہاں ہوتا ہے علی الحساب بدلاؤ بلڈنگ کے فریم ورک میں، جہاں تمام ممکنات میں بھی سُدھار نہیں ہوگا۔

اِس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، کوئی بدلاؤ کی مثال ایسی نہیں ہے جو کارآمد ہے، یعنی جو سمجھی جاتی ہے کہ ترقی دے سکتی ہے Genetic Code کو تاہم آج تک ایک بھی مشاہدہ میں نہیں آئی ہے اور نہ آئے گی۔ تمام بدلاؤ نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں۔ یہ سمجھا جاتا تھا کہ بدلاؤ، جو پیش کیا گیا ہے بطور ایک اِرتقائی میکنیزم کے، حقیقت میں ہے ایک Genetic واقعہ جو جانداروں کو نقصان پہنچاتا ہے اور بنادیتا ہے اُنھیں ناکارہ۔ بہت زیادہ

عام اثر بدلاؤ کا انسانوں پر ہوتا ہے سرطان کی شکل میں، بے شک ایک تباہ کن میکینیزم کے کچھ اور نہیں ہوسکتا۔ تاہم ایک اِرتقائی میکینیزم — فطری انتخاب، اِس کے برخلاف خود سے کچھ بھی نہیں کرسکتا جیسا کہ ڈاروِن نے بھی اِس بات کو قبول کیا ہے۔ یہ حقیقت ہمیں بتلاتی ہے کہ وہاں پر کوئی اِرتقائی میکانیزم نہیں ہے قدرت میں۔ اِس قسم کا کوئی خیالی طریقہ بہ نام اِرتقاء نہیں ہے جو کہیں واقع ہوسکا ہوگا۔

☆ Fossil Record میں کوئی نشان درمیانی اشکال کا نہیں پایا گیا

واضح ثبوت کہ نتیجہ، جو پیش کیا گیا تھا نظریہ اِرتقاء سے، جدِّ اعلٰی اور موجود نسلوں کے درمیان کوئی درمیانی شکل نہیں پائی گئی Fossil Record میں۔ چونکہ اِس نظریہ کے مطابق، ہر زندہ اصناف اُبھرے ہیں اُن کے پیشرو سے۔ ایک پہلے وجود رکھنے والے Species بدل گئے تھے کسی اور میں کافی وقت گذرنے پر اور تمام اصناف اِسی طرح آئے ہیں عالمِ وجود میں۔ دوسرے الفاظ میں نظریہ اِرتقاء کے لحاظ سے یہ بدلاؤ کا عمل ہوتا رہا ہے تدریجاً لاکھوں سالوں میں۔

اگر یہ بات سچ ہوتی تو بے شمار درمیانی اصناف ہونا چاہیے تھا اور زندہ ہونا چاہیے تھا اِس طویل بدلاؤ کے دور میں بھی۔

مگر ایسا کوئی شائبہ تک نہیں دیکھا گیا ہے، 'Fossil Record میں بھی۔

مثال کے طور پر، آدھی مچھلی/آدھا رینگنے والا رہنا چاہیے تھا۔ ماضی میں جو رکھتے تھے کچھ رینگنے والے خصوصیات اور علاوہ اِس کے مچھلی کے خصوصیات جو وہ پہلے سے رکھتے تھے۔ یا چند رینگنے والے پرندے ہونا چاہیے تھا، جو رکھتے تھے بعض خصوصیات پرندہ کے علاوہ اِس کے رینگنے کے خصوصیات کے جو وہ پہلے ہی سے رکھتے تھے۔ چونکہ یہ عبوری مرحلے میں رہے ہوں گے، وہ تھے ہوں گے ایک لحاظ سے ناکارہ، عیب دار معذور جاندار، جن کے باقیات فاصل ریکارڈ میں نہیں پائے گئے تھے۔ اِرتقاء پسندوں نے حوالہ دیا ہے اِن خیالی مخلوقات کا، جن کے بارے میں اُن کا ایقان ہے کہ وہ رہے ہیں ماضی میں بطور عبوری اشکال کے۔ اگر ایسے حیوانات حقیقت میں، کبھی رہے ہوتے ماضی میں تو وہ لکھوکھا یا اربوں میں

تعداد میں اور اقسام میں ہوتے۔ زیادہ اہمیت کے لحاظ سے اِن عجیب خلقت کے باقیات کو ہونا چاہیے تھا Fossil Records میں۔ پر ایسا نہیں تھا۔ ڈارون اپنی کتاب Origin Of Species میں واضح کرتا ہے: ''اگر میرا نظریہ صحیح ہوتا ہے، تو بے شمار درمیانی اشکال جو زیادہ قریبی تعلق رکھتی ہوتی تمام Species سے ایک ہی گروپ میں باہم، ایقان کے ساتھ رہے ہوتے — شہادت اُن کے پہلے وجود کی پائی جاسکتی تھی صرف Fossil کے باقیات کے درمیان میں۔ مگر ایسا نہیں دیکھا گیا تھا۔'' بہر حال، ڈارون بخوبی واقف تھا کہ کوئی Fossil اِن درمیانی اشکال کے ہنوز نہیں پائے جاسکے ہیں۔ اِس بات کو اپنی Theory کے لئے ایک بڑی مشکل قرار دیا تھا۔ اپنی کتاب، "Difficulties On Theory" کے ایک Chapter (باب) میں اُس نے لکھا ہے، کہ کیوں، اگر اصناف پیدا ہوئے ہیں دوسرے اصناف سے غیر محسوس طور پر تدریجاً، ہم نہیں دیکھتے ہر جگہ کثیر تعداد میں اُن کے عبوری اشکال کو Fossil Records میں — کیوں تمام قدرت ابتری میں نہیں ہوتی بجائے موجودہ اصناف کے جن کو ہم دیکھتے ہیں بہتر طور پر۔۔۔۔۔ تاہم اِس نظریہ کے لحاظ سے بے شمار عبوری اشکال ہونا چاہیے تھا، کیوں ہم نہیں پاتے ہیں دبے ہوئے زمین میں بے شمار تعداد میں؟ کیوں ہر ارضیاتی بناوٹ اور ہر پرت زمین کی بھری ہوئی نہیں ہے اِن عبوری اشکال سے؟ ماہر طبقات الارض یقین کے ساتھ ظاہر نہیں کر پاتے ہیں کوئی اِس قسم کی تدریجی نامیاتی زنجیر، اور یہ، شاید، بہت ہی کُھلا اور سنجیدہ ترین اعتراض ہوتا ہے جو زور دیتا ہے ہمارے نظریہ کے خلاف میں۔

☆ ڈارون کی اُمیدیں بکھر گئی تھیں

بہر حال، اگر چہ اِرتقا پسند شدومد کے ساتھ کوششیں کرتے رہے ہیں پانے Fossils، 19 ویں صدی کے وسط سے ساری دُنیا میں۔ تاہم کوئی بھی عبوری شکل ہنوز کہیں بھی نہیں پائی جاسکی۔

تمام Fossils، اِرتقا پسندوں کے خلاف بتلاتے ہیں کہ زندگی زمین پر دفعتاً مکمل حالت میں ظاہر ہوئی تھی۔ ایک برطانوی ماہر آثار مُتحجرہ مسمّی Derek V. Eger کا کہنا تھا کہ

وہ تسلیم کرتا ہے اِس حقیقت کو، اگرچہ کہ وہ ویسے ارتقا پسند تھا پھر بھی وہ اظہار کرتا ہے: ''ایک بات اُبھر کر سامنے آتی ہے کہ Fossil Records تفصیل میں، آیا Order کے Level پر یا Species کے Level پر ہم پاتے ہیں انھیں بار بار نہ تو تدریجی اِرتقاء کے لحاظ سے، بلکہ پاتے ہیں دفعتاً اُبھرنا ایک Group کا دوسرے کی قیمت پر اِس کا مطلب ہے کہ Fossil Record میں، تمام اصناف (Species) دفعتاً اُبھرے تھے مکمل حالت میں، بغیر کسی درمیانی اشکال کے اِن کے درمیان۔ یہ بات ٹھیک برعکس تھی ڈارون کے مفروضات کے۔

علاوہ اِس کے یہ ہے ایک بہت ہی مضبوط شہادت کہ تمام جاندار تخلیق کئے گئے ہیں۔ ایک ہی وضاحت کہ جاندار اصناف اُبھرے تھے دفعتاً مکمل حالت میں ہر تفصیل کے ساتھ بغیر کسی اِرتقائی جدِّ اعلیٰ کے، ہے ایک حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے، ایک بہت ہی مشہور اِرتقاء پسند اور حیاتیاتی ماہر، Douglas Futuyma سے۔

تخلیق اور اِرتقاء کے درمیان، جانداروں کی ابتداء سے متعلق ممکنہ وضاحتیں ختم ہوجاتی ہیں۔ جاندار یا تو مکمل حالت میں ہر تفصیل کے ساتھ ظاہر ہوتے تھے زمین پر یا وے نہیں ہوئے تھے اِس طرح۔

اگر وے نہیں ہوئے تھے، وے Developed ہوئے ہوں گے پیشرو اصناف (Species) سے تبدیلی کے کوئی لائحہ عمل سے۔ مگر فاسل ریکارڈ اِس کی نفی کرتا ہے اگر وے ظاہر ہوئے تھے ایک مکمل حالت میں ہر تفصیل کے ساتھ، وے حقیقت میں تخلیق ہوئے ہوں گے کسی مُحیرُ العقول ذہانت سے۔

Fossils بتلاتے ہیں کہ جاندار اُبھرے تھے مکمل حالت میں ہر تفصیل کے ساتھ زمین پر۔ اِس کا مطلب ہے کہ اصناف کی ابتداء ڈارون کے مفروضہ کے برخلاف اِرتقاء سے نہیں، بلکہ تخلیق سے ہوئی ہے۔

☆ اِنسانی اِرتقاء کی کہانی!

ایک موضوع جو اکثر زیر بحث لایا گیا ہے نظریہ ارتقاء کے تائید کرنے والوں کی طرف سے، وہ ہے اِنسان کی اِبتداء کے بارے میں۔ ڈارون کے پرستاروں کا دعویٰ قائم

رہتا ہے کہ موجودہ آدمی اُبھرا ہے بندر جیسے مخلوقات سے۔ اِس غلط بیانی کا ارتقائی طریقہ عمل سمجھا جاتا ہے کہ شروع ہوا تھا40 تا50 لاکھ سال پہلے، بعض عُبوری اشکال موجودہ اِنسان اور اُن کے تخیلاتی آباواجداد کے درمیان، خیال کیا جاتا ہے، کہ رہے ہوں گے۔ اِس تخیلاتی خاکے میں، چار ابتدائی زمرہ جات فہرست کی شکل میں دیئے گئے ہیں اُن کے حساب سے:

1.Australopethicus
2.Homo Habilis
3.Homo Erectus
4.Homo Sapiens

اِرتقاء پسند موجودہ اِنسان کے پہلے بندر جیسے آباواجداد کو Australopethicus کے نام سے پکارتے ہیں، جس کے معنی 'جنوبی افریقہ کے بندر ہوتے ہیں۔ یہ جاندار حقیقت میں قدیم بندر کے اصناف ہیں، جو فی زمانہ معدوم ہو چکے ہیں، اور سوائے اِس کے یہ کچھ نہیں ہیں۔

انگلینڈ اور امریکہ کے دو بین الاقوامی شہرت کے حامل Anatomists Lord Solly Zuekerman, اور پروفیسر چارلس آکسنارڈ نے Australopethicus کے مختلف نمونوں پر سیر حاصل تحقیقات کرنے کے بعد بتلاتے ہیں کہ یہ بندر تھے جو ایک معمولی بندر کے اصناف سے تعلق رکھتے تھے جو وقت کے ساتھ معدوم ہو گئے تھے اور وے موجودہ اِنسان سے کوئی مشابہت نہیں رکھتے تھے۔ اِرتقاء پسند، اِنسانی اِرتقاء کے نام پر دوسری قسم کے مرحلہ کی درجہ بندی بطور Homo کے کرتے ہیں یعنی ایک اِنسان کے۔ اُن کے دعوے کے مطابق جاندار جو اُن کے لحاظ سے Homo Series میں آتے ہیں، Australopethicus کے مقابلہ میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ اِرتقاء پسندوں نے معلوم کیا تھا ایک تخیلاتی ارتقائی اِسکیم ترتیب دیتے ہوئے مختلف Fossils کو ان کے مخلوقات کی ایک مخصوص Order میں۔ یہ اِسکیم تخیلاتی تھی کیونکہ کبھی بھی یہ ثابت نہیں کیا گیا تھا کہ وہاں ہوتا تھا ایک اِرتقائی رشتہ اِن مختلف Classes کے درمیان۔ Ernstmayr'20 ویں صدی کا ایک بہت ہی اہم اِرتقاء پسند رہا ہے، اعتراف کرتا ہے اپنی کتاب میں،

'One Long Arguement' میں کہ ''خاص طور پر تاریخی Puzzles جیسے کہ زندگی کی ابتداء یا Homo Sapiens کے بارے میں، ہوتے ہیں غیر معمولی طور پر مشکل اور

ہوسکتا ہے کہ حتٰی کہ آخری نتیجہ پر پہنچ کر بھی تشفی نہ ہوسکے۔''

Link Chain کے خاکے جیسے Australopethicus>Homo Habilis> Homo Erectus. Homo Sapiens سے ارتقاء پسند نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اِن اصناف میں سے ہر ایک دوسرے کا جدِّ اعلیٰ ہو۔ بہر نوع، حالیہ دریافتیں اثارِ متحجرہ سے متعلق یہ انکشاف کرتے ہیں کہ Australopethicus 'HomoHabilis اور Homo Erectus رہا کرتے تھے دُنیا کے مختلف حصّوں میں ایک ہی عرصہ میں۔ اِس کے علاوہ، ایک خاص طبقہ انسانوں کا جس کی درجہ بندی کی جاتی ہے بطور Homo Erectus کے، رہے ہیں بہت ہی حالیہ وقتوں تک۔ Homo Sapiens Neandarthalensis اور Homo Sapiens Spain یعنی موجودہ اِنسان ساتھ ساتھ زندگی گذارے ہیں ایک علاقہ میں۔ یہ کیفیت بظاہر نشاندہی کرتی ہے اس دعوٰے کے بے کار محض ہونے کی، کہ وے ایک دوسرے کے آباواجداد ہیں۔ Stephen Jay Yauld اِس غیر یقینی صورت حال یعنی نظریہ اِرتقاء کے Dead Lock کی یوں وضاحت کرتا ہے، اگرچہ کہ وہ خود بھی 20 ویں صدی کے ہراول ارتقائی تائیدی رہنماؤں میں سے ایک تھا: ''کیا ہوا ہماری سیڑھی کو اگر وہاں ہیں ایک ساتھ زندگی گذرانے والے تین تین نسبی سلسلے ایک ہی طرز کے خاندانوں سے وابستہ ہیں— Robust Australopethecines, A. Africanus اور H. Habilis کوئی بھی واضح طور پر نہیں لائے جاتے، دوسرے سے اِس کے علاوہ تین نسبی سلسلوں میں سے کوئی بھی نہیں ظاہر کرتے تھے کسی طرح کے ارتقائی Trends (رجحانات) اُن کے زمین پر میعاد کے دوران۔

المختصر انسانی اِرتقاء کا خاکہ جو برقرار رکھا جاتا ہے مختلف ڈرائنگس کی مدد سے جو بتاتے ہیں کچھ آدھے بندر، آدھے انسان کے مخلوقات کو اور جو دکھائے جاتے ہیں Media کے ذریعہ اور نصابی کتاب میں، وہ سب ہوتے ہیں، کُھلے طور پر پروپگنڈہ کے ذرائع۔ یہ کچھ نہیں ہوتے سوائے ایک کہانی کے بغیر کسی سائنسی بنیاد کے۔

U.K. 'Lord Solly Zuekerman کے بہت ہی مشہور اور صاحب عزت

سائنس دانوں میں سے ایک تھا، جو اِس موضوع پر تحقیق کا سلسلہ برسوں جاری رکھا تھا اور Australopethicus Fossils کی 15 سال تک مسلسل Study کرتا رہا آخرش اِس نتیجہ پر پہنچا تھا کہ باوجود بذاتِ خود ایک اِرتقاپسند ہونے کے اُس کا کہنا تھا: وہاں پر حقیقت میں کوئی بھی ایسا فیملی شجرہ نہیں ہے جس میں بندر جیسے مخلوقات کا انسان سے تعلق رہا ہو۔

Zuekerman نے بنایا ہے ایک دلچسپ Spectrum Of Science جس کا سلسلہ اُس سے شروع ہوتا ہے جو سائنسی سمجھا جاتا ہے اور اُس پر ختم ہوتا ہے جو غیر سائنسی ہوتا تھا۔

Zuekerman کے Spectram کے مطابق زیادہ سائنسی وہ ہوتا ہے جس کا انحصار ٹھوس حقائق پر رہتا ہے — فیلڈس آف سائنس ہیں جو طبیعات اور کیمیا پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اِن کے بعد حیاتیاتی سائنس کا نمبر آتا ہے اور تب سماجی سائنس کا Spectrum کے آخری حد پر ایسا حصّہ آتا ہے جو زیادہ تر غیر سائنسی سمجھا جاتا ہے۔

جس میں ہوتے ہیں زائد حسی حواس — تصورات جیسے، اشراق (Telepathy) یعنی ذہنی لحاظ سے ربط ضبط اور چھٹی حس — اور آخری میں اِنسانی ارتقاء۔

Zuekerman واضح کرتا ہے اُس کے توجیہات: ہم تب ہٹتے ہیں اور آگے تخیلاتی سچائی سے اُن فیلڈس میں جو حیاتیاتی سائنس سمجھی جاتی ہے، جو مثل زائد حسی حواس ہوں یا اِنسان کی Fossils کی تاریخ کی ترجمان ہو، جہاں وفادار اِرتقاپسند کے قریب کسی بھی بات کا امکان ہوتا ہے۔ اور جہاں پر جوشیلا اور اِرتقاء پر ایقان رکھنے والا البعض وقت قابل ہوتا ہے یقین کرنے کئی ایک تضادات پر ایک ہی وقت میں۔ اِنسانی اِرتقاء کی تاریخ کسی چیز کے قابل نہیں ہوتی، لیکن مُتعصبانہ توجیہات بعض Fossils کے بارے میں رکھتی ہے، جو کھودے گئے تھے بعض لوگوں سے جو اِن نظریات سے بے ساختہ لگاؤ رکھتے تھے۔

☆ ڈارونین فارمولہ

اِس کے علاوہ کہ ہم نے اب تک تمام ٹکنیکل شہادتیں نبٹائی ہیں، ہم کو اب ایک بار جائزہ لینا ہوگا، کس قسم کا وہم اِرتقاء پسند رکھتے ہیں، ایک مثال کے ساتھ، جو اِس قدر سادہ ہے کہ بچے بھی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

نظریہ اِرتقاء زور دیتا ہے کہ زندگی بنی ہے اتفاق سے۔ اِس غیر معقول دعویٰ کے مطابق، بے جان اور بے شعور جواہر ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں بنانے خلیہ کو اور تب دے کسی طرح بنا گئے جاندار، بہ شمول انسان کے۔ ہمیں اس کے بارے یں سوچنا ہوگا۔

جب ہم لاتے ہیں قریب عناصر کو جو زندگی کے بلڈنگ بلاکس ہوتے ہیں جیسا کہ کاربن، فاسفورس، نائٹروجن اور پوٹاشیم وغیرہ کو، صرف ایک ڈھیر سا بنتا ہے۔ اِس بات کی پرواہ نہیں کہ کن مراحل سے یہ ڈھیر گذرتا ہے، یہ جواہر کا ڈھیر بنا نہیں سکتا حتیٰ کہ ایک واحد جاندار۔ اگر تم پسند کرتے ہو ہمیں ترتیب دینا ہوگا ایک تجربہ اِس Subject (موضوع) پر، اور ہمیں اِرتقاء پسند،، کی طرف سے معائنہ کرنا ہوگا کہ کیا وے حقیقت میں دعوٰی کرتے ہیں، بغیر کُھلے الفاظ میں اِظہار کرنے کے، ڈارونین فارمولہ کے نام کے تحت۔

اِرتقاء پسندوں کو رکھنے دو کئی ایک چیزوں کو جو ہوتی ہیں جانداروں کی بناوٹ میں شریک، جیسے فاسفورس، نائٹروجن، کاربن، آکسیجن، لوہا اور میگنیشیم۔۔۔۔۔۔

بڑے پیپوں (Barrels) میں۔ اِس کے علاوہ اُنھیں اضافہ کرنے دو اِن Barrels میں کوئی بھی چیز جو عام حالات میں وجود نہیں رکھتی، مگر وہ سمجھتے ہیں اِسے ضروری۔ اُنھیں اضافہ کرنے دو اِس امیزہ میں جس قدر Amino Acids اور Proteins وے چاہیں — جن میں سے ہر ایک رکھتا ہے بننے کا اِمکان۔ 10^{950} میں 1 کے — جیسا کہ وہ پسند کرتے ہیں۔ اُنھیں اِن آمیزوں کو اُسی قدر حرارت اور نمی (Moisture) سے گذرنے دیں جس قدر وہ چاہتے ہیں۔ اُنھیں ہلانے دیں اِن کو اُنکے ٹکنالوجیکلی تیار کردہ آلہ سے وہ پسند کرتے ہیں۔ اُنھیں رکھنے دیں اعلیٰ درجہ کے پائے کے سائنس دانوں کو اُن پیپوں کے قریب۔ اِن ماہرین کو انتظار کرنے دو ایک کے بعد ایک اِن (Barrels) پیپوں کے قریب اربوں یا حتیٰ کہ کھربوں سال تک۔ اُنھیں آزاد چھوڑ دیں استعمال کرنے تمام قسم کے شرائط کو جنھیں وہ ضروری سمجھتے ہیں ایک اِنسان کی بناوٹ کے لئے۔ اِس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ وہ اِن پیپوں سے ایک اِنسان کو نہیں پیدا کر سکتے ہیں، کہتا ہے ایک پروفیسر جو معائنہ کرتا ہے اُس کے خلیہ کی ساخت کا الکٹرانک خوردبین سے۔ وہ پیدا نہیں

کر سکتے ،ژراف، مکھیاں، ببر، زرد رنگ کے بُلبل، گھوڑے، ڈالفن، گلاب، مرغزارے، کنول کے پودے، کارنیش کے پودے، کیلے، سنترے، سیب، کھجور، ٹوماٹوز، خربوزے، تربوزے، انجیر، زیتون، انگور، شفتالو، مور، چکور، تتلیاں، لاکھوں دوسرے جاندار اور نباتات۔ حقیقت میں، وہ (اِرتقاء پسند) حاصل نہیں کر سکے ایک خلیہ بھی اِن جانداروں میں سے کسی کا بھی۔

المختصر، بے شعور جواہر باہم مل کر نہیں بنا سکتے ہیں ایک خلیہ بھی۔

وے کوئی نیا فیصلہ نہیں لے سکتے ہیں اور نہ کسی خلیہ کو دو حصّوں میں بدل سکتے ہیں۔

اور نہ دوسرے اور فیصلے لے سکتے ہیں۔

اور نہ پیدا کر سکتے ہیں پروفیسرس جو پہلے ایجاد کرتے ہیں، الکٹرانک خوردبین کے تحت۔ اور جو پتہ چلاتے ہیں کہ مادہ بے شعور ہوتا ہے، بے جاں ڈھیر اور وہ زندگی سے روشناس ہوتا ہے اللہ کی مافوق الفطرت تخلیق سے۔

نظریہ اِرتقاء اِس کے برخلاف دعویٰ کرتا ہے ایک بالکلیہ فرسودہ خیال کا کہ زندگی خود سے شروع ہوئی تھی جو پورے طور پر وجوہات کے خلاف جاتا ہے۔

اِرتقاء پسندوں کے دعوے پر ذرا سا بھی سوچ بچار کرتے ہیں تو یہ حقیقت اشکار ہوتی ہے، جیسا کہ ٹھیک اوپر کے مثال میں پیش کیا گیا ہے کہ، ہر چیز تخلیق کی گئی ہے۔

☆ آنکھ اور کان کی ٹکنالوجی

ایک دوسرا موضوع جس کے بارے میں اِرتقاء پسند جواب دینے سے قاصر ہیں۔ وہ ہے ایک لاجواب کوالٹی حواس خمسہ کی آنکھ اور کان کی شکل میں۔ قبل اِس سے گذریں آنکھ کے موضوع سے، ہمیں مختصر طور پر جواب دینا ہوگا ایک سوال کا کہ ہم کیسے دیکھتے ہیں۔ روشنی کی شاعیں جو ایک شے سے آتی ہیں، آنکھ کے Retina نامی پردے پر اُلٹی حالت میں گِرتی ہیں۔ یہاں یہ روشنی کی شعاعیں الکٹریک سگنلس میں خلیات کے ذریعہ بدل جاتی ہیں اور پہنچتی ہیں ایک چھوٹے سے دھبہ میں جو بھیجہ کے پچھلے حصّہ میں ہوتا ہے جو دیکھنے کا مرکز ہوتا ہے۔ یہ الکٹریک سگنلس دیکھے جاتے ہیں اِس مرکز میں بطور ایک خیال کے کئی ایک طریقہ ہائے عمل سے گذرنے کے بعد۔ اِس ٹکنیکی پس منظر کے ساتھ ہمیں کچھ سوچنا ہوتا ہے۔

بھیجہ روشنی کے لئے غیر موصل ہوتا ہے۔ اِس کا مطلب ہوتا ہے کہ اِس کے اندر مکمل اندھیرا ہوتا ہے، اور کوئی روشنی وہاں تک نہیں پہنچ پاتی ہے جہاں پر یہ بھیجہ ہوتا ہے۔

اِس طرح نظر کا مرکز کبھی بھی روشنی سے تماس میں نہیں آتا ہے اور حتیٰ کہ یہ بہت ہی تاریک جگہ ہوسکتی ہے اِس قدر تاریک مقام پر تم کو کبھی جانا ہوا ہوگا شائد۔ بہر حال، تم مشاہدہ کرتے ہو ایک منور اور روشن دُنیا کو اِسی گہرے تاریک نظر کے مرکز میں۔

خیال جو فارم ہوتا ہے آنکھ میں اِس قدر صاف اور واضح ہوتا ہے کہ حتیٰ کہ 20 ویں صدی کی ٹکنالوجی قابل نہ ہو پائی تھی بنانے اس کو اس قدر صاف۔ مثلاً، دیکھو کتاب کو جو تم پڑھ رہے ہو، ہاتھوں کو جس سے تم کتاب کو پکڑے ہوئے ہو، اور تب اُٹھاؤ اپنا Head اور اطراف کا جائزہ لو۔ کیا تم نے دیکھا ہے کبھی ایک صاف اور واضح خیال جیسا کہ یہ ہے کسی اور جگہ پر؟ حتیٰ کہ غیر معمولی ترقی یافتہ TV Screen جو پیدا کیا گیا ہے سب سے بڑے پروڈیوسر سے دُنیا میں، نہیں مہیا کر سکتا اِس قدر ایک واضح خیال تمہارے لئے۔ یہ خیال تمہارے آنکھ میں بن رہا ہے، تین رُخی اشیاء کے مختلف رنگوں کے ساتھ غیر معمولی خیال واضح ہوتا ہے۔ 100 سال سے زیادہ عرصہ سے ہزار ہا انجینیرس کوشش کرتے رہے ہیں حاصل کرنے اس شفافیت کو۔ کارخانے، وسیع احاطے قائم کئے گئے تھے، کافی تحقیقات کی گئی تھی، پلانس اور ڈزائنس اِس مقصد کے حصول کے خاطر بنائے گئے تھے۔

دوبارہ ایک TV Screen کو دیکھو اور کتاب کو دیکھو جو تم پکڑے ہو تمہارے ہاتھوں میں۔ تم دیکھتے ہو وہاں ایک بڑا فرق شفافیت اور وضاحت میں۔ اِس کے علاوہ TV Screen جتلاتا ہے دو رُخی خیال بجائے تین رُخی کے، جہاں تک تمہاری آنکھوں کا تعلق ہے، تم دیکھتے ہو ایک تین رُخی، ہر رُخ واضح اور گہرائی لیئے ہوئے۔

کئی سالوں تک، لاکھوں انجینیرس نے دُنیا بھر میں کوششیں کی ہیں بنانے 3 رُخی TV اور حاصل کرنے آنکھ کے نظر کی کوالٹی کو۔ ہاں، وے بنائے ہیں تین رُخی TV سسٹم لیکن یہ ممکن نہیں ہے Watch کرنا اِس کو بغیر لگائے خاص قسم کے 3-D گلاس کے، یہ ہے صرف ایک مصنوعی تین رخی۔ پس منظر زیادہ دُھندلا ہے، پیش منظر دکھائی دیتا ہے ایک Paper Setting کے

مثل۔ کبھی بھی نہیں رہا ہے یہ ممکن پیدا کرنے ایک شفاف اور واضح خیال مثل آنکھ کے خیال کے، Camera اور TV دونوں میں، وہاں ہے کمی خیال کے کوالٹی کی۔

اِرتقاء پسند دعوٰے کرتے ہیں کہ میکانیزم جو پیدا کرتے ہیں شفاف اور واضح خیال، بنائے گئے تھے اتفاق سے خود بخود۔

اب، اگر کوئی تم سے کہتا ہے کہ تمہارے کمرے کا TV بنا تھا اتفاق کے نتیجہ میں، مطلب تمام اُس کے جواہر صرف اتفاق سے آتے ہیں ایک دوسرے کے قریب اور بناتے ہیں اس Device کو جو پیدا کرتی ہے ایک خیال، تو تم کیا خیال کرو گے؟ کیسے جواہر کر سکتے ہیں یہ سب کچھ جو ہزارہا لوگ نہیں کر سکتے ہیں۔

اگر ایک ایجاد پیدا کرتی ہے ایک بہت ہی ابتدائی خیال مقابلتاً ایک آنکھ کے جو نہیں بنائی جا سکتی ہے اتفاق سے، تب یہ بات واضح ہے کہ آنکھ اور خیال جو آنکھ دیکھتی ہے بنائے نہیں جا سکتے ہیں اِتفاق سے۔ یہی صُورت حال کا اطلاق ہوتا ہے کان پر۔ بیرونی کان دستیاب آواز کو اپنی گرفت میں لیتا ہے، بیرونی کان کے Auricle ساخت کے ذریعہ آواز درمیانی کان تک پہنچتی ہے۔ درمیانی کان آواز کے اِرتعاش کو تیز کرتے ہوئے اندرونی کان تک پہنچاتا ہے۔ اندرونی کان اِس اِرتعاش کو برقی سگنلس میں تبدیل کرتا ہے اور اُنھیں بھیجہ میں پہنچاتا ہے۔ ٹھیک جیسا کہ آنکھ کی صُورت میں ہوا تھا۔ تب سُننے کا عمل انجام پاتا ہے بھیجہ میں واقع سُننے کے مرکز میں۔ بھیجہ غیر موصل ہوتا ہے آواز کے لئے بھی جیسا کہ بھیجہ غیر موصل رہا تھا روشنی کے لئے۔ اِس لئے باہر کی فضاء میں چاہے کتنا ہی غُل غپاڑہ ہو مگر بھیجہ کے اندر پوری طرح سے خاموشی ہوتی ہے۔ تاہم حتٰی کہ ہلکی آوازیں بھی محسوس ہوتی ہیں یا اِدراک میں آتی ہیں بھیجہ میں۔

سُننے کی حِس اِتنی جامع ہوتی ہے کہ ایک صحت مند آدمی ہلکی آواز سُن سکتا ہے بغیر کسی ہوائی شور یا مداخلت کے۔

تمہارے بھیجہ میں، جو غیر موصل ہوتا ہے آواز کے لئے، تم سُن سکتے ہو آرکسٹرا کے سازینہ کو، سُن سکتے ہیں تمام آوازوں کو لوگوں سے بھری جگہ پر۔

وسیع ارتعاشی شرح کے اندر تمام آوازوں کو لوگوں سے بھری جگہ پر۔

وسیع ارتعاشی شرح کے اندر تمام آوازوں کو محسوس کر سکتے ہو، پتوں کی سرسراہٹ سے لے کر Jet Plane کی گڑگڑاہٹ بہر کیف! اونچی آواز سُننے کے لمحہ پر آواز کا Level تمہارے بھیجہ میں کسی آلہ سے پیمائش کیا جا سکے تو معلوم ہوگا کہ اِس وقت بھیجہ میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی ہے۔

خیال کے لحاظ سے ایسا ہی کچھ ہوتا ہے، سالوں کی کاوشیں صرف ہوتی رہی ہیں اِس کوشش میں پیدا کرنے یا دوبارہ وجود میں لانے آواز کو جو اصل سے قریبی مشابہت رکھتی ہو۔ اِن تمام ٹکنالوجی اور ہزارہا انجینیرس اور ماہرین کے کوشش میں لگے رہنے کے باوجود کوئی بھی آواز اب تک حاصل نہیں کی جا سکی ہے، جو رکھتی ہے اُتنی ہی شفافیت اور وضاحت جیسا کہ اصل آواز سمجھی جاتی ہے کان سے۔ غور کرتے ہیں Hi Fi سسٹمس کے اعلٰی ترین کوالٹی کو جو پیدا کی گئی ہے بڑی کمپنی سے آواز (موسیقی) کی صنعت میں۔

حتٰی کہ اِن ایجادات میں جب آواز ریکارڈ کی جاتی ہے تو کچھ اِس کا حصّہ کھو جاتا ہے، یا جب کبھی تم Hi Fi شروع کرتے ہیں تم ہمیشہ سُنتے ہو Hissing (سی، سائیں، سوں،) کی آواز موسیقی شروع ہونے سے پہلے۔ بہر حال، المختصر آوازیں جو حاصل ہوتی ہیں اِنسانی جسم کی ٹکنالوجی سے ہوتی ہیں غیر معمولی شفاف اور واضح۔

ایک اِنسانی کان کبھی نہیں ٹھیک سے سمجھ پاتا ہے ایک آواز Hissing کی آواز کے ساتھ یا کرۂ ہوائی کی آواز کے ساتھ جیسا کہ ایک Hi Fi کی صُورت میں ہوتا ہے۔ بجائے اِس کے کان سنتا ہے آواز کو اصلیت میں شفاف اور واضح۔

یہ ہے طریقہ، ایسا ہوتا رہا ہے اِنسان کی تخلیق کے بعد سے۔

آج تک بھی کوئی اِنسانی ہاتھوں سے بنایا گیا نظری یا ریکارڈنگ آلہ نہیں رہا ہے اِتنا حساس اور کامیاب سمجھنے Sensory Data کو جتنا کہ، آنکھ اور کان ہوتے ہیں۔ بہر کیف، جہاں تک دیکھنے اور سُننے کا تعلق ہے، ایک بڑی سچائی ہوتی ہے اِن سب سے آگے۔

☆شعور جو دیکھتا ہے اور سُنتا ہے بھیجہ میں کس چیز سے متعلق ہوتا ہے

کون دیکھتا ہے ایک ترغیب وتحریص کی دُنیا کو دماغ میں، سنتا ہے سازینہ کو

اور پرندوں کی چہچہاہٹ کو اور گلاب کے پھول کی خوشبویات کو سونگھ سکتا ہے۔ تحریکات آتی ہیں ایک شخص کی آنکھوں سے، کانوں سے اور ناک سے جو جاتے ہیں بھیجہ کو بطور ایک Electro - Chemical Nerve Impulses کے۔ حیاتیات، علم الاعضاء اور بایو کیمسٹری کی کتابوں میں تم پا سکتے ہو بہت کچھ تفصیلات بارے میں کہ کیسے یہ خیال بنتا ہے بھیجہ میں۔ بہر کیف! تم کبھی بھی اِن کتابوں میں ایک بہت ہی اہم حقیقت سے ناواقف رہتے ہیں، وہ یہ کہ جو سمجھتے ہیں اِن Electro chemical Impulses کو بطور خیالات کے آوازوں کے، خوشبویات کے، حسی واقعات کے بھیجہ میں، وہاں ہوتا ہے ایک شعور بھیجہ میں جو سمجھتا ہے یہ تمام احساسات کو بغیر خیال کئے کوئی ضرورت ایک آنکھ کی، ایک کان کی اور ایک ناک کی۔ یہ شعور کس سے متعلق ہوتا ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ یہ شعور اعصاب سے متعلق نہیں ہوتا، نہ Fat Layer سے اور نہ Neurons سے جو بھیجہ بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈارونی مادہ پرست جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہر چیز مادہ سے بنی ہوتی ہے، اِن سوالوں کا جواب نہیں دے سکتے۔

کیونکہ یہ شعور روح ہوتی ہے جو اللہ سے پیدا کی گئی ہے، جس کو نہ تو ضرورت ہے آنکھ کی دیکھنے خیالات کو اور نہ کان کی سُننے آوازوں کو۔ اور آگے جائیں تو اِس کو نہ ضرورت ہے بھیجہ کی سوچنے کے لئے۔

ہر کوئی جو پڑھتا ہے اِس واضح تفصیل کو اور سائنسی حقیقت کو غور کرتا ہے قادر مطلق، اللہ کے بارے میں، ڈر محسوس کرتا ہے اور پناہ مانگتا ہے اُس کی ہر طرح سے۔ اللہ دابے رکھا تھا ساری کائنات کو ایک بہت ہی محدود و تاریک ترین نقطہ میں، اور اپنے حکم سے باقاعدہ طور پر بکھیر دیا تھا کائنات کو، تین رُخی رنگیں، سایہ جیسی اور منور شکل میں۔

☆ ایک مادہ پرست کا عقیدہ!

معلومات جو ہم نے پیش کی ہیں اب تک بتلاتی ہیں کہ نظریہ ارتقاء اپنا وجود آہستہ آہستہ کھو دیتا ہے سائنسی دریافتوں کے ساتھ ساتھ۔ نظریہ ارتقاء زندگی کی ابتدا سے متعلق، سائنس سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، ارتقائی میکانیزمس جو نظریہ ارتقاء پیش کرتا ہے ارتقائی

طاقت نہیں رکھتے اور Fossils ظاہر کرتے ہیں کہ درکار درمیانی اشکال کبھی بھی نہیں پائے گئے تھے کہیں بھی کھدائیوں میں۔ اِس لئے یہ یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے کہ نظریہ ارتقاء کو غیر سائنسی خیال گردانتے ہوئے ایک طرف ہٹا دینا چاہیے۔ جیسا کہ کیسے کئی ایک تصورات سائنس کے ایجنڈے سے نکال دئے جاتے رہے ہیں دوران تاریخ میں۔ بہرنوع، نظریہ ارتقاء ہنوز سائنسی ایجنڈوں میں شامل ہے۔ کیونکہ بعض لوگ حتیٰ کہ کوشش کرتے ہیں نمائندگی کرتے ہوئے کہ تنقیدیں جو اِس نظریہ کے خلاف ہوتی ہیں، بطور ایک سائنس پر حملہ کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نظریہ ایک ناگزیر مضبوط عقیدہ ہے بعض حلقوں میں۔ یہ حلقے آنکھ میچ کر اپنے آپ کو سُپرد کر چکے ہیں مادی فلاسفی کو اور مستحکم طور پر اپنے لئے بنالیا ہے ڈارو ینیزم کو اپنا سب کچھ کیونکہ یہ ہی صرف مادہ پرستوں کا وضاحتی ماخذ ہے جو پیش کیا جا سکتا ہے قدرت کے مظاہر کی وضاحت کے لئے۔

کافی دلچسپ بات یہ ہے کہ وے اقبال بھی کرتے رہتے ہیں موقع بہ موقع اس حقیقت کا۔ چنانچہ ایک مشہور، علم توارث و وراثت کا ماہر اور بے باک ارتقاء پسند، Richard c. Lewontin جو ہارورڈ کے جامعہ سے متعلق رہا ہے قبول کرتا ہے کہ وہ ہے ''پہلے اور سب سے آگے ایک مادہ پرست اور تب سائنس داں ہونے کے، اِن ارتقاء پرستوں کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ طریقے اور ادارے سائنس کے ہمیں مجبور کرتے ہیں قبولنے ایک مادی وضاحت کو مظاہر قدرت سے بھری دُنیا کے بارے میں، بلکہ اِس کے برخلاف، ہم زور دیئے جاتے ہیں ہماری ایک پہلے کی وابستگی سے جو ہم کو مادہ سے تھی، اور وہ وجہ بنتی ہے پیدا کرنے ایک تحقیقی لائحہ عمل اور تصورات کا مجموعہ، جو پیدا کرتا ہے مادی وضاحتیں، اِس بات کی پروا نہیں کہ کتنی تضادی طور پر وجدانی ہو یا پُراسرار طور پر معارف سے ناآشنا۔ علاوہ اِس کے وہ مادیت مطلق ہے، اِس لئے ہم خدائی قدم کو اُس میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ یہ ہیں واضح تفصیلی بیانات کہ ڈارو ینیزم ایک مضبوط ایقان ہے جو رکھا گیا ہے زندہ صرف مادیت سے وابستگی کی خاطر۔ یہ ایقان سنبھالے رکھتا ہے مادہ کو کیونکہ وہاں پر ایسا کوئی نہیں ہے جو مادے کو بچا پاتا ہے۔

اِس لئے وہ بحث کرتا ہے کہ بے جان، بے شعور مادہ پیدا کرتا ہے زندگی۔

ڈاروینیزم زور دیتا ہے کہ لکھوکھا مختلف جاندار اصناف یعنی پرندے، مچھلی، ژراف، شیر، حشرات الارض، اشجار، پھول، وہیلس اور انسان وغیرہ وجود میں آئے ہیں، مادے جیسے گرتی ہوئی بارش بجلی کی کوند اور دیگر مادوں کے درمیان باہم دیگر کارکردگی سے۔ یہ ہے ایک قول جو خلاف جاتا ہے وجوہات کے اور سائنس دونوں کے۔ تاہم ڈارون کے پرستار نظریہ ارتقاء کی تائید جاری رکھتے ہیں، تائید کرنا اِس کی صرف اِس طرح سے کہ کوئی خدائی قدم اُن کے دروازہ میں داخل ہونے نہ پائے، یعنی تخلیق کا عمل کسی صُورت ثابت نہ ہونے پائے۔ ہر کوئی جو جانداروں کی ابتداء کو مادہ پرستوں کے مُتعصبانہ نقطہ نظر سے دیکھنا نہیں چاہتا، وہ دیکھتا ہے اِس حقیقت کو کہ تمام جاندار ایک خالق کے پیدا کردہ ہیں جو قادر مطلق ہے، سب سے اعلیٰ حکیم اور علیم ہے۔ یہ خالق اللہ ہے جس نے پیدا کیا ہے ساری کائنات کو جو پہلے کبھی نہ تھی، اُس کو ڈزائن کیا ہے اِنتہائی مکمل شکل میں، اور تمام جانداروں کو بے حد خوبصورتی کے ساتھ مکمل حالت میں بنایا ہے۔

☆ نظریہ اِرتقاء دُنیا کی سب سے زیادہ مسحُور کُن طاقت

ہر کوئی جو تعصب سے آزاد ہے اور کسی خاص طرز فکر سے بے گانہ ہے، استعمال کرتا ہے خود کی سمجھ اور منطق کو، کُھلے طور پر سمجھتا ہے کہ نظریہ اِرتقاء میں اعتقاد لاتا ہے دماغ میں سماجی توہمات جو نہیں رکھتے سائنسی یا تہذیبی معلومات، بلکہ بالکلیہ ناممکنات میں سے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ پچھلے سطور میں وضاحت کی گئی ہے، جو عقیدہ رکھتے ہیں نظریہ ارتقاء میں، خیال کرتے ہیں کہ چند ایک جواہر اور سالمے ایک وسیع مقام میں بکھیر دیئے گئے ہوں، وے پیدا کر سکتے ہیں، سوچنے والے اور سمجھدار پروفیسرس کو اور جامعات کے طلباء کو، سائنس دانوں کو جیسے آنسٹائن اور گلیلو کو، ایسے آرٹیسٹس کو جیسے ہمفرے بُوگارٹ، سائنا ٹرا فرانک اور لُو سِیانو پاواروٹی کو اور ساتھ ساتھ باراسنگا وغیرہ جاندار، لیموں کے درخت، کارنیش پھول وغیرہ نباتات۔ جیسا کہ سائنس داں، پروفیسرس جو یقین رکھتے ہیں اِس سہل بات پر، ہوتے ہیں تعلیم یافتہ لوگ، کیا اُن کے لئے یہ کہنا بالکلیہ مناسب رہے گا اِس نظریہ کے بارے میں کہ یہ دُنیا کی مسحُور کُن طاقت ہے۔ سابق میں کبھی کوئی دوسرا خیال یا تصور اس طرح بہا نہیں لے گیا تھا لوگوں کی سمجھنے

کی طاقتوں کو، کیا اُس وقت کے ماضی کے ذہین لوگ انکار کئے تھے اجازت دینے سے اُن کو سوچنے سے ذہانت سے اور منطق سے، اور کیا چُھپائے رکھتے تھے سچائی کو لوگوں سے، گویا کہ وے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہو۔ یہ ارتقاء پسندوں کا طریقہ عمل حتٰی کہ زیادہ خراب ہے اور نا قابل یقین اندھا پن ہے مقابلتاً اُن مصریوں کے طریقہ عمل سے وے جو اُن کے سورج خدا Ra کی پوجا کیا کرتے تھے، یا افریقہ کے بعض حصّوں میں جو لوگ Totem کی پوجا کرتے تھے یا Saba کے لوگ جو سورج کی پوجا کرتے تھے، یا پیغمبر ابراہیم (as) کے قبیلہ کے لوگوں سے جو اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بُتوں کی پوجا کرتے تھے یا پیغمبر موسیٰ (as) کے لوگوں کے طرز عمل سے جو سنہرے بچھڑے کی پوجا کرتے تھے۔

حقیقت میں اللہ توجہ دلاتا ہے اِس سمجھ کی محرومی کی طرف جو اللہ قرآن میں کئی آیات میں ظاہر کرتا ہے کہ بعض لوگ کے دماغ کُند ہوتے ہیں اور وے سچائی کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اِن میں سے بعض آیات حسب ذیل ہیں:

''کہا ڈالو اور پھر جب اُنھوں نے ڈالا، باندھ دیا لوگوں کی آنکھوں کو اور اُن کو ڈرا دیا اور لائے بڑا جادو۔'' (سورہ اعراف، 116)

جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، فرعون کے جادوگر ہر ایک کو دھوکہ دینے کے قابل تھے۔ حضرت موسیٰ (as) سے ہٹ کر اور وہ جو اُس پر اعتقاد رکھتے تھے۔ بہر حال، اُس کی شہادت، توڑ ڈالی جادو کے اثر کو، یا نگل ڈالی جو کچھ کہ وے دھوکہ دہی کئے تھے۔

اور ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کو کہ ڈال دے اپنے عصا کو، سو وہ جبھی لگا نگلنے جو سانگ اُنھوں نے بنایا تھا۔ پس ظاہر ہو گیا حق اور غلط ہو گیا جو کچھ اُنھوں نے کیا تھا۔''

(سورہ ال اعراف، 117,118)

جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں، جب لوگ جانے کہ ایک جادو اُن پر کیا گیا تھا اور جو کچھ کہ وے دیکھے تھے صرف ایک دھوکہ تھا، فرعون کے جادوگر کھو دی تھی اپنی ساکھ۔

موجودہ دنوں میں بھی، جب تک کہ وہ جو، ایک اسی قسم کے جادو کے اثر میں ہوتے ہیں (نظریہ اِرتقاء کے اثر میں ہوتے ہیں) یقین رکھیں گے اِن مضحکہ خیز دعوؤں میں جو اُن

کے سائنسی بھیس میں ہوتے ہیں اور گذارتے ہیں اپنی زندگیاں اِن دعوؤں کی مدافعت کرتے ہوئے، رکھتے ہوئے اُن کے توہماتی اعتقادات کے، وے بھی ذلیل ہوں گے جبکہ پوری سچائی اُبھر کر آجاتی ہے سامنے اور جادو کا سحر ٹوٹ جاتا ہے۔ حقیقت میں بین الاقوامی شہرت یافتہ، برطانوی مصنف اور فلاسفر مالکم مَگّارِج نے بھی یہ بیان دیا ہے:

''میں خُود ہوں بااعتماد کہ نظریہ اِرتقاء، خاص طور پر جس حد تک اِس کا عمل درآمد ہوا ہے، ہوگا کئی ایک بڑے jokes میں سے ایک مستقبل میں تاریخ کی کتابوں میں، آنے والی نسلیں حیرت زدہ ہوں گی کہ اِس قدر ناقابل یقین اور ناقابل اعتبار مفروضہ قبولا جاسکتا ہے بادلِ نخواستہ ناقابل یقین اعتماد کے ساتھ، جو وہ رکھتا ہے۔''

وہ مستقبل کچھ دور نہیں ہے، برخلاف اِس کے لوگ جلد ہی دیکھیں گے اُس موقعہ کو جو نہیں ہے ایک خدائی، اور دیکھیں گے ماضی کے نظریہ ارتقاء کو بدترین فریب کے اور اِنتہائی خطرناک جادو کے دُنیا میں۔ وہ سحر پہلے سے ہی تیزی سے اُٹھنا شروع کر رہا ہے لوگوں کے سروں سے دنیا بھر میں۔ کئی لوگ جو دیکھتے ہیں اِس نظریہ کا حقیقی چہرہ حیرت کے ساتھ تعجب کر رہے ہوتے ہیں کہ کیسے وے کبھی کے پھنس چکے تھے اِس نظریہ کے چُنگل میں۔

آیت پیش ہے: ''وے بولے، پاک ہے تو، ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا ہم کو سکھلایا ہے، بے شک تو ہی اصل جاننے والا حکمت والا ہے۔'' (سورہ بقرہ، 32)

☆ Tashihli Resimalti

اِسی لحاظ سے لوگوں کے اعتقادات جو مگرمچھوں کی پوجا کرتے تھے اب جانے جاتے ہیں عجیب اور ناقابل یقین، اِسی طرح سے ڈارون کے ماننے والوں کے اعتقادات بھی ہیں محض ناقابل یقین، ڈارون کے ماننے والے ان جانے میں، اتفاقات اور بے جان، لاشعور جواہر کو سمجھتے ہیں بطور ایک تخلیقی طاقت کے، اور اِس جھوٹے اعتقاد کے ایسے دِل و جان سے معتقد ہیں جیسا کہ اگر ایک مذہب سے ہوتا ہے اعتقاد۔

☆☆☆